اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃٌ

کلیاتِ حسرت

مجموعۂ کلام

(اردو، ہندی، فارسی و عربی)

شمس المفسرین خادم القرآن بحر العلوم

حضرت محمد عبدالقدیر صدیقی حسرت

پروفیسر سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ

باہتمام محمد عباس علی بردار صدیقی

حسرت اکیڈیمی پبلکیشنز

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب : کلیات حسرت (مجموعہ کلام)

فن : شعر و سخن

شاعر : بحر العلوم حضرت محمد عبدالقدیر صدیقی حسرتؔ

سائز : ڈیمائی ۱/۸

صفحات : ۳۱۲

کمپیوٹر کمپوزنگ : شیخ محمود علی

اشاعت : بار چہارم : ۷۰۰ (اگست ۲۰۱۴ء)

طباعت : فرینڈس پرنٹرس نزد نیلوفر ہاسپٹل ریڈ ہلز حیدرآباد

اہتمام : محمد عباس علمبردار صدیقی عرفانؔ و مخدوم حبیب اللہ صدیقی

ناشرین : حسرتؔ اکیڈیمی پبلیکیشنز ۔ حیدرآباد ۔

ملنے کے پتے : ۱۔ درگاہ شریف صدیق گلشن ۔ نزد پرانا پل ۔ حیدرآباد ۔

۲ ۔ اسٹوڈنٹ بک ہاؤس ۔

چار کمان ۔ حیدرآباد ۔

۳ ۔ حسامی بک ڈپو ۔

مچھلی کمان ۔ حیدرآباد دکن ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

بحر العلوم حضرت العلامہ محمد عبدالقدیر صدیقی حسرتؔ رحمۃ اللہ علیہ و قدس سرہ سابق پروفیسر حدیث و صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ کا اردو ، ہندی ، فارسی اور عربی کلام جو دو بار کلیات حسرت کے نام سے شائع ہو چکا تھا اسے صنف وار ترتیب کے ساتھ پہلی بار تیسری اشاعت کے طور پر شائع کیا گیا۔ برادر طریقت حافظ خواجہ صفی اللہ صاحب قدیری اکزیکیٹیو انجینئر (وظیفہ یاب) کا تہ دل سے مشکور ہوں جنھوں نے بڑی محنت اور کاوش سے اسے ترتیب دیا ہے جو کہ کلیات کا ایک اہم تقاضہ ہوتا ہے۔ زیر نظر نسخہ بطور چوتھی اشاعت شائع کیا جا رہا ہے۔ اس میں فارسی اور عربی کلام ڈاکٹر محمد عبدالعلیم صاحب صدیقی ارمانؔ کے ترجمہ کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔

برادر زادہ مخدوم حبیب اللہ صدیقی نے طباعت کے آخری مراحل کو بخوبی انجام دیا۔ اللہ ان کی ان کاوشوں کو قبول فرمائے۔

کلیات کا پہلا اڈیشن جناب کرنل حبیب علی صاحب مرحوم کی نگرانی میں شائع ہوا تھا۔ میں نے اس اڈیشن کے معروضہ کے اقتباس بھی اس کے ساتھ شریک کر دیے ہیں۔

صدیق گلشن حیدرآباد
شوال ۱۴۳۵ھ
اگست ۲۰۱۴ء

محمد عباس علمبردار صدیقی
ڈائرکٹر
حسرت اکیڈیمی
و بحر العلوم حسرتؔ صدیقی میموریل لائبریری اینڈ ریسرچ سنٹر

(اقتباس)

معروضہ

از فقیر سید حبیب علی قدیری غفرلہ ولوالدیہ

نحمدہٗ ونصلی ۔ اما بعد واضح ہو کہ مرشدی ومولائی حضرت مولانا محمد عبدالقدیر صدیقی حسرت قدس سرہٗ کے کلام کا یہ مجموعہ جو حمد ونعت ، قصائد ، غزلیات ، رباعیات ، ٹھمریوں اور نصائح پر مشتمل ہے چاروں زبانوں (عربی ، فارسی ، اُردو ، ہندی) کا ایسا دل آویز امتزاج ہے کہ جسے پڑھنے کے بعد دل کی گہرائیوں میں سوئے ہوئے جذبات بیدار ہوکر ایک لطیف حرارت پیدا کردیتے ہیں ۔ میں نہ تو شاعر ہوں اور نہ ہی مبالغہ آمیز تحریر سے واقف بمصداق " آفتاب آمد دلیل آفتاب " کلام آپ کے ہاتھوں میں ہے پڑھئے اور لطف اُٹھایئے ۔

حضرت علیہ الرحمۃ کی زندگی میں یہ کلام چار الگ الگ حصوں میں شائع ہوچکا تھا ۔

(۱) " نسیم عرفان " یہ اُردو کلام کا مجموعہ تھا جس میں غزلیات ، جگی کا گیت ، اور رُباعیات اور قصائد تھے ۔ اس کی ابتداء میں بطور افتتاحیہ حضرت پیر و مرشدؒ نے صرف یہ چار پانچ جملے تحریر فرمائے تھے ملاحظہ فرمایئے :

" آو میرے جذبات وخیالات ! تم مجھے کیوں ستاتے ہو ، کیوں میرا دل ودماغ کھاتے ہو ۔ ستائش کی اُمید نہیں تو نکوہش کے خوف سے اندر ہی اندر گھٹ گھٹ کر فنا ہونے اور اپنے ساتھ مجھے فنا کرنے سے حاصل ؟ نکلو ! نکلو ! بے محابا نکلو ! علماء التفات نہ کریں ، مناسب ! شعراء نہ مانیں ، منظور ! دنیا پسند نہ کرے ، نہ کرے ! ممکن ہے کہ کوئی جگر خوں کردۂ محبت تم کو دیکھے اور اپنا برادرزادہ سمجھ کر اپنے سینے سے لگالے ۔ یہ بھی نہ سہی نہ سہی ! جگر کی خلش تو دور ہوئی ، دل کی

کاوش تو زائل ہوئی ۔ ۔ ۔ ۔ "

اسی طرح ۱۳۵۳ھ (۱۹۳۴ء) میں ایک اور مجموعۂ کلام موسومہ بہ " زمزمۂ محبت " شائع ہوا تھا ۔ اس میں بھی اُردو ، فارسی غزلیات کے علاوہ ٹھمریاں وغیرہ تھیں ۔ اس کے افتتاحیہ میں بھی حضرت پیر ومرشدؒ نے یوں مخاطبت کی تھی :-

" مانا میں ہیچ میرے اشعار ہیچ " ۔ مگر اس زمزمۂ محبت سے نہ مرحبا مطلوب ہے نہ واہ واہ ! مدح " نبیؐ اور آل نبیؐ " میرا دین ہے میرا ایمان ہے ۔ وہی میرا مقصود ہے اور وہی میرے مخاطب ہیں !! ۔ !!!

دیکھ لینا کل برقیؔ ، جامیؔ ، اور کافیؔ کے جرگے کی آخری صف میں سہی مگر انشاء اللہ رہوں گا ضرور اور اتنا کچھ پاوں گا کہ بادشاہوں کے مداح اور امیروں کے وصاف کے دل میں بھی نہ گزرا اور خیال میں بھی نہ آیا ہوگا ۔ ۔ ۔ "

ان جملوں کی مٹھاس اور بلاغت پر سر دھنئے اور فقیر کے لئے بھی دعائے خیر فرمادیجئے ۔

(۳) حضرت قبلہؒ کا تیسرا مجموعۂ کلام موسومہ بہ " زفرات الاشواق " شائع ہوا جس میں پہلے بزبان عربی چند قصاید نعتیہ ہیں ۔ اس کا نام " زفرات الاشواق " ہے ۔ اسی میں کچھ غزلیات فارسی اور قصاید وغیرہ بھی شامل تھے اس کا نام " فغان حسرتؔ " ۔ بعد ازاں ان ہرسہ مجموعہ کا ایک مختصر انتخاب بہ نام " گلدستۂ صدیقی " ۱۳۷۲ھ (۱۹۵۲ء) میں شائع کیا گیا تھا ۔ ان سے بہت پہلے کچھ ناصحانہ کلام بنام " تحفۂ اطفال " " دورِ حاضر " ایک تصوف پر طویل نظم " تحفۂ فقیر " اور ۱۳۷۲ھ (۱۹۵۳ء) میں چند رباعیات کا مجموعہ بنام " معیار الحق " بھی شائع ہوچکے تھے ۔ نیز ان کے بعد حضرت قبلہؒ نے وقتاً فوقتاً جو بھی کلام منظوم فرمایا تھا اس فقیر کے پاس محفوظ کرلیا جاتا تھا ۔

میری یہ آرزو تھی کہ حضرت کا سارا کلام پھر ایک بار شائع ہوجائے ۔ خصوصاً حضرت علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد تو یہ خیال پختہ ہوچکا تھا کہ جلد از جلد یہ جواہر پارے زیور طبع سے مزین ہوجائیں تاکہ دست برد زمانہ سے محفوظ رہیں ۔ بحمد اللہ یہ دیرینہ آرزو اب

پوری ہوئی اور یہ سعادت اس فقیر کو نصیب ہوگئی ع "للہ الحمد ٹھکانے لگی محنت میری"

اس سلسلہ میں اپنے برادران طریقت جناب مولوی سید محمد صاحب قدیری ایم ۔ اے پروفیسر جامعہ عثمانیہ (وظیفہ یاب) (۲) ڈاکٹر عبدالحفیظ قتیل ریڈر جامعہ عثمانیہ اور جناب مولوی محمد وقار الدین صاحب صدیقی ام ۔ اے ۔ ال ۔ ال ۔ بی جناب امجد قدیری مدیر ماہنامہ القدیر کا ممنون ہوں کہ ان حضرات نے اس کی ترتیب و انتخاب میں میری بڑی مدد فرمائی ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے ۔ آخر میں حضرت کے اولین مجموعہ کلام موسومہ بہ "نسیم عرفان" جس کی طباعت ۱۳۴۳ھ (۱۹۲۵ء) میں ہوئی تھی جس کا مقدمہ حضرت مولوی سید احمد حسین صاحب امجد مرحوم نے لکھا تھا۔ اسے یہاں بغرض افادۂ عوام درج کیا جارہا ہے ۔ وھو ھذا :-

مقدمہ بر "نسیم عرفان"

از حضرت سید احمد حسین امجد حیدرآبادیؒ

جناب مولوی محمد عبدالقدیر صاحب صدیقی ، مولوی فاضل ، منشی فاضل سینیر پروفیسر شعبۂ دینیات جامعۂ عثمانیہ المتخلص بہ حسرت سے کون واقف نہیں ۔ یہ ان کے اُردو اور فارسی کلام کا مختصر سا مجموعہ ہے جو حضرت حسرت کے معتقد خاص اور میرے محب خالص مولوی حبیب علی صاحب لفٹنٹ علاقہ پرنس باڈی گارڈ فوج باقاعدہ کے مساعیٔ جمیلہ سے ایک ترتیبی صورت پیدا کر کے پبلک کے سامنے پیش کیا جاتا ہے ۔

معرفت کا اصل اُصول ، اور عارفانہ شاعری کی بنیاد صرف توحید ہے ، عارف ہر رنگ میں توحید ہی کا راگ گاتا ہے ، اور ہر راگ میں وحدانیت ہی کی لے کا خیال رکھتا ہے ، دن ہو ، رات ہو ، اندھیرا ہو ، اجالا ہو ، خواب ہو ، بیداری ہو ، اس کو صرف ایک ہی دھیان بندھا رہتا ہے اور وہی ایک دھن سوار رہتی ہے ۔

همه روز در امیدم که رسم بوصل روزے
همه شب درین خیالم که شبے بخوابم آئی

ایسے زبردست اہم مقصد (توحید) کے اسرار و نکات کے اظہار کے لئے علم و عمل دونوں کی بدرجۂ کمال ضرورت ہے ۔

للہ الحمد ۔ حضرت حسرت ممالک ہند کی ان معظم اور متبرک ہستیوں میں ہیں جن کو "علم و عمل کا جامع" کہا جاسکتا ہے ۔ ایسے باعلم و عمل عارف شاعر کے کلام میں کس کو کلام ہوسکتا ہے ، غور سے پڑھنے والے کے لئے ہر غزل میں ایک خاص کیفیت اور ہر شعر میں ایک خاص لذت ہے ۔ آپ کا کلام عوام میں عام طور سے اور خواص میں خصوصیت کے ساتھ مقبول ہے ۔ ایک جگہ خود بھی فرماتے ہیں ۔

دوست دشمن نے داد دی حسرت + شعر میں تیرے کیا صفائی ہے

حقیقت یہ ہے کہ یہ مختصر سا مجموعہ حقائق واقعات کا آئینہ، اور کیفیات فطرت کا صحیفہ ہے، غالب کہتے ہیں ۔

بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے + ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

گویا ساری کائنات فلسفۂ ہنود کے مطابق "رام لیلا" ہے، دنیا کی کوئی چیز قابل اعتنا نہیں ہے۔

بخلاف اس کے حضرت حسرت اسی قافیہ اور ردیف میں کس زور سے ارشاد فرماتے ہیں:

مرآۃ حقائق ہے یہ دنیا مرے آگے + ہر ایک میں ہے جلوۂ تازہ مرے آگے

بے وجہ نہیں دل کشی صورت باطل + باطل میں بھی ہے حق کا تماشا مرے آگے

ان دونوں شعروں سے سامع پر کس قدر گہرا اور سبق آموز اثر پڑتا ہے۔ اور "ربنا ماخلقت هذا باطلا" کی کتنی پر لطف اور گہری تفسیر ہوتی ہے۔ سُبحان اللہ و بحمدہ سبحان الله العظیم۔

حاصل یہ کہ

گرچہ ہے ایک مختصر سی کتاب + ہر ورق، اک کتاب ہے گویا

ہے ہر اک شعر، معنی توحید + ہر غزل انتخاب ہے گویا

کس قدر ہیں جلے بجھے مضمون ÷ سینہ و دل کباب ہے گویا

ہوتا رہے یہ درد بہر طور زیادہ + اللہ کرے آتشِ عشق اور زیادہ

سید احمد حسین امجدؔ

۵/رجب ۴۴ھ

۲۰/جنوری (۱۹۲۶ء)

صابر منزل حیدرآباد دکن

حضرت العلامہ بحر العلوم محمد عبدالقدیر صدیقی حسرتؒ

(۱۲۸۸ھ ـ ۱۳۸۱ھ)

سابق پروفیسر حدیث و صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

کلیات حسرت

اشاریہ کلام

اردو کلام

صنف	صفحہ
۱۔ حمد و مناجات	12 تا 22
۲۔ نعت و نعتیہ غزل و سلام بہ بارگاہ خیر الانام ﷺ	24 تا 43
۳۔ منقبت	46 تا 63
۴۔ غزل	68 تا 117
۵۔ نظم	118 تا 141
۶۔ رباعی	143 تا 155
۷۔ قصیدہ	157 تا 160

ہندی کلام

	صفحہ
۱۔ حمد و مناجات، بھجن	163 تا 172
۲۔ نعت و نعتیہ غزل	174 تا 187
۳۔ منقبت	189 تا 199
۴۔ غزل	201 تا 209
۵۔ دوہے	209

کلامِ فارسی

	صفحہ
۱۔حمد و مناجات	212 تا 215
۲۔نعت و غزلِ نعتیہ	217 تا 222
۳۔منقبت	224 تا 235
۴۔غزل	237 تا 257
۵۔قصیدہ	259

عربی کلام

زفرات الاشواق

البیان	الصفحة
۱ ۔ المناجاۃ و الدعاء	260 تا 264
۲ ۔ فی السلام علیٰ حبیب اللہ ﷺ وفی نعتہ وفی السؤال الیہ	265 تا 284
۳ ۔ فی مدح الاولیاء الکرام رحمہم اللہ	286 تا 300
۴ ۔ فی الحب	296
۵ ۔ فی مدح سلطان العلوم ملک الدکن	302
۶ ۔ التہانی	307
۷ ۔ خطاب للقوم	308

اُردو کلام

ا۔ حمد و مناجات

مصرعہ اولیٰ　　صفحہ

مصرعہ اولیٰ	صفحہ
۱۔ رونقِ شانِ بے نشاں نام و نشان میں بھی آ	13
۲۔ مری ہستی ہی کیا ہے میں نہیں ہوں	14
۳۔ سب سے پیارا اللہ ھو	15
۴۔ تیری یاد میں اے خوش خو	16
۵۔ کوئی نہیں ہے اس کے سوا لا الٰہ الا اللہ	17
۶۔ ہر رنگ میں تیرے خوشنمائی	18
۷۔ انت الاعلیٰ ربی ربی	19
۸۔ اپنا پتہ بتا دے او لامکاں والے	20
۹۔ یا رب تو باقوت ہے	21
۱۰۔ یاذا الافضال والعطیات (مناجات)	22

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱)

رونقِ شانِ بے نشاں نام و نشان میں بھی آ
زیب فزائے لامکاں اب تو مکان میں بھی آ
جہل میں نور بن کے آ شک میں سکون بن کے آ
بن کے یقین کی چمک وہم و گمان میں بھی آ
آنکھوں میں نور بن کے آ دل میں سرور بن کے آ
بن کے حیاتِ جاوداں تو میری جان میں بھی آ
دل تو مرا ہے تیرا گھر پھر تو ہے میری جاں کدھر
رہتا ہے کیوں ادھر اُدھر اپنے مکان میں بھی آ
ملکِ فنائے ذات میں جلوہ گری بہت رہی
پردۂ غیب سے نکل بزمِ عیاں میں بھی آ
خوف سے تیرے پاش پاش حسرتِ بے نوا کا دل
بہرِ سکونِ جان و دل، امن و امان میں بھی آ

(۲)

مری ہستی ہی کیا ہے میں نہیں ہوں — وہی جلوہ فزا ہے میں نہیں ہوں
خیال اُس یار کا ہے میں نہیں ہوں — وہ کیا بتلا رہا ہے میں نہیں ہوں
وہ چھپ سکتا نہیں ظاہر وہی ہے — وہی اک برملا ہے میں نہیں ہوں
اُسی کی ذات ہے بالذات قطعاً — تماشا یار کا ہے میں نہیں ہوں
میں پہلے ہی کہاں تھا جو فنا ہوں — فنا میں کیا دھرا ہے میں نہیں ہوں
نہ ہوتے تم تو پھر کچھ بھی نہ کہتے — "وہ ہے" جو کہہ رہا ہے میں نہیں ہوں
خدا کے سامنے ہستی کا دعویٰ — ہوا باطل کے کیا ہے میں نہیں ہوں
نہیں ہوں میں نہیں ہوں میں نہیں ہوں — خدا ہی ہے خدا ہے میں نہیں ہوں
خدا حق ہے تو ہے غیر اس کا باطل — یہ باطل حق نما ہے میں نہیں ہوں
کہاں تک یہ خودی باطل پرستی — یہی اس کی دوا ہے میں نہیں ہوں
خدا کو جس نے پایا وہ کہاں ہے — وہ کھو کر کہہ رہا ہے میں نہیں ہوں
جو بندہ ہے وہ ہے اک وہم باطل — یہ باطل جانتا ہے میں نہیں ہوں

نہیں معلوم حسرتؔ کو کوئی بات
پہ اتنا جانتا ہے میں نہیں ہوں

(۳)

اللہ ھو

سب سے پیارا اللہ ھو — وردِ ہمارا اللہ ھو
خیر و شر کا مالک ہے — سب کا سہارا اللہ ھو
اس کو کمی کس چیز کی ہے — جس نے پکارا اللہ ھو
مونسِ کنجِ تنہائی — انجمن آرا اللہ ھو
راحتِ جانِ محزوں ہے — آنکھوں کا تارا اللہ ھو
باطل کا اڑ جائے رنگ — گر ہو اشارہ اللہ ھو
دردِ جدائی وہی تو ہے — وہی ہے چارا اللہ ھو
ہستی وہمی کو کردے — پارا پارا اللہ ھو
خرمنِ ہستی پھونک بھی دے — بن کے شرارا اللہ ھو
کیوں نہ چیخے صبح و مسا — ہجر کا مارا اللہ ھو

راحتِ جانِ حسرتؔ ہے
سب سے پیارا اللہ ھو

(۴)

تیری یاد میں اے خوش خُو چلاتا ہوں اَللّٰہ ھُو

اللّٰہُ ھُوَ اللّٰہُ ھُوَ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

[اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا (۳۳ : ۴۱)]

تیری یاد میں صبح و مسا کوکل کرتی ہے کو کو

[وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَھُوْنَ تَسْبِیْحَھُمْ (۱۷ : ۴۴)]

تیرے نور سے تاباں ہے سورج ہو یا ہو جگنو

[اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (۲۴ : ۳۵)]

جدھر پھرو بس سامنے ہے تیری صورت اے خوش رو

[اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ (۲ : ۱۱۵)]

سارے جہاں پہ چھایا ہے تیرا رنگ اور تیری بُو

[صِبْغَۃَ اللّٰہِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً (۲ : ۱۳۸)]

درد محبت آفت ہے دل پہ نہیں ہے کچھ قابو

[اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (۱۳ : ۲۸)]

حسرتؔ کو کچھ یاد نہیں اتنا یاد ہے اَللّٰہ ھُو

[وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ (۱۵ : ۹۹)]

ــ (ان اشعار میں پائی جانے والی آیتوں کے حوالے قوسین میں درج ہیں۔
پہلا ہندسہ سورہ کا نمبر ہے اور دوسرا ہندسہ آیت کا نمبر ہے)۔

(۵)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

کوئی نہیں ہے اس کے سوا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
سب میں اس کا ہے جلوہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

زندہ وہ اور دانا وہ بینا، شنوا، توانا وہ
وہی مُرید اور وہ گویا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

ناضد اس کا ناند ہے اس کی عظمت بے حد ہے
وہ یکتا و بے ہمتا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

اس کے سوا معبود نہیں اس کے سوا مقصود نہیں
کوئی نہیں ہے غیر خدا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

اس کے سوا مطلوب نہیں اس کے سوا محبوب نہیں
اس کے سوا ہے کون مرا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

دل کا میرے درد وہی، میری آہِ رسا وہی
میرا جینا اور مرنا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

علم کی کارستانی ہے، حکمت ربانی ہے
جن پر سب کی پڑی بنا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

ذات و وصف و فعل و اثر ربّنا اللّٰہ اکبر
منشا سب کا وہی تو تھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

قید وہی بے قید وہی دونوں سے آزاد وہی
سب سے اکبر اور اعلیٰ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

احد بھی وہ وحدت بھی وہ واحد وہ اور سب بھی وہ
روح و مثال و تن میں چھپا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

دل میں آتشِ اُلفت ہے اچھی میری قسمت ہے
عشق نے سب کچھ پھونک دیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

باطل کا سب رنگ مٹا حق نے کیا اپنا جلوہ
جو اول تھا آخر تھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

حسرتؔ اس کی یاد رہے یاد سے دل آباد رہے
کوئی نہیں ہے اس کے سوا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

(٦)

ہر رنگ میں تیرے خوش نمائی　　ہر ایک ادا میں دل ربائی
انسان اور اس کی خود نمائی　　بندہ اور دعویٰ خدائی
جس کو پرواہ نہیں کسی کی　　ناحق کی اس سے آشنائی
کونین کی کشمکش سے چھوٹے　　کیا پیرِ مغاں نے مے پلائی
ناقہ لیلیٰ کا ہو نہ نزدیک　　آواز درا یہ کیسے آئی
اے جذبۂ عشق تیری کیا بات　　لیلیٰ باہر نکل ہی آئی
مجنوں کا لباس زیبِ تن تھا　　لیلیٰ جس وقت باہر آئی
مجنوں نے جو دیکھا آئینہ کو　　لیلیٰ کی شکل اس میں پائی
دیکھا تو وہ چیز اور ہی تھی　　کچھ اور ہی تھی سنی سنائی
اے تنگ دلی ترا برا ہو　　ورنہ میری تھی سب خدائی
لِلّٰہِ الْاَرْضُ وَالسَّمٰوٰت　　میری ہر چیز ہے پرائی
مجھ کو مری بندگی مبارک　　تجھ کو تری شانِ کبریائی

حسرؔت مرے پاس کیا دھرا ہے
اک جان سو وہ بھی ہے پرائی

(٧)

اَنْتَ الْاَعْلٰی رَبِّی رَبِّی　　اَنْتَ الْمَوْلٰی رَبِّی رَبِّی
میں ترا بندہ رَبِّی رَبِّی　　تو مرا آقا رَبِّی رَبِّی
جُز درگہِ تو ہیچ نہ دارم　　کون ہے میرا رَبِّی رَبِّی
دردِ محبت ہے اک نعمت　　کیوں نہ ہو پیارا رَبِّی رَبِّی
کون سی شے ہے جس میں نہیں　　تیرا جلوہ رَبِّی رَبِّی
تاکے الٰہی دردِ جدائی　　دُما رُخت را رَبِّی رَبِّی
تجھ پہ میری جاں ہو تصدق　　جلوہ دکھا رَبِّی رَبِّی
نیند نہیں ہے چین نہیں ہے　　آجا آجا رَبِّی رَبِّی
جو کچھ میرا تیرا ہی ہے　　میں خود تیرا رَبِّی رَبِّی
تجھ کو مبارک تیری خدائی　　مجھ کو پیارا رَبِّی رَبِّی
کس کو حالِ زار اب سنائے　　تیرا بندہ رَبِّی رَبِّی
بیٹھا ہوں میں تیرے کرم پہ　　کر کے تکیہ رَبِّی رَبِّی
سب سے اچھا سب سے پیارا　　میرا مولیٰ رَبِّی رَبِّی

تو جو چاہے کرسکتا ہے
میں ہوں بندہ رَبِّی رَبِّی

(۸)

اپنا پتہ بتادے او لامکان والے — اپنی صفت سنادے او بے نشان والے
پست و بلند دونوں تیرے ہی مدح خواں ہیں — سارے مکان والے سب لامکان والے
لے لے کے مختلف نام تجھ کو پکارتے ہیں — سرگرمِ جستجو ہیں سارے جہان والے
محبوب اور محب ہوں آپس میں ملتے جلتے — بے خود بنادے ہم کو او بے نشان والے
نورِ یقین جس کو تو نے دیا وہ پایا — پائیں گے کس طرح سے وہم و گمان والے
سربندگی میں تیری سب کے جھکے ہوئے ہیں — عاجز ہیں تیرے آگے سب آن بان والے
مُہرِ سکوت منہ پر سب کے لگی ہوئی ہے — خاموش و بے زباں ہیں نطق و بیان والے
عرش بریں پہ رہ کر کرّوبیاں ہیں حیراں — تیرے لئے پریشاں سب آسمان والے

حسرت کے پاس کیا ہے جھولی سو وہ بھی خالی
اپنے کرم سے بھردے رحمت کی شان والے

۔ سارے زمین والے سب آسمان والے۔

مُناجات

(۹)

یارب تو باقوت ہے — یا رب تو باقدرت ہے
نور سے میرا دل بھر دے — دور ہو جو کچھ ظلمت ہے
ہاتھ پکڑ کر مجھ کو اٹھا — تجھ میں سب کچھ قدرت ہے
مجھ پر ہر شئے ہے دشوار — لیکن تجھ کو سہولت ہے
کفر پہ غالب ہو اسلام — ہاتھ میں تیرے نصرت ہے
مجھ کو راضی رکھ اُس پر — جس میں تیری مشیت ہے
فرض کا میں پابند رہوں — کام کروں جو سُنّت ہے
تیرے تحت۔ امر رہوں — اس میں میری راحت ہے
میرا کام گُنہ کرنا — تیری شان تو رحمت ہے
رہوں محبت میں سرشار — مقصد عشق و محبت ہے
نیک رہیں میرے اعمال — نیک رہے جو عقیدت ہے
میرے دل میں ڈال وہی — جس میں خیر و برکت ہے
تو سب سے ہے مستغنی — مجھ کو تیری حاجت ہے

اللہ ہر شئے پر ہے قدیر
اس کا بندہ حسرت ہے

(۱۰)

مُناجات

یَـاذَاالْاَفْـضَـالِ وَالْعَطِیَّـاتْ
یَـامَنْ هُوَ مُسْتَجِیْبُ دَعَوَاتْ

پہلے توفیق دے خدایا
پھر توبہ کو قبول فرما

امید اور خوف ہوں برابر
صابر، شاکر رہوں میں ذاکر

تجھ پہ ہی رہے مرا توکل
یَامَنْ بِعَطَاهُ یُرْزَقُ الْکُلّ

ہر بات ہو تیری مجھ کو تسلیم
دے صدق وصفا کی مجھ کو تعلیم

کر بخل وحسد سے پاک دل کو
اور دُور ہو حُبِ جاہ بھی ہو

دنیائے دَنی پہ ہوں نہ مائل
استغنا مجھ کو ہو وہ حاصل

کر عُجب وریا سے صاف اور پاک
کر مجھ کو گناہ پر نہ بے باک

غفار گناہ بخش میرے
آیا ہے غریب در پہ تیرے

ستار گناہ ڈھانک میرا
محشر میں نہ کر تو خوار و رسوا

تیرا در چھوڑ کر کہاں جاؤں
یہ حالِ تباہ کس کو دکھلاؤں

لاکھوں ہیں گناہ گرچہ میرے
پر کیا ہیں، تیرے کرم کے آگے

کتنے ہی ہوں مگر ہیں معدود
اور تیرا کرم ہے غیر محدود

اچھوں کو تو دے جزا عمل کی
ہم پر کر فضل یا الٰہی

بے استحقاق ہے سخاوت
عاصی کو جو بخش تو ہے رحمت

شیطانِ لعیں ہنسے نہ ہم پر
قبضہ میں اپنے ہم کو پاکر

ہر چند ہوں میں برا جہاں کا
پر بیچ میں ہے حبیبؐ تیرا

اس کے ہم اُمتی ہیں یارب
دامن میں چھپے ہیں اس کے ہم سب

رکھ سُنتِ احمدیؐ پہ دایم
اور خُلقِ محمدیؐ پہ قایم

مجھ کو مجھ پر نہ چھوڑ اک آن
ہر حال میں رہ مرا نگہبان

سرشار شرابِ عشق کردے
اُلفت اپنی تو دل میں بھردے

دیکھوں تجھے آرزو ہے میری
کھودوں میں خودی کو یا الٰہی

فانی کا فنا ہی ہونا اَولیٰ
باقی کی بقا ہے سب سے اعلیٰ

ٹوٹے یہ طلسمِ وہم میرا
دل کی کر لَوح کو مُجَلّا

اپنے لائق تو کر عنایات
یَارَبَّ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰت

میں کیا اور میرا مانگنا کیا
تو جیسا تیرا لطف دیا

صدقہ صدیقؓ و نَبیؐ دیں کا
صدقہ ترے ختمِ مُرسلینؐ کا

صدقہ آلِ عباؑ کا اُس کے
مطلب برآئیں دل کے میرے

حسرت کی رہے نہ کوئی حسرت
کر لطف و کرم سے وہ عنایت

۲۔ نعت و نعتیہ غزل

وسلام بہ بارگاہِ خیر الانام ﷺ

مطلع	صفحہ
۱۔ تجلی گاہِ حق ہے چہرۂ انورِ محمد کا	26
۲۔ آ جا آ جا سر و سامانِ غریباں آ جا	27
۳۔ جہاں میں غل ہوا محبوبِ رب العالمیں آیا	28
۴۔ آج ہے اَوج سعادت پہ مقدر اپنا	29
۵۔ اُلفت ہے اک دامِ بلا	30
۶۔ کیا پوچھتے ہو مرتبہ و شانِ محمدؐ	31
۷۔ شہنشاہِ کون و مکاں ہیں محمدؐ	31
۸۔ حبیبِ خدا ہیں ہمارے محمدؐ	32
۹۔ سرورِ جملہ مرسلاں صل علیٰ محمدٍ	32
۱۰۔ کردوں گا دل و جان کو قربانِ محمدؐ	33
۱۱۔ سلام تم پر ہو یا محمدؐ	33
۱۲۔ یا سیدی یا مصطفیٰ بہرِ خدا چشمِ کرم	34
۱۳۔ زعمِ باطل میں مبتلا ہیں ہم	34
۱۴۔ شاہِ عالی مقام' واجب الاحترام	35

مطلع	صفحہ
۱۵۔ تم پہ میں جان سے قربان رسولِ عربی	36
۱۶۔ گر مدینہ میں ملے مجھ کو زمیں تھوڑی سی	37
۱۷۔ محمدؐ دلوں کی دوا بن کے آئے	37
۱۸۔ بلا سے گر ہمارے پاس دولت ہے نہ حشمت ہے	38
۱۹۔ روئے محبوب کی جو جلوہ نمائی دیکھے	38
۲۰۔ تجھے مسندِ خلافت تو امامِ انبیاء ہے	39
۲۱۔ دل اگر بے قرار تم سے ہے	39
۲۲۔ اسلام کا پرچم عالم پر اُڑوا دیا کملی والے نے	40
۲۳۔ یا نبی سلام علیک (سلام)	42

(۱)

تجلی گاہ حق ہے چہرۂ انور محمدؐ کا — تعالی اللہ کیا مطلع ہے صبح مہر سرمد کا
تعالی اللہ رنگ سبز اس کان زمرد کا — خضر سو جاں سے ہوں قرباں جو دیکھیں رنگ گنبد کا
مرا دل جانتا ہے خوب اسرار حقیقت کو — ہے مہر خامشی منہ پر یہ نقطہ میم احمدؐ کا
ہوا قفل باعقادی سے یہ روشن چشم حق بیں کو — کہ اس تقیید میں ہے تعبیہ نور مجرد کا
غزالان ختن کی بعد مشکیں سے شہرت ہے — محمد مصطفیٰ سے نام نکلا ہے اب و جد کا
سواد دیدہ بن کر جائے لی ہے چشم انساں میں — زمیں پر کس طرح سایہ گرے قد محمدؐ کا
جبین مخبر صادق طلوع صبح صادق ہے — دل مشرق ہے مشرق آفتاب نور سرمد کا
برسم پیشوائی رحمت باری بڑھی آگے — ہوا جب غلغلہ معراج میں حضرت کی آمد کا
خس و خاشاک عصیاں کو کرے سب درہم و برہم — الٰہی ایک موجہ قلزم الطاف بیحد کا
حرارت اتحاد آپس میں جب ملزوم و لازم ہیں — نہ ہوگا وصل جب تک ہو نہ شعلہ عشق احمدؐ کا
اثر کر موت کی گھاٹی پہنچ جا کوئے جاناں تک — تقاضا رات دن ہے مجھ سے میرے شوق بیحد کا
خدا کے وصل کی ہم نے بھی کیا صورت نکالی ہے — تصور دل میں قائم کر لیا روئے محمدؐ کا
تب و تاب قیامت میں رہیں جب لوگ سرگرداں — الٰہی مجھ پہ ہو سایہ لواء الحمد احمدؐ کا
صفات آدمؑ و موسیٰؑ و ابراہیمؑ و عیسیٰؑ سے — یہ کیسا عطر مجموعہ کھنچا ذات محمدؐ کا
دکھایا عقل کے منشور نے یہ طیف روشن کو — ہے نور انبیاء حق کو شامل نور احمدؐ کا
ہوا اجمال ذاتی جلوہ گر تفصیل علمی میں — ہوا جذر اصم حل یوں احد کا اور احمدؐ کا
دکھاتا راہ ہے سرگشتگان تیہ حیرت کو — عمامہ خضر کا ہے گنبد اخضر محمدؐ کا
یہ اشعار مدیح مصطفیٰ الماس پارے ہیں — کہ جن سے پارہ پارہ ہے جگر بے دین مرتد کا

اندھیری گور میں خورشید تاباں بن کے چمکے گا
مرے سینہ میں حسرت داغ عشق روئے احمد کا

(۲)

آجا آجا سر و سامان غریباں آجا — اے تسلی دہ دل ہائے پریشاں آجا
شب معراج یہ محبوب سے اللہ نے کہا — آ حسینوں کے حسیں آ شہ خوباں آجا
تابکے منتظر وعدۂ فردا باشم — آج ہی مجھ کو دکھا جلوۂ پنہاں آجا
خوب رضواں نے دکھائے گل و ریحان بہشت — دل پہ داغ مرا بھی ہے گلستاں آجا
بس بہت عرش معلی کے تماشے دیکھے — دیکھئے حال دل خاک نشیناں آجا
کس مصیبت سے جدائی کے یہ دن کٹتے ہیں — کر دے آباد مرا خانۂ ویراں آجا
دن کو تسکین نہیں رات کو آرام نہیں — ہے ترے واسطے دل میرا پریشاں آجا
نزع کے وقت دکھا دے رخ انور اپنا — اتنا احسان تو کر اے شہ خوباں آجا

کون ہے تیرے سوا داد رسان حسرت
آ مری جان سوئے کلبۂ احزاں آجا

(۳)

جہاں میں ظلِ ہوا محبوبِ ربُّ العالمیں آیا — شہنشاہِ دو عالم صاحبِ تاج و نگیں آیا
نہوں کی شوکت و عظمت جہاں سے کیوں نہ ہو باطل — اُڑاتا پرچمِ توحید ختم المرسلیںؐ آیا
ہوئی کافور ظلمت بُت پرستی و ضلالت کی — ضیاپاش و ضیاگستر حبیبِ مہ جبیں آیا
دُعا[۱] کی تھی خلیلؑ اللہ نے جس کے لئے پہلے — خبر[۲] دی جس کی عیسیٰؑ نے وہ شاہنشاہِ دیں آیا
گنہگار و خطاکار و پریشانی ہوئی زائل — تمہارے بخشوانے کو شفیع المذنبینؐ آیا
نہ تھا معلوم کوزہ میں سمندر بھی سماتا ہے — محمدؐ مصطفیٰ کو دیکھ کر سب کو یقیں آیا
نہ جس کا مثل نکلا حضرتِ آدمؑ سے عیسیٰؑ تک — وہ فخرِ اولیں آیا و عزِ آخریں آیا
صدائے طرِقُوا معراج میں جبریل دیتے تھے — ملائک کہہ رہے تھے صاحبِ دینِ متیں آیا
بچھاتے راستے میں اپنی آنکھیں حور و غلماں ہیں — کھڑے ہیں باادب سب انبیا وہ شاہِ دیں آیا
پکارا حضرتِ آدمؑ نے جب دیکھا محمدؐ کو — مرا نورِ نظر تسکیں وہ جانِ حزیں آیا
خلیلؑ اللہ نے دیکھا جو حضرتؐ کو تو فرمایا — مرا لختِ جگر عزت نشاں مسند نشیں آیا

دمِ آخر نبیؐ کو دیکھ کر حسرتؔ یہ چلاؤں
مرا ماویٰ مرا ملجا مرے دل کا مکیں آیا

---

[۱] سورۂ بقرہ: آیت ۱۲۹۔ [۲] سورۂ صف: آیت ۶۔

(۴)

آج ہے اوجِ سعادت پہ مقدر اپنا — کہ ہوا جلوہ فگن شافعِ محشر اپنا
ہم تو بے فکرِ دو عالم سے ہوئے بیٹھے ہیں — آسرا رحمتِ عالم سے لگا کر اپنا
کیسی بے فکری سے عمر اپنی بسر ہوئے گی — درِ محبوب پہ لگ جائے جو بستر اپنا
دو کریموں میں مرا کام رُکے گا کیوں کر — شافعِ حشر مرا داورِ محشر اپنا
آج کی شب ہوا محبوبِ خدا کا دیدار — جاگ اٹھا خواب میں خوابیدہ مقدر اپنا
شافعِ حشر کے ہوں کو کبۂ عظمت میں — نعرۂ صلِّ علیٰ ہو سرِ محشر اپنا
حق تعالیٰ نے کیا حسن کا اپنے جلوہ — روئے محبوب کو آئینہ بنا کر اپنا

خوابِ راحت نہ ہو کیوں ہم کو میسر حسرتؔ
جب کہ تکیہ ہو ہمیں اپنے خدا پر اپنا

(۵)

اُلفت ہے اک دام بلا　　جس کا نہ ہو قیدی رہا
دردِ محبت لا دوا　　اس سے نہیں ہرگز شفا
سوزِ محبت اَلامان　　دوزخ سے بھی ہے کچھ سوا
مرنے کو میں تیار ہوں　　اس میں ہے گر تیری رضا
ناصح مجھے مرنے ہی دے　　فرقت میں جی کر فائدا
سوزِ جدائی تا بہ کے　　کب تک الٰہی یہ بلا
ہے بحر و صحرا بیچ میں　　ہو وصل کیونکر یار کا
اے رحمتِ ہر دو جہاں　　میری بھی سن لے التجا
سردارِ من اے مصطفیٰ　　اے رونقِ ارض و سما
اے بہترِ خلقِ خدا　　شاہنشہِ مجد و علا
اعلیٰ بہت تیرا عَلَم　　اے بادشاہِ انبیا
اک قلزمِ مواج ہے　　تیری سخاوت اور عطا
چہرہ ترا بدرِ منیر　　ظلمت سے دور و باصفا
مثلِ نبیؐ مصطفیٰ　　بتلا دے کوئی دوسرا

۔ بہترِ خلقِ خدا یعنی خلقِ خدا میں سب سے بہتر

(۶)

کیا پوچھتے ہو مرتبہ و شانِ محمدؐ　　جبریلِ امیں خادم و دربانِ محمدؐ
کس دھوم سے معراج میں نکلی ہے سواری　　حیراں ہیں رُسل دیکھ کے سامانِ محمدؐ
وہ قبر سے محشر میں بھی سرمست اٹھے گا　　جو سونگھ لے گلدستۂ عرفانِ محمدؐ
[1] بادِ حوادث سے بجھی ہے نہ بجھے گی　　ہے نور فشاں شمعِ شبستانِ محمدؐ
ہر پھول سے خوشبوئے ولایت ہے مہکتی　　اے حسن علی نکہتِ بستانِ محمدؐ
ہیں رزق رُبا خورد و کلاں خوانِ نبیؐ سے　　ہے شرق سے تا غرب بچھا خوانِ محمدؐ
ہاں اے قدمِ شوق دکھا گرمیِ رفتار　　وہ سامنے تیرے ہے بیابانِ محمدؐ

شاہانِ جہاں اس کے قدم لیتے ہیں حسرت
اللہ غنی رتبۂ دربانِ محمدؐ

(۷)

شہنشاہِ کون و مکاں ہیں محمدؐ　　دو عالم کی رُوحِ رواں ہیں محمدؐ
محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا　　کلیدِ ظہورِ جہاں ہیں محمدؐ
محمدؐ سے ہے رونقِ بزمِ گیتی　　بہارِ ریاضِ جہاں ہیں محمدؐ
روابط کے عبد و رب کے نمایاں　　شناسائے غیب و عیاں ہیں محمدؐ
معلم[2] بنا کر انھیں حق نے بھیجا　　وہ دانائے رازِ نہاں ہیں محمدؐ
[3] ہے اللہ مُعطی تو قاسم نبیؐ ہیں　　خلائق پہ گوہر فشاں ہیں محمدؐ
اگر شوق صادق ہے دل میں ہمارے　　پہنچ جائیں گے ہم جہاں ہیں محمدؐ

نہ سمجھا کسی نے محمدؐ کو حسرت
حقیقت میں اک چیستاں ہیں محمدؐ

[1] سورۂ صف: آیت ۸ ۔ [2] سورۂ آل عمران: آیت ۱۶۴ ۔ [3] حدیث: اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَ اللّٰہُ یُعطِی۔

(۸)

حبیبِ خدا ہیں ہمارے محمدؐ — شہِ انبیاء ہیں ہمارے محمدؐ
تمام انبیاء ان کے زیرِ لوا ہیں — شہِ دوسرا ہیں ہمارے محمدؐ
ہوئی ظلمتِ کفر دنیا سے زائل — وہ بدر الدجیٰ ہیں ہمارے محمدؐ
ہوئی صبحِ توحید و ایماں ہویدا — وہ شمس الضحیٰ ہیں ہمارے محمدؐ
رہے بے خطر کیوں نہ اُمت کا بیڑا — کہ جب ناخدا ہیں ہمارے محمدؐ
نہیں اُن کی اُمت کو کچھ خوفِ محشر — شفیع الوریٰ ہیں ہمارے محمدؐ
بتوں سے چھڑایا خدا سے ملایا — نبیِ ہُدیٰ ہیں ہمارے محمدؐ
خدا تک پہنچنے کا رستہ دکھایا — عجب رہنما ہیں ہمارے محمدؐ

دکھا دیتے ہیں ربِ کعبہ کو حسرتؔ
وہ قبلہ نما ہیں ہمارے محمدؐ

(۹)

سرورِ جملہ مرسلاں صلِّ علیٰ محمدٍ — قبلۂ جملہ قدسیاں صلِّ علیٰ محمدٍ
حق نے تجھے بنایا رازِ نہاں سے آشنا — نکتہ شناس و رازداں صلِّ علیٰ محمدٍ
رحم کے ہیں گناہ گار منتظر و امیدوار — چارۂ دردِ بیکساں صلِّ علیٰ محمدٍ
سب میں ہے تو ہی ارجمند تیرا ہے مرتبہ بلند — تیری زمیں ہے آسماں صلِّ علیٰ محمدٍ
ماہِ تجلّیِ جمال مہرِ تجلّیِ جلال — مظہرِ شانِ بے نشاں صلِّ علیٰ محمدٍ

حسرتِ بے نوا ہوں میں در کا ترے گدا ہوں میں
منبعِ فیضِ جاوداں صلِّ علیٰ محمدٍ

(۱۰)

کروں گا دل و جان کو قربانِ محمدؐ — دکھلا دے الٰہی رُخِ تابانِ محمدؐ
مومن نہیں جو اس میں کرے فرق ذرا بھی — اللہ کا فرمان ہے فرمانِ محمدؐ
مدّاح نے گو لاکھ لیا کام غلو سے — کب نعت کسی کی ہوئی شایانِ محمدؐ
محفوظ بھی مامون بھی ہے بادِ خزاں سے — سرسبز ہے تا حشر گلستانِ محمدؐ
خالی نہ پھرا آپ کے در سے کوئی سائل — اب تک ہے اسی شان سے فیضانِ محمدؐ
صدقے سے محمدؐ کے ملا جامۂ ہستی — مخلوق کی گردن پہ ہے احسانِ محمدؐ
چھوڑا ہوں نہ چھوڑوں گا کبھی ہاتھ سے اپنے — مل جائے اگر گوشۂ دامانِ محمدؐ

شاہانِ جہاں کے حشم و جاہ کو حسرتؔ
کب لاتے ہیں خاطر میں غلامانِ محمدؐ

(۱۱)

سلام تم پہ ہو یا محمدؐ — ہو مصطفیٰ مجتبیٰ محمدؐ
ہے بندگانِ خدا کا رہبر — شفیعِ روزِ جزا محمدؐ
ہے اشک آنکھوں میں دل میں سوزش — کرو گے کب یاد یا محمدؐ
ہے جسم لاغر ہے حال ابتر — ہے نالہ صبح و مسا محمدؐ
مریضِ دل اور چشمِ گریاں — بچے شہِ انبیا محمدؐ
ہے کام نالہ دلِ حزیں کا — ہے کون میرا سوا محمدؐ
قریبِ نالاں طبیبِ حیراں — مری تو تم ہو شفا محمدؐ
الٰہی اچھے ہوں کام میرے — بحقِ خیر الوریٰ محمدؐ

ہوں دُور عصیاں ہوں عیب پنہاں
بجاہِ سیّدنا محمدٍ

(۱۲)

یاسیدی یا مصطفیٰ بہرِ خدا چشمِ کرم — اے بادشاہِ انبیاء بہرِ خدا چشمِ کرم
شاہنشہِ مجد وعلا بہرِ خدا چشمِ کرم — بحرِ عطا ابرِ سخا بہرِ خدا چشمِ کرم
آدمؑ سے تا عیسیٰؑ نبی محشر میں یہ چلائیں گے — اے شافعِ روزِ جزا بہرِ خدا چشمِ کرم
اُمت کی حالت ہے خراب اے سرورِ عالیجناب — اب وقت ہے امداد کا بہرِ خدا چشمِ کرم
شنوا مری فریاد ہو طیبہ میں میری یاد ہو — دل اب نہیں ہے مانتا بہرِ خدا چشمِ کرم
تاریکیٔ دل دور ہو جاں نور سے معمور ہو — شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ بہرِ خدا چشمِ کرم

یہ آستانہ چھوڑ کر فرمایئے جائے کدھر
حسرتؔ ہے خادم آپ کا بہرِ خدا چشمِ کرم

(۱۳)

زعمِ باطل میں مبتلا ہیں ہم — یار سے اپنے کب جدا ہیں ہم
غیر پر تم نہ التفات کرو — کہ سزاوارِ ہر بلا ہیں ہم
نہ بھلانا نہیں ہمارا کام — کہ محب اور باوفا ہیں ہم
نیستی میں ظہورِ ہستی ہے — اک تماشا نہیں تو کیا ہیں ہم
وہ ہو ظاہر تو ہم رہیں باطن — وہ ہو باطن تو برملا ہیں ہم
یا حبیبَ الالٰہِ اُذکرنا — آپ سے طالبِ دعا ہیں ہم

ساری دنیا کی ہم نے کی تحقیق
نہ کھلا حسرتؔ کہ کیا ہیں ہم

(۱۴)

شاہِ عالی مقام واجب الاحترام — انبیاء کے امام تجھ پہ لاکھوں سلام
اے شہِ انس و جاں تجھ پہ قربان جاں — اور سارا جہاں لطف تیرا ہے عام
رات دن صبح و شام تیرا جپتا ہوں نام — کچھ نہیں اور کام اے رسولِ انام
میں ہوں بندہ ترا تو ہے مولیٰ مرا — اے شہِ دوسرا مرجعِ خاص و عام
یوں بحالِ زبوں کب تلک میں رہوں — اور میں کیا کہوں میں ہوں تیرا غلام
اے شہنشاہِ دیں لامکاں کے مکیں — میرا کوئی نہیں یا کریم الکرام
جو ہے بندہ ترا وہ کہاں جائے گا — تیرے در کے سوا ہو کے تیرا غلام
مظہرِ ذوالجلال عزتِ لازوال — مجھ کو کردے نہال دید ہو صبح و شام
صاحبِ جبرئیل عاصیوں کے کفیل — قاسمِ سلسبیل مجھ کو مل جائے جام
یا حبیبَ الالٰہ تو ہے شاہوں کا شاہ — چاہتا ہوں پناہ یا رفیع المقام

دل میں تیرا ہے درد لب پہ ہے آہِ سرد
تیرے قدموں کی گرد ہے یہ حسرتؔ غلام

(۱۵)

تم پہ میں جان سے قربان رسولِ عربیؐ　　تم مری جان کی ہو جان رسولِ عربیؐ
آپ کی وجہ سے اللہ کو سب نے جانا　　ہے بڑا آپ کا احسان رسولِ عربیؐ
آپ کی شان میں ہے بے ادبی بے دینی　　آپ کا عشق ہے ایمان رسولِ عربیؐ
جن و انس اور ملائک کی سمجھ سے باہر　　آپ کا مرتبہ و شان رسولِ عربیؐ
میں نہ چھوڑوں گا نہ چھوڑوں گا کبھی محشر میں　　گر ملے آپ کا دامان رسولِ عربیؐ
سامنے روضۂ اقدس کے زمیں پر لوٹوں　　یہ مرے دل کا ہے ارمان رسولِ عربیؐ
تادمِ حشر رہے بادِ خزاں سے محفوظ　　آپ کا یہ چمنستان رسولِ عربیؐ
آ مری راحتِ جاں آ مرے دل کی تسکیں　　دلِ شیدا ہے پریشان رسولِ عربیؐ
تیری تعظیم کریں اور تری توقیر کریں　　یہ ہے اللہ کا فرمان رسولِ عربیؐ
حق سے ملنے کی نکل آئی ہے اچھی صورت　　ہے تصور ترا ہر آن رسولِ عربیؐ
دل کی حسرت ہے یہی دل کا ہے ارمان یہی　　دمِ آخر نہ ہوں انجان رسولِ عربیؐ

ساتھ لے جایئے حسرتؔ کو جو ہو وقتِ اخیر
اتنا فرمایئے احسان رسولِ عربیؐ

(۱۶)

گر مدینہ میں ملے مجھ کو زمیں تھوڑی سی　　راحتِ دل ہو دمِ بازپسیں تھوڑی سی
بے مزہ جینے سے ہے موت ہی بہتر زاہد　　چاہیے لذتِ حسنِ نمکیں تھوڑی سی
یہ بڑی چیز ہے رکھنا اسے دل کے اندر　　آتشِ عشق رخِ یار نہیں تھوڑی سی
یا الٰہی انھیں لے جا کے کہاں میں رکھوں　　حسرتیں دل کی بہت اور زمیں تھوڑی سی

دو جہاں بیچ کے حسرتؔ اسے حاصل کر لے
لذتِ درد جو مل جائے کہیں تھوڑی سی

(۱۷)

محمدؐ دلوں کی دوا بن کے آئے　　محمدؐ سراپا شفا بن کے آئے
محمدؐ رسُل کی دعا بن کے آئے　　ہمارے لئے مدعا بن کے آئے
جہاں تھا جہالت سے تاریک جس دم　　محمدؐ چراغِ ہدیٰ بن کے آئے
حقیقت کی صورت نہ تھی دل میں کچھ بھی　　محمدؐ دلوں کی صفا بن کے آئے
پریشاں تھی خلقِ خدا جب سراسر　　پئے خلق مشکل کشا بن کے آئے
نکل آئی اپنی شفاعت کی صورت　　محمدؐ شفیع الوریٰ بن کے آئے

پڑی خلق کی جان میں جان حسرتؔ
کہ جانِ جہاں مصطفیٰ بن کے آئے

(۱۸)

بلا سے گر ہمارے پاس دولت ہے نہ حشمت ہے
محمد مصطفیٰ کی ایک اُلفت لاکھ دولت ہے

سراپا نور کی صورت مجسم خلق کا پتلا
کسی کی ایسی صورت ہے کسی کی ایسی سیرت ہے

نہ آیا فہم میں عاقل کے یہ کیسا معمّا ہے
سراپا بندگی اور پھر سراسر شانِ عظمت ہے

جمال اک شان ہے تیری جلال اک شان ہے تیری
عجب تصویرِ قدرت ہے کہ جس میں نور و ظلمت ہے

نہ اٹھا ہے نہ اُٹھے گا کبھی یہ بیچ سے پردہ
تو اے نورِ خدا چشمک نقابِ روئے وحدت ہے

نہ چھوڑی دانش و بینش میں اس نے کچھ تو اعلیٰ
فروغِ جلوۂ محبوب کیا ہے اک قیامت ہے

خدائے پاک چاہے جس کو ہم اس کو نہ کیوں چاہیں
جو اچھا سب سے اچھا ہو سزاوارِ محبت ہے

محمدؐ ہی محمدؐ رات دن کہتا چلا جاؤں
یہ کیسا نام ہے اس نام میں کتنی حلاوت ہے

الٰہی وہ بھی دن ہوگا کہ پہنچوں گا مدینہ کو
بڑی مدت سے دل میں جوش زن شوقِ زیارت ہے

اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
تری فرقت میں روز و شب یہی اک وردِ حسرتؔ ہے

(۱۹)

روئے محبوب کی جو جلوہ نمائی دیکھے
کچھ نہ دیکھے مگر اک ہوش ربائی دیکھے

اس شمائل کا نہ نکلا ہے نہ نکلے گا کوئی
دیکھنے والا اگر ساری خدائی دیکھے

عرش سے پہنچے دَنَا اور وہاں سے اَدْنیٰ
کوئی محبوبِ خدا کی بھی رسائی دیکھے

صفتِ آئینہ رہ جائے وہ حیران و خموش
روئے محبوبِ خدا کی جو صفائی دیکھے

حورِ جنت بھی اسے گوہرِ نایاب کہے
دشتِ محبوب میں گر آبلہ پائی دیکھے

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری
غور سے کوئی تری جلوہ نمائی دیکھے

منہ سے بے ساختہ تحسیں کی نکل جائے صدا
کوئی حسرتؔ کی اگر نغمہ سرائی دیکھے

(۲۰)

تجھے مسندِ خلافت تو امامِ انبیا ہے
تجھے عزت معیت تو حبیبِ کبریا ہے

ترے عشق میں جیوں گا ترے نام پر مروں گا
ترا بن کے پھر رہوں گا یہی میرا مُدعا ہے

ترے دل میں جوشِ رحمت تری آنکھ میں محبت
ترے ہاتھ میں سخاوت ترا حسن حق نما ہے

تو بہارِ باغِ ہستی تو کمالِ بزمِ گیتی
تجھے دیکھ لے جو کوئی دل و جان سے فدا ہے

تو فزوں ز عقل و دانش تو ورائے فہم بینش
تجھے کون جانتا ہے کہ تو کیا نہیں ہے کیا ہے

تجھے عرش پر معیت تجھے فرش پر بھی قربت
اے حبیبِ ربِّ عزت تو خدا سے کب جدا ہے

ترا خاکسار حسرتؔ شب و روز محوِ حیرت
ہے اسیرِ دامِ اُلفت ترے نام پر فدا ہے

(۲۱)

دل اگر بے قرار تم سے ہے
چشم بھی اشک بار تم سے ہے

عشق بے اختیار ہوتا ہے
عشق بے اختیار تم سے ہے

حُسنِ محبوب قائم و دائم
عشق بھی پائدار تم سے ہے

حُسن نے عشق کو ہے بھڑکایا
دل مرا شعلہ بار تم سے ہے

بے وسیلوں کے تم وسیلہ ہو
فضلِ پروردگار تم سے ہے

یوں تو دنیا میں ہیں ہزاروں حسیں
پر مرے دل کو پیار تم سے ہے

یا حبیبی محمدِ عربی!
میرا باغ و بہار تم سے ہے

یا محمدؐ امیدوارِ کرم
حسرتؔ خاکسار تم سے ہے

(۲۲)

اسلام کا پرچم عالم پر لہروادیا کملی والے نے
اَللّٰہُ اَحَد کا نقارہ بجوادیا کملی والے نے

تاریکیٔ کفر و ضلالت تھی آفاق میں ہر سو چھائی ہوئی
خورشیدِ حقیقت کو چمکادیا کملی والے نے

تثلیث پرستی ہرجا تھی اصنام کی ہوتی پوجا تھی
توحید کے رُخ سے پردے کو اٹھوادیا کملی والے نے

ذہنیت ساری دور ہوئی ایمان سے جاں پُرنور ہوئی
یوں رازِ حقیقت خوبی سے سمجھادیا کملی والے نے

کفار کے دل سینوں میں جلے اور منہ کے بل اصنام گرے
جب نعرۂ اَللّٰہُ اَکبر فرمادیا کملی والے نے

دل میں وہ بسا ایماں بن کر آنکھوں میں سمایا نورِ نظر
جو کچھ کہ نہ دیکھا تھا ہم نے دکھلادیا کملی والے نے

ایمان سے دل معمور ہوا اور خارِ تردّد دور ہوا
اس لطف سے رازِ پنہاں کو سمجھادیا کملی والے نے

قوسینِ [1] وجوب و امکاں کے معراج میں جس دم آکے ملے
سب دائرۂ وحدت کے سوا مٹوادیا کملی والے نے

کفر اور ضلالت نے اپنا منہ خاکِ مذلّت پر رکھا
شمشیرِ حقیقت کو جس دم چمکادیا کملی والے نے

۱۔ سورۂ النجم: آیت ۹۔

ہاں صبحِ ہدایت آئی نکل تاریکیٔ کفر ہوئی زائل
جب جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ [1] فرمادیا کملی والے نے

اللہ نے فَتَرْضٰی [2] کا وعدہ جب بہرِ شفاعت فرمایا
پھر باغِ جناں میں اُمت کو پہنچادیا کملی والے نے

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ اللہ نے فرمایا اس کو
بھربھرکر جامِ محبت کا پلوادیا کملی والے نے

محشر میں جو اُمت تھی نالاں جب ہوکر سجدہ میں گریاں [3]
اُمت کو عذابِ دوزخ سے بچوادیا کملی والے نے

جبریلِ امیں جس دم آئے احکامِ خداوندی لائے
اللہ نے جو کچھ فرمایا پہنچادیا کملی والے نے

معراج میں جس دم آئے نبی اللہ نے کہا اُدْنُ مِنِّیْ [4]
تو شکر میں جو کچھ تھا اپنا لٹوادیا کملی والے نے

جنت کے قریب پیمبر تھے خاموش و پریشاں آکے کھڑے [5]
اللہ سے کہہ کے درِ جنت کھلوادیا کملی والے نے

اے حسرتِ شیدا فکر نہ کر ہیں ساتھ ہمارے پیغمبر
جب اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ [6] فرمادیا کملی والے نے

۱۔ سورۂ بنی اسرائیل: آیت ۸۱۔ ۲۔ سورۂ الضحیٰ: آیت ۵ ۳۔ حدیث۔ ۴۔ حدیث۔
۵۔ حدیث۔ ۶۔ حدیث المرء مع من احب وانت مع من احببت۔

(۲۳)

یَا نَبِیْ سَلَام عَلَیْکَ　　یَا رَسُوْل سَلَام عَلَیْکَ
یَا حَبِیْب سَلَام عَلَیْکَ　　صَلَوٰتُ اللّٰہ عَلَیْکَ

یَا حَبِیْبِیْ یَا مُحَمَّدْ　　یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحْمَدْ
ذاتِ پاک تو مجید　　جلوہ گاہِ نورِ سرمد

یَا نَبِیْ سَلَامْ عَلَیْکَ

تم امامِ انبیا ہو　　مقتدائے اتقیا ہو
تم جہاں کے پیشوا ہو　　رہبرِ راہِ خدا ہو

یَا نَبِیْ سَلَامْ عَلَیْکَ

تم حبیبِ کبریا ہو　　تم تجلّیِ خدا ہو
تم پہ جاں مری فدا ہو　　کیا کہوں میں تم کو کیا ہو

یَا نَبِیْ سَلَامْ عَلَیْکَ

مہرِ چرخِ اصطفیٰ ہو　　ماہِ اوجِ اجتبیٰ ہو
رونقِ ارض و سما ہو　　شمعِ بزمِ اَصفیا ہو

یَا نَبِیْ سَلَامْ عَلَیْکَ

تم ظہورِ اوّلیں ہو　　تم ہی ختمِ مرسلیں ہو
تم شہِ دنیا و دیں ہو　　ظلِّ ربِّ عالمیں ہو

یَا نَبِیْ سَلَامْ عَلَیْکَ

تم حسین و مہ جبیں ہو　　تم ملیح و دل نشیں ہو
راحتِ قلبِ حزیں ہو　　تم تو جاں میں جاگزیں ہو

یَا نَبِیْ سَلَامْ عَلَیْکَ

دستگیرِ بیکساں ہو　　چارۂ دردِ نہاں ہو
حال میرا کیا بیاں ہو　　یا حبیبی تم کہاں ہو

یَا نَبِیْ سَلَامْ عَلَیْکَ

الغیاث اے جانِ جاناں　　ہوگیا ہے بند زنداں
تیرا حسرتؔ ثنا خواں　　ہے جدائی میں پریشاں

یَا نَبِیْ سَلَامْ عَلَیْکَ

دل مرا ہے سخت مضطر　　ہجر میں ہے حال ابتر
آؤ آقا آؤ سرور　　اب دکھادو روئے انور

یَا نَبِیْ سَلَامْ عَلَیْکَ

یَا نَبِیْ سَلَامْ عَلَیْکَ

۳ ـ منقبت

در شان	مطلع	صفحہ
سیدنا ابوبکر صدیقؓ	۱ ـ محمد مصطفیٰ کا جانشیں صدیق اکبرؓ ہے	46
سیدنا امام حسینؓ	۲ ـ السلام اے مظہر نور خدا	48
	۳ ـ یا حسین ابن علیؓ یا سید عالی مقام	50
حضرت غوث الاعظمؒ	۴ ـ السلام اے مظہر رب قدیر	51
	۵ ـ سرور دل مصطفیٰ غوث اعظم	52
	۶ ـ یا جیلانی شیئاً للہ	53
	۷ ـ گناہ گاروں پہ دامان غوث اعظم ہے	54
	۸ ـ چراغ خانۂ زہراؓ وحید قطب ربانی	55
	۹ ـ اے خازن سر خفی و جلی اسرار سے پردہ ال کردے	56
حضرت بہاؤ الدین نقشبندؒ	۱۰ ـ جو درد مندوں کی دوا ـــــ	57
حضرت سید احمد کبیر رفاعیؒ	۱۱ ـ پیشوائے اتقیا احمد کبیر	58

در شان	مطلع	صفحہ
حضرت ابوالحسن شاذلیؒ	۱۲ ـ محبوب رب العالمیں یا شاذلی ـــــ	59
حضرت خواجہ غریب نواز	۱۳ ـ دلوں پر اہل دل کے بادشاہی ـــــ	59
حضرت علاء الدین صابر کلیریؒ	۱۴ ـ اے جلوۂ نور خدا مخدوم صابر کلیری	60
حضرت خواجہ سید محمد صدیق	۱۵ ـ بے ارادہ ہے کام خواجہ کا	61
	۱۶ ـ ہے ہمارا حال ابتر خواجۂ بیکس نواز	61
	۱۷ ـ میرا خواجہ ہے حق کے پیاروں میں	62
	۱۸ ـ نور ہدایت خواجہ میاں ہیں	62
	۱۹ ـ اے نائب پیمبر بے کس نواز خواجہ	63

(۱)

جناب صدیق رضی اللہ عنہ

محمد مصطفیٰؐ کا جانشیں صدیق اکبر ہے
بجز پیغمبروں کے سب سے اعلیٰ سب سے برتر ہے

زکوٰۃ مال بعد مصطفیٰؐ صدیق کو دینا
اشارہ ہے خلافت کا یہ ظاہر بلکہ اظہر ہے

بڑی بنیاد مسجد کی رکھا جب نبیؐ پتھر
ابوبکر و عمرؓ عثمانؓ نے یہ فصل داور ہے

امام المسلمیں اور پیشوائے مرد و زن صدیقؓ
امامت اور کی باطل جہاں صدیق اکبر ہے

خدا نے شان میں صدیقؓ کی اتقیٰ ہے فرمایا
وہ اتقیٰ ہے وہ عند اللہ اکرم اور بہتر ہے

محمدؐ کی نبوت میں نہ شک آیا کبھی ہرگز
وہی اسلام میں سابق وہی رتبہ میں اکبر ہے

محمد مصطفیٰ پر جب وحی آتی تو سنتے تھے
یہ کتنا مرتبہ صدیقؓ کا اعلیٰ ہے برتر ہے

اگر ایمان صدیق اور ایمان جہاں تولیں
تو غالب سب پہ ہو صدیقؓ کا ایماں کہ اکبر ہے

عمرؓ کی نیکیاں اتنی ہیں جتنے چرخ پر انجم
عمرؓ صدیقؓ کی نیکی ہے یہ فرمان سرور ہے

نہیں پی مے کبھی صدیق نے اسلام سے پہلے
یہ کیسی فطرت اعلیٰ ہے اور طبع مطہر ہے

زمیں پر ایک مردہ بے ارادہ چلتا پھرتا ہے
یہ وجہ اسم عبداللہ ہے اور سر مضمر ہے

اٹھایا صدیق نے بار نبوتؐ اپنی گردن پر
وہی تو ثانی اثنین و ہمراہ پیمبرؐ ہے

بجھایا آتش ردّت کو آب تیغ نے اس سے
یہ ہے اسلام کی خدمت کہ جو کار پیمبرؐ ہے

"کسی نے گر کیا احسان میں نے کر دیا بدلہ
جزاء صدیقؓ کو دے گا خدا جو سب سے برتر ہے"

نبیؐ داماد والا شان ہیں صدیق اکبرؓ کے
وصال عشق صدیقی کا اس میں راز مضمر ہے

احد میں بدر میں احزاب میں اور جنگ طائف میں
حدیبیہ میں ہر موطن میں ہمراہ پیمبرؐ ہے

طریقہ قادری اور نقشبندی اور شطاری
مداری کا بھی اعلیٰ رہنما ہے اور رہبر ہے

نبیؐ کے بعد گھل گھل کے ہوئے صدیق بھی راہی
یہ عشق جاں ستاں ہے سب سے اعلیٰ سب سے برتر ہے

پس مردن ملی ہے جائے آغوش محمدؐ میں
بنا اس خاک سے جس خاک سے جسم پیمبرؐ ہے

اگر منکر ہو کوئی فضل سے صدیق اکبرؓ کے
"میں حد مفتری ماروں گا" یہ فرمان حیدر ہے

علی مرتضیٰؓ کے قول پر حسرتؔ کا ہے ایماں
محمد مصطفیٰ کا جانشیں صدیق اکبرؓ ہے

اس منقبت کا ایک ایک شعر احادیث نبویؐ اور آثار صحابہ کرامؓ پر مبنی ہے۔ ہر شعر سے متعلق احادیث و آثار کی تفصیل بحرالعلوم حضرت حسرتؔ نے "مرآۃ الصدق" یعنی آئینہ فضائل صدیقؓ میں بیان فرمائی ہے جس کا مطالعہ ان اشعار کو سمجھنے کیلئے ضروری ہے۔ اکیڈمی

(۲)

السلام اے مظہرِ نورِ خدا
السلام آرامِ جانِ مصطفےٰؐ

السلام اے فاطمہؓ کے لختِ دل
السلام ابنِ علی مرتضےٰؓ

السلام اے زورِ بازوئے حسنؓ
یا امام الاتقیا والاصفیا

ایک ظلمت فسق کی چھائی ہوئی
آپ اس ظلمت میں تھے بدر الدجیٰ

حُبِ دنیا سب کے دل میں جاگزیں
سیم و زر کی فکر تھی صبح و مسا

ہاتھ میں قرآن لب پر اس کے حکم
مرحبا قرآنِ ناطق مرحبا

صدق اک جانب تو اک جانب تھا فسق
تیغِ بُرّاں آخری تھا فیصلہ

بھائی بیٹے اور بھتیجے بھانجے
سب کا غم کھانا تھا قسمت میں لکھا

تین دن کی بھوک میں اور پیاس میں
پست ہمت تھے نہ شیرانِ وغا

سامنے سب معتقد مارے گئے
سُوئے جنت قافلہ راہی ہوا

کھینچ کر شمشیرِ بُرّاں جب چلے
خون سے رنگیں تھا میدانِ وغا

جب پڑی دشمن پہ ضربِ حیدریؑ
وسط سے دونیم دشمن ہوگیا

بے ادب نے جب کیا حضرت پہ وار
ہاتھ شلاّلہ سے کٹ کر گرگیا

ہازمُ الاحزاب تھا سرگرمِ کار
جب امامؑ پاک پر نرغہ ہوا

تیری تیغِ تیز کی بُرّش کو دیکھ
دشمنوں میں پڑگیا اک زلزلہ

چوطرف تھی ہائے ہائے اور وائے وائے
اک قیامت ہوگئی ان میں بپا

خاندانِ مصطفےٰ کے شیر ہو
یا حسین ابنِ علی صد مرحبا

اس کو کہتے ہیں شجاعت لاکلام
اے شجاعانِ جہاں کے پیشوا

تیر باری چوطرف ہونے لگی
جو مقدر تھا وہ آخر ہوگیا

آپ کی جاں بازیوں سے یا حسینؓ
نام باقی رہ گیا اسلام کا

امتحانِ سخت میں ثابت قدم
آپ ہی کا کام تھا صبر و رضا

گر دعا سے یہ مصائب ہوتے دور
کون دیتا امتحاں اتنا بڑا

گر نہ ہوتا امتحانِ جاں ستاں
کس طرح ملتا یہ اعلیٰ مرتبا

سید الشہداء امامِ بحر و بر
بادشاہِ ملکِ تسلیم و رضا

حامیِ اسلامؑ فخرِ کائنات
حق پرست و زینتِ آلِ عبا

اے علی اکبرؓ سلامِ پُرخلوص
السلام اے قاسم ابنِ مجتبیٰؑ

السلام اے شیر ابنِ شیرِ حق!
حضرتِ عباس باصدق وصفا!

کردیا قربان اپنی جان کو
بر امامِ صاحبِ مجد و علا

السلام اے جاں نثارانِ حسینؓ
اے محمد اور عونِ باوفا

السلام اے سیداتِ طاہرات
آپ کا زیور ہے تسلیم و رضا

مہرِ خاموشی لبوں پر آپ کے
استقامت دین پر مثلِ ردا

بیقراری کا نہ نکلا ایک لفظ
سامنے تقدیر کے تھا سر جھکا

خاندانِ مرتضیٰ شیرِ خدا
ہر یکے شیرے بمیدانِ وغا

شیر مادہ در دلیری شیر نر
کون شک کرتا ہے یا چون و چرا

آنکھ میں آنسو نہ تھا اور لب پہ آہ
آفریں بر اہلِ بیتِ مصطفیٰ

السلام و السلام و السلام
بر شہیدانِ مقامِ کربلا

ہم پہ واجب پیروی آقا کی ہے
حامیِ دینِ نبیؐ رہنا سدا

جان دینا واسطے اسلام کے
خوں سے تازہ ہو درخت اسلام کا

پیچھے ہٹنا کام نامردوں کا ہے
آگے بڑھنا کام ہے اشراف کا

زندہ جب تک تم ہو باعزت رہو
ذلت و خواری میں جی کر فائدہ

تیغ سے چورنگ دشمن کو کرو
دیکھ کر خوش ہوں شہِ گلگوں قبا

دے کے سر پہنچو امامِ پاک تک
تن یہاں ہو روح ہو در کربلا

السلام از حسرتِ خستہ دروں
بر جمیعِ اہلِ بیتِ مصطفیٰؐ

(۳)

یا حسینؓ ابن علیؓ یا سیدِ عالی مقام
ابن زہرائے بتولؓ و سبطِ سردار انام

مرتبہ جتنا بڑا ہے امتحاں اُتنا بڑا
کامیاب امتحان سخت ہیں حضرت امام

سلطنت ملتی تو ہوتی اس کو عزت آپ سے
آپ کا ہرگز نہیں ہے سلطنت سے احترام

بادشاہ شداد تھا' نمرود تھا فرعون تھا
کونسی حُرمت ہے ان کو کونسا عزِّ مدام

آپ بھی دستِ مبارک رکھتے بردستِ یزید
آپ کو ملتی کہیں کی صوبہ داری لاکلام

ہے نبوت کی خلافت آج بھی تیرے لئے
اس پہ شاہد ہیں سلاسل کس کو ہے اس میں کلام

جان کی پروا نہ کی بیعت نہ کی بدکار کی
ذاتِ اقدس سے رہا اسلام کا باقی نظام

عُروۃ وُثقیٰ ولایت کا تمہارا ہاتھ ہے
کس طرح ممکن ہے اس کے واسطے پھر انفصام

دی شہادت نے حیاتِ جاودانی آپؓ کو
نام نامی ہے زباں پر سب کی باصد احترام

اے جگر گوشے نبیؐ کے مرحبا صد مرحبا
آپ ہیں قرآن ناطق آپ ہیں بیشک امام

سینکڑوں خط لکھ کے بلوایا امامؓ پاک کو
اور جب تشریف لائے کر دیا ان کو تمام

چار دن کے واسطے اور چار پیسوں کیلئے
تا ابد تم نے بنایا نار دوزخ میں مقام

ہائے اے کوفہ تری مکاریاں غداریاں
جھوٹ تھی تیری عقیدت جھوٹ تیرا احترام

پھر اُسی انداز سے اُکسا کے مارا آپ کو
ہائے اے نفسِ زکیہ ہائے اے زید امام

بعض کو پھر زہر سے اور بعض کو تلوار سے
اہل بیت مصطفیٰ کا کر دیا قصہ تمام

دشمنانِ دیو سیرت، دوستانِ پُر دغا
ہائے ان دونوں کا سچ پوچھو تو بس تھا ایک کام

خوب کی پھر سینہ کوبی خوب کی جامہ دری
خون سے رنگین ہاتھوں نے بہ کامل اہتمام

پھر اُسی انداز سے غداریاں ہوتی رہیں
کر دیا سادات کو اسلام کو بے شک تمام

آپ کا دامن گرفتہ آپ کے ہمراہ ہو
حسرتِ خستہ دروں ہے آپ کا ادنیٰ غلام

سلطان الاولیاء

(۴)

السّلام اے مظہرِ ربِّ قدیر
السّلام اے ملجائے بُرنا و پیر

السّلام اے مرشدِ روشن ضمیر
السّلام اے صاحبِ تاج و سریر

السّلام اے بادشاہِ اولیا
السّلام اے آفتابِ اصفیا

السّلام اے صاحبِ مجد و عُلا
السّلام اے غوث الاعظم دستگیر

سب پہ لازم ہے اطاعت آپ کی
سب پہ ثابت ہے فضیلت آپ کی

سب سے اعلیٰ ہے محبت آپ کی
اولیاء میں آپ ہیں بدرِ منیر

آپ کا در چھوڑ کر جائیں کدھر
آپ تو ہیں بادشاہ بحر و بر

دستِ بخشا جاب ہے مال و زر
آپ کی درگاہ کا ہوں میں فقیر

دستگیر بے کساں فریاد ہے
حال میرا واجب امداد ہے

کچھ فقیر بے نوا کی یاد ہے
آپ کا لطف و کرم ہے بے نظیر

سیدی تم ہو پناہِ بے پناہ
میں ہوں عاجز اور باحالِ تباہ

اس پہ ہو جائے کرم کی اک نگاہ
آپ کا وابستہ ہے عبدالقدیر

(۵)

سرورِ دلِ مصطفیٰ غوثِ اعظم
تجلیِ نورِ خدا غوثِ اعظم

ہیں زیرِ قدم تیرے سر اولیاء کے
ہے اعلیٰ ترا مرتبہ غوثِ اعظم

تم اچھے ہو اللہ کے ہو پیارے
میں اچھا نہیں ہوں تو کیا غوثِ اعظم

بھلوں کی تو ہوتی ہے ساری خدائی
بُرے کو بھلا کیجئے یا غوثِ اعظم

کہاں چھوڑتے ہیں گنہ گار دامن
کہ وابستہ تیرے ہیں یا غوثِ اعظم

کبھی روضۂ پاک پر یاد کیجئے
یہ دل اب نہیں مانتا غوثِ اعظم

اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ
مدد اپنے خادم کی یا غوثِ اعظم

خبر بھی ہے کچھ حسرتِ بے نوا کی
کہ کیا حال اس کا ہے یا غوثِ اعظم

(۶)

یَا جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ یَا جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ
یَا جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ اَلْمَدَدْ بِاِذْنِ اللّٰہِ

آپ کا ہو کر حال تباہ آ کے مدد کو شاہنشاہ
چلاتا ہوں شام و پگاہ یَا جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ

ایک طرف شیطان مُرید ایک طرف یہ نفس پلید
مجھ کو نہیں ہے کچھ امید تیرے سوا اے عالیجاہ

کب تک ہو یہ آہ و بکا میرے مرض کی کردے دوا
ایک نظر میرے مولیٰ حال مرا ہے سخت تباہ

ہو نہ مدد میں کچھ تاخیر دشمن ہیں برناؤ پیر
کیجئے مدد یا دستگیر غوثِ اعظم شاہنشاہ

میں ہوں برا پر تیرا ہوں ہوں رُسوا پر تیرا ہوں
ہوں کیا کیا پر تیرا ہوں تیرا ہوں دے مجھ کو پناہ

کچھ بھی نہیں مجھ میں تقویٰ سب سے برا ہوں سب سے برا
تو اچھا ہے تو اچھا عبدالقادر شاہنشاہ

میرے دل میں ہمت ہو دور یہ ساری کلفت ہو
عزت ہو اور حُرمت ہو پاؤں مرادیں خاطر خواہ

آپ کی چشمِ عنایت ہو حال پہ میرے رحمت ہو
آپ تو شانِ عظمت ہیں بادشہِ باتخت و کلاہ

مانا ہے یہ سب سے حقیر حسرتِ عاجز پُر تقصیر
تیرے درکا پر ہے فقیر یَا جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ

(۷)

گناہ گاروں پہ دامانِ غوثِ اعظم ہے
خدا کی شان کہ کیا شانِ غوثِ اعظم ہے

محیِ دیں سے ملی دین کو ہے تازہ حیات
تمام خلق پہ احسانِ غوثِ اعظم ہے

بغیر توبہ کے مرتا نہیں مُرید مرا
یہ بر و بحر میں اعلانِ غوثِ اعظم ہے

جنابِ غوث کا ہر اک مرید گوہر ہے
جواہرات سے پُر کانِ غوثِ اعظم ہے

مرید گر نہیں اچھا' تو میں تو اچھا ہوں
یہی بشارت و فرمانِ غوثِ اعظم ہے

مرے مرید کی بے پردگی نہ ہو جائے
میں سرپوش ہوں اعلانِ غوثِ اعظم ہے

علیؓ کا لختِ جگر اور نبیؐ کا نورِ نظر
قسم خدا کی عجب شانِ غوثِ اعظم ہے

گنہ گار کہاں چھوڑتے ہیں حسرت کو
ہمارے ہاتھ میں دامانِ غوثِ اعظم ہے

توکل اور رضا اور فنا و عبدیت
عجیب شان کا سامانِ غوثِ اعظم ہے

ملا کسی کو تو اس بارگاہ ہی سے ملا
تمام خلق پہ فیضانِ غوثِ اعظم ہے

جنابِ غوث کے شیدا ہیں انس و جن و ملک
ہر ایک جان سے قربانِ غوثِ اعظم ہے

نہ شاہ کی اُسے پروا نہ کچھ امیروں کی
غنی جہان سے دربانِ غوثِ اعظم ہے

مہک رہا ہے چمن غوثِ پاک کا حسرتؔ
مرید بھی گلِ خندانِ غوثِ اعظم ہے

(۸)

چراغِ خانۂ زہراؓ و حیدرؓ قطبِ ربانی
گلِ شادابِ گلزارِ محمدؐ غوثِ صمدانی

بہت ڈھونڈا نہ پایا مثل تیرا ساری دنیا میں
تری صورت ہے لاثانی تری سیرت ہے لاثانی

ولایت جس کو ملتی ہے تو ملتی ہے ترے گھر سے
مسلّم ہوگئی تیرے لئے باطن کی سلطانی

تمہارا نام لیوا ہوں تمہارا در نہ چھوڑوں گا
گدائی کام ہے میرا تمہیں زیبا جہاں بانی

مرے سر پر سے چھٹ جائیں گھٹائیں رنج و آفت کی
مدد یا غوثِ اعظم دور ہو میری پریشانی

تری چشمِ عنایت غوثِ اعظم ہم پہ ہو جائے
مرے چاروں طرف ہے بے کسی بے ساز و سامانی

تصور سے تمہارے ظلمتِ دل دور ہوتی ہے
ضیا پاش و ضیا گستر تمہارا روئے نورانی

پلٹ کر بھی سلاطینِ جہاں کو دیکھتا کب ہے
مگن ہے اپنی کملی میں گدائے شاہِ جیلانی

مثالِ آسماں سر پر مریدوں کے ترا پنجہ
تو ہر اک بات پر قادر ہے یا محبوبِ سبحانی

ترے زیرِ قدم گردن خمیدہ اولیاء اللہ
مسلّم ہے تمام اقطاب میں تیری سلیمانی

غلامِ درگہِ غوثِ مکرم حسرتؔ مسکیں
الٰہی دور ہو تیرے کرم سے سب پریشانی

(۹)

اے خازنِ سرِّ خفی و جلی اسرار سے پُر یہ دل کردے
حق کو حق اور باطل کو اے پیر مرے باطل کردے

کچھ نیک و بد کی خبر نہ رہے کچھ ہوش پا و سر نہ رہے
صہبائے محبت سے اپنی سرشار تو میرا دل کردے

اوہام کی زائل ہو ظلمت تابندہ رہے نورِ وحدت
اس طرح رہے حق کی قربت مجھ کو مجھ سے غافل کردے

تو مہرِ درخشاں میں ہوں سنگ تو پارس ہے میں ہوں آہن
اک چشمِ عنایت مجھ پہ ڈال اور ناقص کو کامل کردے

میں تیرے فضل میں جیتا ہوں تو دیتا ہے میں لیتا ہوں
یہ دَور سے لینا دینا کیا تو دے تو مجھ سے مل کردے

ہرگز نہ رہوں میں تجھ سے جدا مجنوں کو رہے قربِ لیلیٰ
اس دل کا مطلب کر پورا لیلیٰ کا اسے محمل کردے

یہ قادریوں کا مجمع ہے میلادِ غوث کی محفل ہے
بغداد کے جلووں سے روشن یہ محفل کی محفل کردے

دریائے کفر کا طوفاں ہے اسلام کی کشتی لرزاں ہے
اے رحمتِ حق اس کشتی کو تو ساحل سے واصل کردے

تاریکیِ کفر و ضلالت ہے ناپیدا نورِ ہدایت ہے
تجھ سے امیدِ عنایت ہے اگلا سا یقیں حاصل کردے

ہیں کفر کے ظلم و ستم افزوں اسلام کی حالت سخت زبوں
مسلم کو فتح و ظفر ہو عطا دشمن کو سقر داخل کردے

پابندیِ حکمِ قرآں ہو سنت کا ہاتھ میں داماں ہو
مسلم پر تیرا احساں ہو مقبولوں میں شامل کردے

اسلام کی پہلی عظمت ہو اور دور یہ ساری نکبت ہو
پھر اگلی عزت، حرمت ہو رحمت تری نازل کردے

حسرتؔ کی دعا ہے یا ربی ہوجا مسلم کا تو حامی
از جاہِ رسولِ مطلبیؐ زورِ دشمن باطل کردے

پادشاہِ نقشبند

(۱۰)

ہو درد مندوں کی دوا اے پادشاہِ نقشبند   حاجت روا مشکل کشا اے پادشاہِ نقشبند
اے خازنِ گنجِ نہاں محوِ جمالِ بے نشاں   تو ذاتِ حق میں ہے فنا اے پادشاہِ نقشبند
بے رنگ تیرا رنگ ہے جو دیکھتا ہے دنگ ہے   جلوہ ترا حیرت فزا اے پادشاہِ نقشبند
تم تو بہاءِ دین ہو رونقِ دو تمکین ہو   ہو مقتدائے اصفیا اے پادشاہِ نقشبند
تیری تک ہے بس بلند پایہ ہے تیرا ارجمند   شہبازِ میدانِ ورا اے پادشاہِ نقشبند

چاروں طرف شیطان ہے مشکل میں میری جان ہے
مشکل کشا مشکل کشا اے پادشاہِ نقشبند

احمد کبیرؒ

(۱۱)

پیشوائے اتقیا احمد کبیرؒ   مقتدائے اولیا احمد کبیر
آپ کے دادا حسینؓ ابن علیؓ   اور علی المرتضیٰ احمد کبیر
احمدِ مرسل سے تم کب ہو جدا   نام و رنگ و بو میں یا احمد کبیر
دستِ پاکِ مصطفیٰ کو آپ نے   بوسہ ظاہر میں دیا احمد کبیر
بے مضرّت ہو گئے ہیں اسلحہ   نام سن کر آپ کا احمد کبیر
دست بخشا جانبِ ذلیلِ ما   منبعِ جود و سخا احمد کبیر
مجھ کو تکاب فانی اللذات سے   جرعہ ہو جائے عطا احمد کبیر
کھیلیں گے دھمال دوزخ میں فقیر   کہہ کے یا مولائی یا احمد کبیر
اسمِ اعظم ہو گیا حضرت کا نام   ہو گئے ایسے فنا احمد کبیر
رام ہو جائے مرا یہ مارِ نفس   ہے دُعا خادم کی یا احمد کبیر
نحن شفیعی عند رب العلمین   مرحبا یا مرحبا احمد کبیر
نارِ دوزخ کیوں نہ ہو مجھ پر حرام   آپ کا ہوں آپ کا احمد کبیر

خادموں میں آپ کے حسرتؔ بھی ہے
یا امام الاصفیا احمد کبیر

حضرت ابوالحسن شاذلیؒ

(۱۲)

محبوبِ ربّ العالمین یا شاذلی یا شاذلی   کوئی ولی تم سا نہیں یا شاذلی یا شاذلی
سرتاجِ جملہ اصفیا ہو مقتدائے اولیا   تم ہو نبیؐ کے جانشیں یا شاذلی یا شاذلی
ہیں زیرِ فرماں انس و جاں ہے ابر بھی سایہ کناں   تیری گلی خلدِ بریں یا شاذلی یا شاذلی
خادم نے تیرے کر دیا پیشاب سے پتھر طلاء   اے قُرب کے مسند نشیں یا شاذلی یا شاذلی
ہے کیمیا تیری نظر چشمِ عنایت مجھ پہ کر   فریاد اے سلطانِ دیں یا شاذلی یا شاذلی
للہ کو آؤ جناب فرقت میں ہے حالت خراب   تم ہو کہیں میں ہوں کہیں یا شاذلی یا شاذلی

اے گلبنِ باغِ حسن ہوں دور سب رنج و محن
ہے حسرتؔ خادم حزیں یا شاذلی یا شاذلی

حضرت خواجہ غریب نوازؒ

(۱۳)

ملی ہے اہلِ دل کو بادشاہی میرے خواجہ کی   مرادِ بادشاہاں ہے گدائی میرے خواجہ کی
ہے سلطان کو مرتضیٰ سے قربت ہے قرابت ہے   نہ ہو کیوں عرش سے بالا رسائی میرے خواجہ کی
کمی کس چیز کی مجھ کو مجھے کس بات کا کھٹکا   خدا بھی میرے خواجہ کا خدائی میرے خواجہ کی
معینِ نا امیداں چارۂ بیچارگاں خواجہ   نوائے بے نوایاں ہے گدائی میرے خواجہ کی
جنابِ خضر اپنی راہ لیں بس چھوڑ دیں مجھ کو   مجھے کافی ہے ہر جا رہنمائی میرے خواجہ کی
نہ بڑھنا میری جانب نامرادی اک قدم آگے   دُہائی میرے خواجہ کی دُہائی میرے خواجہ کی

یہ تن حاضر یہ سر حاضر یہ دل حاضر یہ جاں حاضر
نہیں کچھ اور حسرتؔ رونمائی میرے خواجہ کی

حضرت صابر کلیریؒ

(۱۴)

اے جلوۂ نورِ خدا مخدوم صابر کلیری — محبوبِ شاہِ انبیاءؐ مخدوم صابر کلیری
دادا تمہارے ہیں حسنؓ نورِ نگاہِ پنجتنؑ — اور حضرت غوث الوریٰ مخدوم صابر کلیری
فاروقؓ نانا ہیں ترے شیطان جس سے بھاگتے — دادا علیؓ مرتضیٰ مخدوم صابر کلیری
حضرت فرید الدین تو ماموں بھی ہیں اور شیخ بھی — ہر جانِ پاکت مرحبا مخدوم صابر کلیری
اور خواجہ قطب الدین بھی خواجہ معین الدین بھی — شیخِ طریقت رہنما مخدوم صابر کلیری
تم تو علاء الدین ہو رکنِ رکینِ دین ہو — ہمسر نہیں ہے دوسرا مخدوم صابر کلیری
توحید تیرا کام ہے عالم میں تیرا نام ہے — تو بے فنا تو ہے بقا مخدوم صابر کلیری
تم عشق میں ممتاز ہو تم شاہ ہو شہباز ہو — تم ہو امامِ اَصفیا مخدوم صابر کلیری

توحید کا دے ایک جام ہو عاشقوں میں میرا نام
حسرت ہے خادم آپ کا مخدوم صابر کلیری

حضرت خواجہ میاںؒ

(۱۵)

بے ارادہ ہے کام خواجہ کا — بندگی ہے مقام خواجہ کا
لوگ کرتے ہیں احترام اُس کا — جو کرے احترام خواجہ کا
ذکرِ محبوبؒ سب کو ہے محبوب — ذکر ہے صبح و شام خواجہ کا
نہ رہی کچھ خبر سر و پا کی — پی لیا جس نے جام خواجہ کا
نام لے لے کے مست ہوتا ہوں — ہے مئے ناب نام خواجہ کا
لوگ پہچان لیتے ہیں مجھ کو — نام سن کر غلام خواجہ کا
فیض پاتے ہیں اس سے نیک و بد — مرحبا فیضِ عام خواجہ کا
کام خود کر کے کرتے ہیں مشہور — نام میرا ہے کام خواجہ کا

کیوں نہ ہو جاؤں باہر اپنے سے
حسرتا ہوں غلام خواجہ کا

(۱۶)

ہے ہمارا حال ابتر خواجۂ بیکس نواز — فضل کچھ ہو جائے ہم پر خواجۂ بیکس نواز
تم حبیبِ کبریا ہو صاحبِ جود و سخا ہو — سارے عالم کے ہو رہبر خواجۂ بیکس نواز
نام جو لیتا ہے تیرا اس کو ملتا ہے مزا — لذتِ قندِ مکرر خواجۂ بیکس نواز
اے امیدِ نا اُمیداں چارۂ بے چارگاں — اب بنے میرا مقدر خواجۂ بیکس نواز
سرِ اسرار و ارادات تم ہو واقفِ حالات تم ہو — حالِ دل ظاہر ہے تم پر خواجۂ بیکس نواز
ظالموں کو آج ہے جور و جفا کا مشغلہ — اور ہمارے ہے لبوں پر خواجۂ بیکس نواز

تیرا دامن چھوڑ کر جائے یہ حسرت کدھر
میرے آقا میرے دلبر خواجۂ بیکس نواز

(۱۷)

میرا خواجہ ہے حق کے پیاروں میں　　ساری دنیا ہے اس کے اشاروں میں
میرا خواجہ ہے سارے ولیوں میں　　چاند جیسے چمکتے تاروں میں
ساری دنیا میں ڈھونڈو نہیں ملتی　　ایک صورت ہے لاکھوں ہزاروں میں
میں تو ہوش و حواس کھو بیٹھا　　کس کے جلوے ہیں ان نظاروں میں
ایک شعلہ جگر سے اُٹھتا ہے　　جل گیا اس کے میں شراروں میں
میرا خواجہ ہے زندۂ جاوید　　ڈھونڈھتے کس کو ہو مزاروں میں

کون دل کھینچتا ہے اے حسرت
سحر آنکھوں کے ہے اشاروں میں

(۱۸)

نور ہدایت خواجہ میاں ہیں　　شمس حقیقت خواجہ میاں ہیں
صدر شریعت خواجہ میاں ہیں　　بدر طریقت خواجہ میاں ہیں
ہم پایہ اُن کا پایا نہ ہم نے　　اک شانِ عزت خواجہ میاں ہیں
دامن میں اس کے چھپتے ہیں عاصی　　ظلِ حمایت خواجہ میاں ہیں
ملتا ہے ان کو جو مانگتے ہیں　　عینِ عنایت خواجہ میاں ہیں
ملتی ہے اُن سے توحید حق کی　　دریائے وحدت خواجہ میاں ہیں
پایا خدا کو کھوکر خودی کو　　معراج عظمت خواجہ میاں ہیں
عرشِ بریں پر جاتے ہیں اڑکر　　شہباز رفعت خواجہ میاں ہیں

اک تحفہ ہے خواجہ میاں کا
حسرت کی راحت خواجہ میاں ہیں

(۱۹)

اے نائبِ پیمبر بے کس نواز خواجہ　　میں ہوں مرید کمتر بے کس نواز خواجہ
اب تم ہو میرے رہبر بے کس نواز خواجہ　　پھر مجھ کو کچھ نہیں ڈر بے کس نواز خواجہ
اب تک نہ نکلے مقصد چلاؤں گا برابر　　اے دستگیر و رہبر بے کس نواز خواجہ
آنکھوں سے دیکھو آکر حالت ہے بد سے بدتر　　کیا ہو رہا ہے ہم پر بے کس نواز خواجہ
فریاد میری سن لو اُٹھو مری مدد کو　　بے فکر تم ہو کیوں کر بے کس نواز خواجہ
اے صاحبِ کرامت دکھلاؤ اپنی قوت　　بدلو مرا مقدر بے کس نواز خواجہ
اے دستگیر عالمؔ ہو دور رنج اور غم　　غم کی گھٹا ہے دل پر بے کس نواز خواجہ

حسرت ہے تیرا خادم اپنے عمل پہ نادم
فضل و کرم ہو اس پہ بے کس نواز خواجہ

۴ ۔ غزل

مطلع	صفحہ
۱ ۔ وصل ہوتا نظر نہیں آتا	68
۲ ۔ وعدہ کرتا ہے پر نہیں آتا	69
۳ ۔ تری بے وفائیوں کا نہ کوئی شمار ہوتا	69
۴ ۔ کون کر سکتا ہے اے یار نظارہ تیرا	70
۵ ۔ رندانِ بادہ کش پر ہے لطفِ عام تیرا	70
۶ ۔ محو خود بنی مصورِ یار کی تصویر کا	71
۷ ۔ خود فراموشی ہے انجام شناسائی کا	71
۸ ۔ وہی ہم اور وہی فتنہ تازہ ہوگا	72
۹ ۔ حالِ دل کروں کس سے اے خدا بیاں اپنا	73
۱۰ ۔ جو دل میں تمہارے ہو وہ جور و جفا کرنا	74
۱۱ ۔ غایتِ معرفت و علم ہے ناداں ہونا	74
۱۲ ۔ مقصدِ گوشت سے سوا نہ ہوا	75
۱۳ ۔ نالہ ہائے زار میرے سن کے یار آ ہی گیا	75
۱۴ ۔ بات کرنے میں بہک جاتے ہو یہ کیا ہو گیا	76
۱۵ ۔ غم کے قسم مجھ کو پلا آباد میخانہ ترا	76
۱۶ ۔ نیک فطرت برا نہیں ہوتا	77
۱۷ ۔ آنکھ ملنے کا بہانہ ہو گیا	78

مطلع	صفحہ
۱۸ ۔ دے پلا ساقی کہ ہوں سرشار سب	78
۱۹ ۔ نہ کسی چیز میں دل ان کا لگا میرے بعد	79
۲۰ ۔ کہاں جاتے ہو دل میں گھر بنا کر	79
۲۱ ۔ ظلمتِ روز میں آتا ہے نظر مجھ کو وہ نور	80
۲۲ ۔ تجھ سے اک کرتے ہیں ساقی عرض بے باکانہ ہم	81
۲۳ ۔ کوئی جا خالی کرے اور کوئی پائے مقام	82
۲۴ ۔ اپنی نگاہِ شوق کو روکا کریں گے ہم	82
۲۵ ۔ حق بیں نظر میں شکلِ گل نوبہار ہوں	83
۲۶ ۔ نمودِ جنبشِ نوکِ قلم ہیں ساری تحریریں	84
۲۷ ۔ جلوۂ حسنِ دلربا کوئی ہمیں دکھائے کیوں	85
۲۸ ۔ مری بود ہی کی نمود ہے یہ حقیقت اور مجاز میں	86
۲۹ ۔ تو نہیں 'تیر' کا بیٹھے ترے پیکاں دل میں	87
۳۰ ۔ دامِ تمہید سے اعلیٰ ہوں میں	88
۳۱ ۔ اب تک نہ وہ کہے کبھی کہتا نہیں ہوں میں	89
۳۲ ۔ سرگشتۂ مجنوں پایا تری گلی میں	90
۳۳ ۔ عجب حال دنیا کا ہم دیکھتے ہیں	91
۳۴ ۔ اپنی صورت کسی کو دکھاتے نہیں	91
۳۵ ۔ ہم نے دیکھیں ہزار کی آنکھیں	92

۳۶۔ درد تو لاعلاج بن او شبِ غم دراز ہو	93
۳۷۔ تری ہو یا میری گفتگو ہو	93
۳۸۔ چھڑا دیتی ہے فکرِ غیر سے تاثیر یگانہ	94
۳۹۔ او مستِ شرابِ لاابالی	95
۴۰۔ ہوگئی وجہ گرانی میری	96
۴۱۔ مبدل پختہ کاری سے ہوئیں سب خامیاں میری	97
۴۲۔ اے جانِ جہاں کب تک یہ گوشۂ تنہائی	98
۴۳۔ اے خیالِ یار آ کچھ دل بہلنے کے لئے	98
۴۴۔ اپنا چہرہ دکھا دیا تو نے	99
۴۵۔ وائے قسمت کچھ نہ نکلے کام کے	99
۴۶۔ سر دے تو مجھے یارب آشفتۂ سودا دے	100
۴۷۔ ترا چھوڑ کر در کدھر جائیں گے	101
۴۸۔ مرآتِ حقائق ہے یہ دنیا مرے آگے	101
۴۹۔ تنہا نہیں ہیں چاک گریباں کئے ہوئے	102
۵۰۔ وہ حسن جہاں سوز دکھایا نہیں کرتے	102
۵۱۔ اے دلِ مجنوں تجھے کیا چاہئے	103
۵۲۔ الٰہی کیا کہوں دل میں مرے کیا حشر برپا ہے	104
۵۳۔ توہم ہے توہم ہے نہ قلت ہے نہ کثرت ہے	105
۵۴۔ میری آنکھوں میں ان کی صورت ہے	106
۵۵۔ دور جب تک رہے ہم بادلِ ناشاد رہے	107

۵۶۔ للہ سمجھ کہ کون تو ہے	107
۵۷۔ آرزوئے وصلِ جاناں دل میں ہے	108
۵۸۔ ہائے کیا شکل تو نے پائی ہے	108
۵۹۔ بزرگوں کی صحبت بڑی چیز ہے	109
۶۰۔ تو اور نہیں، میں اور نہیں، اپنے سے پردہ کون کرے	110
۶۱۔ حسن آفت نہیں تو پھر کیا ہے	111
۶۲۔ وہ اپنے وصل سے عاشق کو سرفراز کرے	112
۶۳۔ مرآۃِ تجلی دل ہی تو ہے (راگ جگد بیتری)	112
۶۴۔ جلوہ گر گھر میں اگر خسروِ خوباں ہو جائے	113
۶۵۔ کوئی یہ ذرا بتادے میں چلا کدھر کہاں سے	114
۶۶۔ آج وہ بے نقاب ہوتا ہے	115
۶۷۔ رات دن کے غمِ نہانی سے	116
۶۸۔ تجھ پہ قربان جان ہے پیارے	117

(۱)

وصل ہوتا نظر نہیں آتا　　میرا جینا نظر نہیں آتا
مرضِ عشق کی دوا کردے　　کوئی ایسا نظر نہیں آتا
تیرے بیمار غم کو دیکھ آیا　　حال اچھا نظر نہیں آتا
رنگ رُخ کررہا ہے غمازی　　عشق چھپتا نظر نہیں آتا
جس کو دیکھو غرض کا بندہ ہے　　کوئی میرا نظر نہیں آتا
ان حسینوں کی شوخ نظروں سے　　دل کا بچنا نظر نہیں آتا
کبھی منہ سے نقاب اُٹھیں گے　　مجھ کو ایسا نظر نہیں آتا
اس کو دل میں چھپا کے رکھا ہے　　جو کسی جا نظر نہیں آتا
اس کے دینے میں کچھ نہیں ہے کمی　　لینے والا نظر نہیں آتا
میرے حالِ زبوں کی کردے خبر　　کوئی ایسا نظر نہیں آتا
ایک گردش ہے صورتِ پرکار　　اور ٹھکانا نظر نہیں آتا
جس طرف دیکھتا ہوں تو ہی ہے　　غیر تیرا نظر نہیں آتا

اس کی تصویر کے سوا حسرت
کوئی ویسا نظر نہیں آتا

(۲)

وعدہ کرتا ہے پر نہیں آتا　　کوئی چارہ نظر نہیں آتا
بے قراری مجھی کو پہنچادے　　وہ ستمگر اگر نہیں آتا
چلتے چلتے ہوئی ہے عمر تمام　　یار کا گھر مگر نہیں آتا
مجھ کو مرنا ضرور آتا ہے　　اس کو آنا اگر نہیں آتا
رات دن گھل رہا ہوں مثلِ نمک　　مجھ کو رونا اگر نہیں آتا
بن کے ناصح ہر ایک آتا ہے　　پر کوئی چارہ گر نہیں آتا
ہائے ایسے کو پاؤں کیونکر جو　　پاس رہ کر نظر نہیں آتا
یا الٰہی میں تیرا بندہ ہوں　　گرچہ کوئی ہنر نہیں آتا

کس مصیبت میں پھنس گئے حسرت
کہ نکلنا نظر نہیں آتا

(۳)

تری بے وفائیوں کا نہ کوئی شکار ہوتا　　ترے گھر کے پاس ظالم جو مرا مزار ہوتا
میں نہ درد مند ہوتا نہ یہ حالِ زار ہوتا　　مرے دل پہ کاش یارب مجھے اختیار ہوتا
وہ یار پر شہادت یہ کہاں تھی میری قسمت　　مجھے بامزہ تھا مرنا جو ہزار بار ہوتا
یہ کہاں کی غیریت ہے کہ بنی حجابِ وحدت　　اُسے گر سمجھتے ظاہر تو وہی دوچار ہوتا
ہے عجب رو حقیقت کہ نہیں نشانِ خلقت　　یہ کہاں مجالِ باطل کہ وہاں دوچار ہوتا
جس کا ہو ارادہ وہی روبرو ہو پیدا　　ترا قصہ یار ہوتا تو وہ تیرا یار ہوتا
امیدِ دید ہی نے کیا موت کو گوارا　　میری جان مفت کب تھی کہ جو یوں نثار ہوتا
مری بیخودی میں اس نے مجھے ہوش پر سنبھالا　　میں جو ہوشیار ہوتا تو نہ ہوشیار ہوتا

نہ ٹلائے سے ٹلے گی ہے بلائے آسمانی
مرا اعتبار حسرت مرا اعتبار ہوتا

(۴)

کون کر سکتا ہے اے یار نظارا تیرا — بن گیا برقعِ رخ زورِ تجلی تیرا
اس کو اغیار میں بھی یار نظر آتا ہے — جو ہے اے جانِ جہاں محو تماشا تیرا
تو ہے آزاد میں زندانِ حوادث میں اسیر — میرا دشوار ہے اور سہل ہے آنا تیرا
تیرا جلوہ کہیں پنہاں ہے کہیں پیدا ہے — کون سی جا ہے کہ اس جا نہیں جلوا تیرا
باعث رنج ہے عاشق کو بلالوں کہنا — تو جو پیارا ہے تو ہے درد بھی پیارا تیرا
میں جو تیرا ہوں تو جو کچھ ہے مرا تیرا ہے — پھر یہ کیا بحث لگا رکھی ہے میرا تیرا
دردِ دل چھپ نہ سکا تجھ سے تو تو چیخ اٹھا — حوصلہ دیکھ لیا بلبلِ شیدا تیرا

نازشِ حسرتِ بیچارہ کہ بے چارہ رہے
کبریا تیری ردا فخر ہے جامہ تیرا

(۵)

رندانِ بادہ کش پر ہے لطفِ عام تیرا — مل جائے مجھ کو ساقی بس ایک جام تیرا
پیرِ مغاں سلامت اک جام ہو عنایت — آئے ہیں میکدے کو ہم سن کے نام تیرا
آنکھوں سے تو نہاں ہے دل سے جدا کہاں ہے — کھٹکا لگا ہوا ہے اک صبح و شام تیرا
اے دل برا ہو تیرا تو نے بہت ستایا — کردیں گے لے کے خنجر قصہ شام تیرا
حسنِ کلیمؑ آفت برہم زنِ قیامت — در پردہ کہہ رہا ہے حسنِ کلام تیرا
ہے خاک میں ملایا اس پستیٔ نظر نے — اے شاہبازِ معنی سدرہ مقام تیرا
گر آپ کو بھلادے نام و نشاں مٹادے — سرنامۂ کتابِ ہستی ہو نام تیرا
کیوں انتظارِ ساقی کیوں حرص تجھ کو مے کی — ناداں نہیں ہے خالی ہرگز یہ جام تیرا

دنیا کی کشمکش ہے سب تیرے دم سے حسرت
سارا فساد تیرا جھگڑا تمام تیرا

(۶)

ہو محو بنی مصور یار کی تصویر کا — غرقِ ناکامی نہ پایا شوخیٔ تقریر کا
مرحبا رہا محبت آفریں اے جذبِ عشق — رہ گیا دل میں مرے پیکاں کسی کے تیر کا
دل ارماں میں رہتا کیوں پریشاں اس طرح — گر سبق لیتا جو یک درگیر محکم گیر کا
ٹوٹ کر شیشہ کا پھر جڑنا بہت دشوار ہے — توڑنا اچھا نہیں دل عاشقِ دلگیر کا
ہو گر رنج و مصیبت مجھ کو ہونا چاہیے — گر نہیں ممکن بدل جانا مری تقدیر کا
کر دیا کچھ ایسا کا بیہودہ خیالِ یار نے — اب گماں ہوتا ہے مجھ پر پیکرِ تصویر کا

بازچیدہ دام ہو جس جا پہ صیادِ خرد
واں گزر معلوم حسرت توسنِ تقریر کا

(۷)

خود فراموشی ہے انجام شناسائی کا — خود تماشائی ہے انجام تماشائی کا
دولی کھل بھر خاک کفِ پائے حبیب — عمر بھر کام رہا بادیہ پیمائی کا
ہم کو بھی حسن پرستی کا ہمیشہ سے ہے شوق — شوق ہے ان کا ہمیشہ سے خود آرائی کا
دیکھو کیا کہتے ہو دنیا میں ہے مجھ سا کوئی — آئنہ ہاتھ میں اور دعویٰ ہے یکتائی کا
پاس آ تو میں صورت کی بلائیں لے لوں — کیسے ناقدر ہو کیا شوق ہے تنہائی کا

درِ محبوب خدایا پہ حسرت کھل جائے
کچھ تو مل جائے صلہ اس کو جبیں سائی کا

(۸)

وہی ہم اور وہی فتنۂ تازہ ہوگا — ہم نہ ہوں گے نہ یہ ہردم کا بکھیڑا ہوگا
دل میں میرے نہ کبھی دخل کسی کا ہوگا — اس میں ہوگا تو وہی نور کا پتلا ہوگا
تیرے وارفتۂ اُلفت کو جو ہوش آئے گا — پھر وہی جامہ دری اور وہی صحرا ہوگا
بزمِ محبوب میں یوں چھپ کے پہنچ جاؤں گا — کہ مرے ساتھ نہ ہرگز مرا سایہ ہوگا
خودستائی کے تو قائل نہ کبھی ہم ہوں گے — داد لینی ہو تو پردے سے نکلنا ہوگا
کیا فرشتوں کو خبر تھی کہ یہ خاکی پتلا — جان پڑتے ہی طلسمات کا پتلا ہوگا
روزِ محشر رُخِ روشن سے جو اٹھے گا نقاب — دیکھنا حشر میں اک حشر ہی برپا ہوگا
تم تو خوش ہو کہ قیامت میں کرو گے دعوے — واں بھی صورت یہی نکلی تو کہو کیا ہوگا

ساتھ لے جائیں گے ہم ان کا تصور حسرتؔ
قبر میں جانے والا نہ اکیلا ہوگا

(۹)

حالِ دل کروں کس سے اے خدا بیاں اپنا — کوئی بھی نہیں ملتا مجھ کو رازداں اپنا
وہ تو زبانی تھی ساری یاد خوانی تھی — کوئی بھی نہیں نکلا وقتِ امتحاں اپنا
اوری الگ غماز رنگِ رُخ جدا نمام — حالِ دل رہے کیونکر اے خدا نہاں اپنا
ہو رہا دشمنِ تحقیق، مانعِ رہِ تدقیق — پردۂ حقیقت تھا بالیقیں گماں اپنا
وہ ستم کریں مجھ پر وہ جفا کریں جی بھر — مجھ کو پائیں گے آخر دوست بے گماں اپنا
بارِ یک جہاں سر پر اٹھ کھڑا ہوا لے کر — کام کا مگر نکلا قلبِ ناتواں اپنا
پوچھتے سبب کیا ہو میری زردیِ رُخ کا — لے کے آئنہ دیکھیں رنگِ مہرباں اپنا
گھر میں ہوتی ہے وحشت باغ و راغ سے نفرت — یعنی دل نہیں لگتا زیرِ آسماں اپنا
عقل نے نہ کی تدبیر عشق نے نہ کی تاثیر — آہ نالۂ شب گیر نکلا رائیگاں اپنا
اوج تن میں گھبرائے دم نہ کیوں نکل جائے — رازِ دل نہ ہو لیکن غیر پر عیاں اپنا

ہر طرف تگاپو کی لاکھ کد و کاوش کی
پر نہیں ملا حسرتؔ آج تک نشاں اپنا

(۱۰)

جو دل میں تمہارے ہو وہ جور و جفا کرنا　　پر دل سے کبھی اپنے ہرگز نہ جدا کرنا
عادت ہے حسینوں کی ہر وقت جفا کرنا　　عاشق کا فریضہ ہے ہر حال وفا کرنا
اس کو یوں ہی رہنے دو مرتا ہے تو مرنے دو　　بیمار محبت کی ہرگز نہ دوا کرنا
یہ طرزِ ستم کیا ہے؟ یہ رنگِ جفا کیا ہے　　خود چھیڑ کے عاشق کو انگشت نما کرنا
آئینِ محبت ہے عشاق کی عادت ہے　　ہر ایک کی سن لینا اور دل کا کہا کرنا
کیا آنکھ مچولا ہے کس لطف کا چھپنا ہے　　آنکھوں سے تو چھپ جانا اور دل میں رہا کرنا
آرام اگر پوچھو تسکین اگر چاہو　　توحید کی مستی میں دن رات رہا کرنا

یہ وادیِٔ حیرت ہے تسلیم سلامت ہے
اس جائے فنا اے حسرت کچھ چون و چرا کرنا

(۱۱)

غایتِ معرفت و علم ہے ناداں ہونا　　سُرمۂ دیدۂ تحقیق ہے حیراں ہونا
بوالہوس تیغِ محبت سے ہو کس طرح شہید　　کارِ ہر سنگ نہیں لعلِ بدخشاں ہونا
خود نہاں اور عیاں کس سے نہاں ہائے جہاں　　حیرت انگیز ہے پیدائی کا پنہاں ہونا
ایک "ہاں" مادرِ ہر گونہ بلا ہائے جہاں　　کیا قیامت ہے یہ پاسخِ پیماں ہونا
میرے حصہ میں شب و روز جگر کاوی ہے　　میری قسمت میں کہاں یار کا مہماں ہونا
چشمِ تحقیق میں ہیں شادی و ماتم توام　　لطمۂ بادِ خزاں گل کا ہے خنداں ہونا

اُنس انسان کی ہے اصل سمجھ اے حسرت
اُنس جب تک نہ ہو ممکن نہیں انسان ہونا

(۱۲)

مُضغۂ گوشت سے سوا نہ ہوا　　دل اگر درد آشنا نہ ہوا
دلِ وحشی! یہ دارِ اُلفت ہے　　کوئی اس دام سے رہا نہ ہوا
تیر سے ہو گیا جدا پیکاں　　میرے دل سے مگر جُدا نہ ہوا
ہم سمجھتے ہیں ہم کو بھول گئے　　تازہ فتنہ اگر بپا نہ ہوا
ہے سہارا ہمارے جینے کا　　وعدۂ یار گو وفا نہ ہوا
مجھ کو لازم ہے اس کا ہو جانا　　نہ ہوا وہ اگر مرا نہ ہوا
روز کی جاں کنی سے چھوٹ گئے　　مر گئے ہم تو کچھ برا نہ ہوا
پوچھتے ہیں کہ "کون روتا ہے"　　شکر ہے نالہ نارسا نہ ہوا

"ہوں" بھی میں یا "نہیں ہوں" اے حسرت
آج تک طے یہ مسئلہ نہ ہوا

(۱۳)

نالہ ہائے زار میرے سن کے یار آ ہی گیا　　رنج سب جاتا رہا دل کو قرار آ ہی گیا
آفریں اے زورِ جذبِ عشق! کیا کہنا ترا　　اپنی خلوت گاہ سے وہ پردہ دار آ ہی گیا
اُن کی صورت دیکھ کر جاتے رہے صبر و قرار　　میرے لب پر نالۂ بے اختیار آ ہی گیا
آنکھ کی پتلی نہ تھی تصویر تھی محبوب کی　　اپنا ایلم جان کر ان کو پیار آ ہی گیا
عشق کا جب خاتمہ ٹھیرا دلِ پُر اضطراب　　اپنے دل کی بے قراری کو قرار آ ہی گیا
نالہ ہائے زار نے آخر کیا دل پر اثر　　اشک اُن کی آنکھ میں بے اختیار آ ہی گیا
لاکھ روکا لاکھ سمجھایا مگر بے اختیار　　ان کے گھر تک یہ دلِ پُر اضطرار آ ہی گیا

جاں نثاری کی ہوئی حسرت انھیں بھی قدر کچھ
رحم ان کو دیکھ کر سنگِ مزار آ ہی گیا

(۱۴)

بات کرنے میں بہک جاتے ہو یہ کیا ہو گیا
تم پہ کچھ جادو ہوا یا کوئی سایہ ہو گیا

عاشقی ہے بندگی جو جی میں آئے تم کرو
میں تمہارا ہو گیا ہوں، میں تمہارا ہو گیا

آفریں بر جانِ پاکت اے خیالِ اتحاد
ہم نے اپنا جس کو سمجھا بس وہ اپنا ہو گیا

خیر و شر نیکی بدی سب ہاتھ میں ہیں آپ کے
آپ نے جس کو کیا اچھا وہ اچھا ہو گیا

عقل سے تو خوب تھی دیوانگی کی عاشقی
عقل آتے ہی جو اپنا تھا پرایا ہو گیا

آنکھ ملتے ہی ہمارے دل پہ اک بجلی گری
کچھ خبر ہم کو نہیں، باقی کہ پھر کیا ہو گیا

اے نمودِ بے حقیقت کچھ نہیں تیرا وجود
ہم کو دھوکا ہو گیا تھا ہم کو دھوکا ہو گیا

جو نظر آیا، نہ تھا، جو تھا، نظر آیا نہیں
بے حقیقت کا حقیقت میں تماشا ہو گیا

فَثَمَّ وَجْهُ اللہ سے حسرت پتہ مل ہی گیا
یار جس جانب نظر آ جائے سجدہ ہو گیا

(۱۵)

خُم کے خُم مجھ کو پلا آباد میخانہ ترا
میں بلانوشِ ازل اور ایک پیمانہ ترا

مست تیرے خود بھی اور دوسروں کو بھی پلائیں
حشر تک قائم رہے ساقی یہ میخانہ ترا

ایک لقمہ میری بھی کشکول میں تو ڈال دے
تو سلامت گھر سلامت صاحبِ خانہ ترا

سب کو بھولا خود کو بھولا پر نہ وہ بھولا تجھے
خوب دانشمند نکلا ہے یہ دیوانہ ترا

بے خبر کوئی پڑا ہے اور سجدہ میں کوئی
کیا عجائب خانہ ہے اے یار کاشانہ ترا

جامعِ کثرت ہے وحدت اس پہ قائم ہے نظام
ایک ڈوری میں تری، تسبیح اور دانہ ترا

سب ہیں لاحاصل در و دیوار کے نقش و نگار
گر نہیں ہے تیرے گھر میں صاحبِ خانہ ترا

کثرت و آحاد کی توحید سے تنظیم ہے
ہے منظم رشتۂ تسبیح صد دانہ ترا

حسرتا بگڑی کدھر ہے اور ہے جوتی کہاں
اک تماشا دیدنی ہے رنگِ مستانہ ترا

(۱۶)

نیک فطرت بُرا نہیں ہوتا
بدطبیعت بھلا نہیں ہوتا

اس کا ہر کام عینِ حکمت ہے
کچھ بُرا کچھ بھلا نہیں ہوتا

اس کی توفیقِ شکر ہے احساں
شکر جس کا ادا نہیں ہوتا

تم کو چاہا تو کیا قصور کیا
چاہنا کچھ بُرا نہیں ہوتا

جس کے دل میں خلوصِ نیت ہو
طالبِ مرحبا نہیں ہوتا

جب تلک عبدیت نہ ہو پیدا
آدمی کام کا نہیں ہوتا

صورت اچھی ہے سیرت اچھی ہے
کون تم پر فدا نہیں ہوتا

انّ ربّی لما یشاءُ قدیر
وہ جو چاہے تو کیا نہیں ہوتا

ان نگاہوں سے بچتا ہے جب تک
آشنا سامنا نہیں ہوتا

درد دل پہ قیام ہے میرا
دردِ دل سے جدا نہیں ہوتا

میں امیدِ وفا پہ جیتا ہوں
وعدہ گرچہ وفا نہیں ہوتا

میں جو چاہوں تو کچھ نہیں ہوتا
تم جو چاہو تو کیا نہیں ہوتا

مرضِ عشق کو وہ کیا جانے
اس میں جو مبتلا نہیں ہوتا

یہ محبت ہے اس پہ ضبط کرو
رازِ دل برملا نہیں ہوتا

آئینہ ٹوٹ کر نہیں جڑتا
دل دکھانا بھلا نہیں ہوتا

اپنے دُکھ کا گلا ہے اپنے سے
غیر سے کچھ گلا نہیں ہوتا

دامِ اُلفت میں کیوں پھنسے حسرت
کوئی اس سے رہا نہیں ہوتا

(۱۷)

آنکھ ملنے کا بہانہ ہو گیا
دل پہ اس ظالم کا قبضہ ہو گیا

جذبۂ دل نے نہ کی تاثیر کچھ
یہ بھی کیا کم بخت اُن کا ہو گیا

یاں ہماری ہو گئی مٹی خراب
اور ان کا ایک تماشا ہو گیا

عاشقی ہے حوصلہ مندوں کا کام
یہ بھی کیا کچھ کھیل ٹھٹھا ہو گیا

جان و مال و آبرو برباد رفت
کیا کہوں الفت میں کیا کیا ہو گیا

سیر کہ میں دل کسی نے لے لیا
کیا تماشے میں تماشہ ہو گیا

اب تمنا کی تمنا کیجئے
دل جو تھا وہ پارہ پارہ ہو گیا

جستجو میں ان کی ہم خود کھو گئے
چاہتے کیا تھے مگر کیا ہو گیا

رہ گئے حسرتؔ کلیجہ تھام کر
بیٹھے بیٹھے تم کو یہ کیا ہو گیا

(۱۸)

مے پلا ساقی کہ ہوں سرشار سب
منتظر ہیں جام کے میخوار سب

باتوں باتوں میں ہی لے لیتی ہے دل
سحر آگیں ہے تری گفتار سب

دین و دنیا جاں و دل صبر و قرار
لے گیا ہے وہ بُتِ طرار سب

لن ترانی کی نہ لے جلوہ دکھا
منتظر ہیں طالبِ دیدار سب

دونوں ہاتھوں سے کلیجہ تھام لو
درد دل کرتا ہوں اب اظہار سب

قبر میں ہمراہ آتا کون ہے
مال و دولت سیم و زر بیکار سب

فکر موزوں جوہرِ مضموں دکھا
جمع ہیں بزمِ سخن میں یار سب

از برائے مصطفیٰ تو بخش دے
جرم ہائے حسرتؔ اے غفار سب

(۱۹)

نہ کسی چیز میں دل اُن کا لگا میرے بعد
یاد آتی ہی رہی میری وفا میرے بعد

اب تو میں راہ روِ مُلکِ عدم ہوتا ہوں
ترا ہر حال میں حافظ ہے خدا میرے بعد

چھوڑ کر مجھ کو اگر جاتے ہو جاؤ لیکن
نہ ملے گا تمھیں پابندِ وفا میرے بعد

جان پیاری ہے تو تم پیار کسی کو نہ کرو
کوئی عشاق میں کردے یہ ندا میرے بعد

ہجر ترے میں تو تڑپتا ہی رہا رات تمام
سچ بتا دے ترا کیا حال ہوا میرے بعد

میں جو مرتا ہوں بلا سے مجھے مرجانے دے
تو برا حال خدارا نہ بنا میرے بعد

طالبِ عشق میں معلوم نہیں لے گا کون
درسِ اُفتادگی و درسِ فنا میرے بعد

اپنے مرنے کی نہیں فکر مجھے فکر یہ ہے
کون اٹھائے گا ترے جور و جفا میرے بعد

زندگی بھر کوئی حسرتؔ نہ نکالی دل کی
نوحہ کرتے ہوئے گر آئے تو کیا میرے بعد

(۲۰)

کہاں جاتے ہو دل میں گھر بنا کر
کدھر چھپتے ہو آنکھوں میں سما کر

انھیں یاد آ گیا پھولوں پہ سونا
ہماری قبر پر چادر چڑھا کر

کہاں تک سبز رنگوں کی جفائیں
کسی دن مر رہیں گے زہر کھا کر

ہزاروں آفتوں کا سامنا ہے
بہت پچھتاؤ گے تم دل لگا کر

دمِ آخر ہے آنا ہو تو آ جاؤ
کوئی کہہ دے یہ اُن کے پاس جا کر

زمیں پر گر گئے ہم ہو کے بے ہوش
وہ آخر چل دیے دامن چھڑا کر

تو مالک ہے ترا بندہ ہے حسرتؔ
بُرا کر یا الٰہی یا بھلا کر

(۲۱)

ظلمتِ روز میں آتا ہے نظر مجھ کو وہ نور
جو شبِ تار کے آغوش میں کرتا ہے ظہور

شورِ شادی میں بھی مسموع مجھے ہوتی ہے
دِل. موت کی آوازِ فنا سے معمور

موت کے ٹھنڈے پسینہ میں ہے سرگرم حکیم
کہ غریزی کی حرارت کو ہو پھر عود ضرور

کسی حداد کے ضربات سے پیدا ہیں شرر
جن سے ہے سارا جہاں خرم و شاد و مسرور

تیرے رُخسارِ ضیابار کا کب ہو دیدار
پردۂ سحر میں کب تک تو رہے گا مستور

ساحتِ وصل کی جانب تری کب دوڑوں گا
سکتۂ زیست کو کر دفع تو اے ربِ غفور

تو سلامت رہے آباد رہے پر یا رب
مری آنکھیں مرا سینہ رہے تجھ سے معمور

جوشِ رحمت ترا اک صورت زیبا لے لے
سرِّ باطن کو کرے اپنے قلم سے مسطور

بے قراری میں رہے برقِ تجلی کی تڑپ
مری آہوں میں شرر ریز رہے شعلۂ طور

دل کو اک صاعقۂ وجد کرے خاک سیاہ
اور اس خاک سے مواج ہوں عین الکافور

میں کہوں میں تو زباں سے میری تو ہی نکلے
میں نظر جس پہ کروں تو ہی مرا ہو منظور

ہوش مفقود ہوں پر دل میں ترا دھیان رہے
نام تیرا رہے ہر وقت زبان پہ مذکور

مری ہر سانس میں جاری نفسِ رحمانی
مرا ہر لفظ ہو تفسیر کتابِ مسطور

آ مرے دل میں کہ غیروں کا نہیں اس میں گزر
پردہ غیروں سے اگر تجھ کو ہے کرنا منظور

ایک چلّو مجھے لینے کی اجازت ہو جائے
تیرا دریائے کرم جاری ہے ہر دم بھرپور

آج اے حسرتِ وارفتہ یہ کیسا ہے کلام
آج کچھ مجھ کو نظر آتے ہیں حضرت مخمور

(۲۲)

تجھ سے اک کرتے ہیں ساقی عرض بے باکانہ ہم
منتظر کب سے کھڑے ہیں بھر یک پیمانہ ہم

آستانِ یار تکیہ اور بستر فرشِ خاک
یوں بسر کرتے ہیں اپنی زندگی رندانہ ہم

دیکھیے انجام کیا ہوگا ہمارے عشق کا
دل تو اپنا دے رہے ہیں صورتِ بیعانہ ہم

دے کے اس کا مال اس کو ہم نے اس کو لے لیا
کیسے ہیں داد و ستد میں عاقل و فرزانہ ہم

ہو گئے مدہوش پہنچی ہم کو جب بوئے شراب
یعنی پہنچے بھی نہیں تھے تا درِ میخانہ ہم

کیسی پیاری شکلیں دکھلاتا ہے نقاشِ خیال
لوحشِ اللہ ہو گئے ہیں رُوکشِ بت خانہ ہم

جان و دل کو کر دیا صَرفِ تجلائے جمال
ہیں خراج آفریں اے ہمتِ مردانہ ہم

مقصدِ خلقِ جہاں مرآۃِ اسماء و صفات
زینتِ افزائے سریر و افسرِ شاہانہ ہم

آفرینِ آفرینش زیبِ اورنگِ شہی
نورِ چشمِ صاحبِ خانہ چراغِ خانہ ہم

خامش اے حسرت کہ گنجائش نہیں یاں غیر کی
ہیں یگانہ کس کے ہم اور کس سے ہیں بیگانہ ہم

(۲۳)

کوئی جا خالی کرے اور کوئی پائے مقام — ہے اسی رنگ سے آبادیٔ عالم کا نظام
نہ رہا کوئی پیمبر نہ رہا کوئی امام — ہے خدا ہی کے لئے خاص خلود اور دوام
سانس لیتا ہے تو انسان جیا کرتا ہے — کیا ہو امید بقا جس کا ہوا پر ہے قیام
ایک آتا ہے یہاں ایک چلا جاتا ہے — نہ بقا اس کو ہے دنیا میں نہ اس کو ہے قیام
کون دنیا میں رہا ہے کہ رہیں گے ہم بھی — اک فنا ہے جسے حاصل ہے بقا اور دوام
کون دو بار مرا ہے یہ بتادے کوئی — ایک ہی بار ہے مرنا نہیں کچھ اس میں کلام
جو بہادر ہے نہیں موت سے ڈرتا ہرگز — ڈرتا نامرد ہے مرنا تو ہے سب کا انجام
طالبِ موت سے خود موت جدا رہتی ہے — بلکہ کرتی ہے حفاظت جو نہو عمر تمام

موت کے پل ہی پہ مل جاتے ہیں محبوب و محب
حسرتا موت مبارک ہے جو ہو نیک انجام

(۲۴)

اپنی نگاہِ شوق کو روکا کریں گے ہم — وہ خود کریں نگاہ تو پھر کیا کریں گے ہم
اُن کا طواف اور انھیں سجدہ کریں گے ہم — جس طرح سے بنے انھیں اپنا کریں گے ہم
دل کی تپش کو اپنی بجھائیں گے اس طرح — آنکھوں سے سیلِ اشک بہایا کریں گے ہم
خانہ خراب عشق نے مجبور کردیا — قابو میں دل نہ ہو تو بھلا کیا کریں گے ہم
جوشِ جنوں میں چیخیں گے چلائیں گے مگر — لب پر کسی کا نام نہ لایا کریں گے ہم
آئینہ رو کے سامنے ہم بن کے آئینہ — حیرانیوں کا ایک تماشہ کریں گے ہم

حسرت وہ میرے حال سے واقف ہیں اس لئے
خاموش اُن کے سامنے بیٹھا کریں گے ہم

(۲۵)

حق بیں نظر میں مثلِ گلِ نو بہار ہوں — اور چشمِ خود پرست میں مانندِ خار ہوں
ساقی میں تیرے دستِ کرم پر نثار ہوں — اک جام اور دے میں ابھی ہوشیار ہوں
بے بود ہے نمودِ عدم ہے مرا وجود — میں چشمِ اعتبار میں محض اعتبار ہوں
مقصد مرا وہی ہے جو مطلب ہے یار کا — میں اپنے اختیار میں بے اختیار ہوں
دریا پکارتا ہے ادھر دیکھ اے حباب — تیرے لئے میں تیری طرح بے قرار ہوں
نکلا ہوں جب سے گھر سے نہ پہنچا کبھی وہاں — دردا کہ بے وطن ہوں غریب الدیار ہوں
آتی ہے ہر نفس سے صدا گوشِ ہوش میں — کچھ کرلو غافلو کہ میں ناپائیدار ہوں
جلوہ فزا ہے دل میں مرے اک بتِ حسیں — میں ایک پردہ دار کا آپ پردہ دار ہوں
سوزِ دروں سے آگ نکلتی ہے رات دن — آتش فشاں مثالِ درختِ چنار ہوں
اس کے خدنگِ ناز و نظر میں یہ ہے بحث — تو پہلے دل سے پار کہ میں پہلے پار ہوں
اس بے خودی نے کھیل بگاڑا مرا تمام — اے شوقِ وصل تجھ سے بہت شرمسار ہوں
اس جسمِ خاک میں ہے نہاں ایک جانِ پاک — آئینۂ کمال پہ زنگِ غبار ہوں

جب وہ نہ ہوں تو میں ہوں، نہ ہوں میں تو وہ رہیں
حسرت یہ رنگ ہو تو میں کیا کامگار ہوں

(۲۶)

نمودِ جنبشِ نوکِ قلم ہیں ساری تحریریں — عوالم کیا ہیں علمِ ذات کی ہیں ساری تفسیریں
تماشا گاہ ہے عالم کسی استادِ کامل کا — یہ ہم تم کیا ہیں گویا سینما کی چند تصویریں
ہوا اطلاق کی کھا بیشۂ وحدت کا لے رستہ — کہاں تک پاؤں میں تقیید کی اے شیر زنجیریں
محبت نے نہ چھوڑا بجز خیالِ یار کچھ دل میں — عوض خوں کے خیالِ یار ٹپکے گا جو دل چیریں
نہیں نقدِ عمل کچھ بھی مرے جیب و گریباں میں — مگر دل میں ہیں یارب تیرے محبوبوں کی تصویریں
خدا کے ہاتھ میں سب کچھ ہے لاحول ولاقوۃ — نہ ہو تقدیر گر یاور الٹ جاتی ہیں تدبیریں
خدا پر چھوڑ اپنے نیک و بد کو سب ہیں لاحاصل — نہ کام آئیں گی تدبیریں نہ تقریریں نہ تحریریں

جھکا دے گردنِ تسلیم پھیر اپنا نہ سر حسرتؔ
پڑیں سر پر جو مرضی خدا میں لاکھ شمشیریں

(۲۷)

جلوۂ حسن دلربا کوئی ہمیں دکھائے کیوں — لے کے ہمارے دل کو پھر پردہ میں منہ چھپائے کیوں
کس کو سکھا رہے ہو جاؤ یہ تو ذرا مجھے بتاؤ — تم کو نہ تھا اگر لگاؤ سامنے میرے آئے کیوں
کھو کے حواس اب ہوا تم کو یقیں مرا کہا — سامنے آئینہ کے تم دیکھنے خود کو آئے کیوں
عشق ہے دل لگی نہیں کھیل نہیں ہنسی نہیں — دل کو خود اپنے ہاتھ سے دے کے یہ ہائے ہائے کیوں
مل کے رہی سزائے دار فاش ہوا نہ زینہار — رازِ نہانِ حسن و عشق کوئی زباں پہ لائے کیوں
عشق ہے عین بندگی اس میں ہو سرفگندگی — یاں تو سوائے لفظِ ہاں کوئی نہ لب پہ لائے کیوں
عشق ہے اک بلائے جاں حسن ہے آفتِ جہاں — وادیِ حسن و عشق میں جان کے کوئی جائے کیوں
کچھ نہیں اس سے فائدہ تازہ جنون کے سوا — جس کی نہ ہو امیدِ وصل اس کا خیال آئے کیوں
موت کا عشق نام ہے اس میں خوشی حرام ہے — ایسی بلا کو ہوشمند اپنے گلے لگائے کیوں
نام و نمود کھو چکے سارے جہاں کو رو چکے — جان سے جو گزر چکے اس کو کوئی ڈرائے کیوں

حسرتؔ بے نوا ہے یہ مورد صد بلا ہے یہ
ایسے ستم رسیدہ کو کوئی بھلا ستائے کیوں

(۲۸)

مری بود ہی کی نمود ہے یہ حقیقت اور مجاز میں
میں دکھا کے لاکھوں نمائشیں ہوں ہنوز پردۂ راز میں

نہ شراب میں وہ مزا ملا نہ کباب میں وہ مزا ملا
بخدا ملا جو مجھے مزا مرے دل کے سوز و گداز میں

تو کمالِ حسن سے سرفراز مجھے تیرے عشق سے امتیاز
نہ تری نظیر ہے ناز میں، نہ میری نظیر نیاز میں

نہ ملیں وہ محفلِ قدس میں نہ بلائیں منزلِ اُنس میں
کہیں چلتے پھرتے نظر پڑیں وہ مجھے بھی راہِ مجاز میں

نہ نیاز تھا، تو نہ ناز تھا، نہ درِ کمال ہی باز تھا
مری جان جاں تھا نہاں، رہا ترا ناز میرے نیاز میں

جو نہ ہو اسی کی نمود ہو، نہ نمود اصل وجود ہو
کوئی کیا بتائے کمال جو ہے خیالِ شعبدہ باز میں

ترے دردِ دل کی کہیں دوا نہ ملے گی حسرتؔ بے نوا
تو تڑپ تڑپ کے تمام ہو یوں ہی نالہ ہائے گداز میں

(۲۹)

تو نہیں، تیر کا بیٹھے ترے پیکاں دل میں
ایک حسرت ہے یہی میرے پر ارماں دل میں

یہ جھروکا تمہیں منظور کہ یہ گھر مطلوب
آنکھ میں رہنا ہے بہتر کہ مری جاں دل میں

اس سے بہتر نہیں پردہ کا کوئی اور مقام
تم کو چھپنا ہو تو چھپ جاؤ مری جاں دل میں

ہم وفا کرنے سے ہوں گے نہ کبیدہ خاطر
وہ جفا کرنے سے ہوں گے نہ پشیماں دل میں

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
رہ گئے ہائے مرے دل کے سب ارماں دل میں

ایک ہم ہیں کہ شب و روز فدا رہتے ہیں
ایک تم ہو کہ نہ مانا کوئی احساں دل میں

کیوں یہ رہ رہ کے خلش ہوتی ہے دل میں حسرتؔ
رہ گیا ہو نہ کوئی ٹوٹ کے پیکاں دل میں

(۳۰)

دامِ تقیید سے اعلیٰ ہوں میں — وحشتِ اطلاق کا عنقا ہوں میں
کبھی پنہاں کبھی پیدا ہوں میں — موجۂ جوششِ دریا ہوں میں
کبھی روتا ہوں کبھی ہنستا ہوں — یار کا ایک تماشا ہوں میں
کہیں ہنگامہ نہ ہوجائے بپا — جوشِ اُلفت کو دباتا ہوں میں
ہائے بیچارگیٔ اُلفت میں — جی بھر آتا ہے تو روتا ہوں میں
ان کے قدموں میں پڑا رہتا ہوں — قدِ محبوب کا سایہ ہوں میں
خانہ بربادی کا کیا غم مجھ کو — دل میں محبوب کے رہتا ہوں میں
جانتا ہوں کہ میں کچھ ہوں بے شک — پر یہ معلوم نہیں کیا ہوں میں
وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے — وہی سب کچھ ہے تو پھر کیا ہوں میں
کون سی شئے ہے نہیں جو مجھ میں — اک طلسمات کا پُتلا ہوں میں
ہاتھ میں اُن کے ہوں میں کٹھ پتلی — وہ جو چاہیں وہی کرتا ہوں میں
آپ جو کہتے ہیں کہہ دیتا ہوں — میں نہ زندہ ہوں نہ مردہ ہوں میں
آپ اچھے ہیں تو میں کب ہوں برا — آپ کا دیکھنے والا ہوں میں
میں سراپا ہوں گنہ گار مگر — یا الٰہی ترا بندہ ہوں میں

واہ کیا مجھ کو نہیں جانتے آپ
آپ کا حسرتؔ شیدا ہوں میں

(۳۱)

اب تک نہ وہ کہے کبھی کہتا نہیں ہوں میں — یوں اس کی بزم میں ہوں کہ گویا نہیں ہوں میں
ہیں اُن میں میرے ساتھ مرے دل کی حسرتیں — شکرِ خدا کہ قبر میں تنہا نہیں ہوں میں
کانوں میں بس گئی ہے اک آوازِ دل نشیں — مدت ہوئی مگر اُسے بھولا نہیں ہوں میں
لاؤں ہوس کے یارے سے میں نامِ امتحاں — کچھ بوالہوس کا رنگِ پریدہ نہیں ہوں میں
پروانہ کا ہوں سوزِ درون و گدازِ جاں — شور و فغانِ بلبلِ شیدا نہیں ہوں میں
حسرت کے ہوش اُڑ گئے بس ایک جام میں — اور خُم کے خُم چڑھا کے بہکتا نہیں ہوں میں
دلدار کی نظر کا ہے میری نظر میں نور — کچھ خیرگیٔ دیدۂ موسیٰ نہیں ہوں میں

دنیا کے سب کمال ہیں مجھ میں بھرے ہوئے
حسرتؔ پر ایک بات ہے اپنا نہیں ہوں میں

(۳۲)

سرگشتہ مثلِ مجنوں پایا تری گلی میں
گر ہوشمند کوئی پہنچا تری گلی میں

رندوں کا لگ رہا ہے میلہ تری گلی میں
میخانے کھل رہے ہیں ہر جا تری گلی میں

رو رو کے رات کاٹی پھر پھر کے دن گزارا
اے جاں یہ ماجرا ہے میرا تری گلی میں

آرام ہو تو کیوں کر راحت ملے تو کیسے
ہر دم ہے تازہ فتنہ برپا تری گلی میں

شاید جنونِ تازہ اٹھا ہے پھر کسی کو
کیوں رات بھر تھا شور و غوغا تری گلی میں

شعلے نکل کے رہتے ہم یوں اگر نہ روتے
ہے خاک دل جلوں کی ہر جا تری گلی میں

دنیا کی خاک چھانی ہر ایک جائے ڈھونڈا
راحت کہیں نہ پائی الا تری گلی میں

ہے رقص بسملوں کا اور شور دل جلوں کا
ہم نے عجب تماشا دیکھا تری گلی میں

صرفِ نیاز دونوں کافر ہو یا مسلماں
مذہب ہے ایک سب کا سجدہ تری گلی میں

کھل جائے اب دریچہ ہو جائے ایک جلوہ
سب منتظر کھڑے ہیں خواجہ تری گلی میں

بجلی چمک کر گرتی ہے چار جانب
ہے ایک طور سینا گویا تری گلی میں

دیکھا تو بس یہ دیکھا اس کو جو کوئی پہنچا
اک گرد کا بگولہ اٹھا تری گلی میں

ہم نے تو لاکھ ڈھونڈا کچھ بھی پتہ نہ پایا
مجنوں کدھر چھپا ہے لیلیٰ تری گلی میں

دیکھا تو کچھ نہ پایا سوچا تو بس یہ سمجھا
اک نام رہ گیا ہے میرا تری گلی میں

پیوندِ خاک ہوگا نقشِ قدم بنے گا
حسرت یہ جان ہی کر آیا تری گلی میں

(۳۳)

عجب حال دنیا کا ہم دیکھتے ہیں
ہر اک کو گرفتارِ غم دیکھتے ہیں

تری کج ادائی میں او لاابالی
عجب لطف تیری قسم دیکھتے ہیں

بھلا آئینہ میں کبھی تم نے دیکھا
تمہیں جن نگاہوں سے ہم دیکھتے ہیں

ہماری محبت کی بنیاد ہی پر
تمہاری بنائے ستم دیکھتے ہیں

ہیولائے نیرنگ عالم الٰہی
مگر رنگ الفت کو ہم دیکھتے ہیں

ہوا ہے کسی مست کا جب سے جلوہ
ہم اس دل کو اک جام جم دیکھتے ہیں

ہم اخلاص دل اور لطفِ خدا کو
ہمیشہ قدم باقدم دیکھتے ہیں

وہ اشکِ محبت کو سمجھیں تو کیوں کر
کہ ہر اک کو باچشمِ نم دیکھتے ہیں

مزہ کچھ محبت کا ملتا ہے ان کو
جو ان کے ستم کو کرم دیکھتے ہیں

نہ ہو خاک حسرت تمہاری گلی میں
بلند اک بگولا سا ہم دیکھتے ہیں

(۳۴)

ایسی صورت کسی کو دکھاتے نہیں
دیکھ لیں جو وہ آپے میں آتے نہیں

دل پھنسے نہ پھنسے حسن کی داد لو
اچھی صورت کو اچھے چھپاتے نہیں

عشق ہے اک بلا اس میں جو پھنس گیا
اس مصیبت کو کوئی چھڑاتے نہیں

تم کو کیا مل گیا گر کوئی مر گیا
مرنے والے پہ کیا رحم کھاتے نہیں

قبر میں تم کو آرام مل جائے گا
دل لگاتے ہیں جو چین پاتے نہیں

مر گیا مر گیا اس کی جانے بلا
قبر پر پھول اس کے چڑھاتے نہیں

حسرت مبتلا جانتا کیا نہ تھا
دل لگاتے ہیں جو منہ پھراتے نہیں

(۳۵)

ہم نے دیکھیں ہزار کی آنکھیں | پر کہاں اس نگار کی آنکھیں
لال ڈورے ہیں بہرِ پائے نظر | صید کرتی ہیں یار کی آنکھیں
جانتے ہو کہ کہہ رہی کیا ہیں | عاشقِ بے قرار کی آنکھیں
کب یہ راحت سے بیٹھنے دیں گی | فتنہ انگیز یار کی آنکھیں
لاکھ نیچی نظر رکھو اپنی | کہیں چھپتی ہیں پیار کی آنکھیں
ان پپوٹوں میں یا مرے دل میں | کس میں رہتی ہیں یار کی آنکھیں
کیا کیا اس نے خود نہیں واقف | ایک عالم شکار کی آنکھیں
کرتی ہیں رازِ دل کی غمازی | عاشقِ پردہ دار کی آنکھیں
بعدِ مردن بھی تھیں کھلی کی کھلی | ہائے وہ انتظار کی آنکھیں
بے پلائے کے مست کرتی ہیں | ساقیِ پُرخمار کی آنکھیں

نہ بھلائی گئیں بھلانے سے
حسرتِ جاں سپار کی آنکھیں

(۳۶)

درد تو لاعلاج بن ہو شبِ غم دراز ہو | میں رہوں اور بیکسی کوئی نہ چارہ ساز ہو
سوز میں دل کباب ہو آنکھوں میں سیلِ آب ہو | نغمہ طرب فزا نہ ہو نغمہ فزا نہ ساز ہو
شکلِ زہد و اتقا کم نہیں سنگ و خشت سے | کچھ تو ہو لطفِ زندگی عشق جگر گداز ہو
دیدہ و دل ہیں فرشِ رہ جمع ہیں سرفروش سب | فتنہ اٹھے بہ ہر قدم گرم خرامِ ناز ہو
تیرِ نگاہ بے پناہ خنجرِ غمزہ جاں گسل | مجمعِ عاشقاں میں آ، مشقِ فنونِ ناز ہو
عمر رضا رسیدہ ہے ایک ہی برگزیدہ ہے | جس پہ جہاں کو ناز ہو اس کو نہ کوئی ناز ہو
اک پیالہ مجھے شراب ہوش و حواس ہوں خراب | فتح ہو بابِ بے خودی فاش ہر ایک راز ہو
یوں میری عمر ہو تمام اس کے سوا رہے نہ کام | سنگِ درِ حبیبؐ ہو میرا سرِ نیاز ہو

حسرتِ مبتلا ہوں میں مجھ کو کسی سے کیا غرض
تو رہے اور میں رہوں ناز ہو اور نیاز ہو

(۳۷)

تری ہو یاد تیری گفتگو ہو | تری ہو فکر تیری جستجو ہو
یہی اک آرزو ہے یا الٰہی | نہ میرے دل میں کوئی آرزو ہو
نگہ رکھ دم کو اے غواصِ معنی | ذرِ مقصود کی گر جستجو ہو
قیامت پر نہ ڈالو فیصلہ کو | جو ہونا ہو تمہارے روبرو ہو
نہ الفت سے پھروں گا میں تمہاری | تہِ خنجر اگر میرا گلو ہو
مجھے کچھ بھی نہیں پروا کسی کی | مری آنکھوں کے آگے ایک تو ہو
مجھے ڈر ہے مری وارفتگی سے | کہیں چرچا نہ اُن کا کو بہ کو ہو
مٹا دے صفحۂ ہستی سے ایسا | نہ ہستی کا مری کچھ رنگ و بو ہو
سمجھ لینا ابھی منزل ہے پہلی | اگر ہستی کا تیری رنگ و بو ہو

فزوں جب عقل سے ہو ذات اس کی
تو حسرت کس طرح پھر جستجو ہو

(۳۸)

چھڑا دیتی ہے فکرِ غیر سے تاثیرِ میخانہ　　ملی ہے عرش کی زنجیر سے زنجیرِ میخانہ
پڑھو بادہ گسارو اب نمازِ خود فراموشی　　صدائے قلقلِ مینا ہوئی تکبیرِ میخانہ
نظر میں زاہدانِ خشک کی ہے خیرگی پیدا　　ہوئی ہے شیشہ ہائے مے سے وہ تنویرِ میخانہ
ریاکار اور خود بیں کا نہیں اس میں گزر ہرگز　　عجب قدسی صفت جاری ہوئی تقدیرِ میخانہ
کھڑا ہے جھومتا کوئی پڑا ہے لوٹتا کوئی　　کوئی مانی سے کہہ دے کھینچ لے تصویرِ میخانہ
نہ دے مینا نہ دے ساغر مجھے اس کی نہیں حاجت　　نگاہِ مست کافی ہے تری اے پیرِ میخانہ
بلا نوشوں میں دُردِ تہ نشیں تقسیم ہوتی ہے　　سلامت با کرامت یا الٰہی پیرِ میخانہ

نہ آئے گی کوئی آفت کبھی میخانہ پر حسرتؔ
دُعائے مخلصاں ہے پایۂ تعمیرِ میخانہ

(۳۹)

او مستِ شرابِ لاأبالی　　اُنظُر بِلِلّٰہِ کَیفَ حَالِیْ
کیا میرا علاج کر رہے ہو　　وَاللّٰہِ سِوَاکَ لَاشِفَالِیْ
کردوں گا ہزار جان قرباں　　وَجہُ المَحبُوبِ اِن بَدَالِیْ
لَن اَبرَحَ مِن فِنَاءِ دَارِکَ　　میں نے بھی تیری قسم ہے کھالی
بکواس مرا و گر نہ ناصح　　بِاللّٰہِ اَقُولُ مَا بَدَالِیْ
دَعنِیْ وَالوَجدَ یَاعَذُولِیْ　　مَوتِیْ فِی الوَجدِ قَدْ حَلَالِیْ
بر ساقیِ دل نواز قرباں　　جامِ مئے آتشیں مَلَالِیْ
اے ذاتِ تو مجمع الکمالات　　میں بھی ہوں کمالِ بے کمالی
ہر جام کا رنگ گو جدا ہے　　پر مئے سے ہے کون جام خالی
بد کون ہے اور نیک ہے کون　　تو در ہر شان باکمالی
ہے پیشِ نظر خیال تیرا　　ہر چند ہوں پیکرِ خیالی
تو نے وہ دیا جو میں نے مانگا　　تھا تیرا کمال فی سُؤالِیْ

در راہِ طلب بمیر حسرتؔ
گو ذات ہے اس کی لاأبالی

(۴۰)

ہوگئی وجہ گرانی میری　ہائے یہ ہیچمدانی میری
نیستی میں ہوں نہ ہستی میں ہوں　بے نشانی ہے نشانی میری
موجِ دریائے ارادہ ہوں میں　حیرت افزا ہے روانی میری
میرے سب حال سے وہ واقف ہیں　ہے عبث یاد دہانی میری
باعثِ دل کشیٔ محبوباں　پسِ مُردن ہے کہانی میری
اُن کے ہونٹوں پہ ہنسی آ ہی گئی　سن کے آشفتہ بیانی میری

مجلسِ عشق میں ہوگی حسرتؔ
خوب ہی مرثیہ خوانی میری

(۴۱)

مُبدّل پختہ کاری سے ہوئیں سب خامیاں میری
تجھے صد مرحبا اے آتشِ سوزِ نہاں میری

اُمیدِ وصلِ جاناں کیوں مجھے آ کر ستاتی ہے
ترے آنے سے بڑھ جاتی ہیں پھر بے تابیاں میری

کوئی صورت نظر آتی نہیں ہے جان بچنے کی
ہزاروں آفتیں اور ایک جانِ ناتواں میری

کبھی اطلاق کے میدان تک یارب پہنچ جاؤں
کٹیں گی کس طرح تقلید کی یہ بیڑیاں میری

زباں نے کچھ نہ دیکھا اور آنکھیں کچھ نہیں کہتیں
جو دیکھا آنکھ نے قاصر رہی اس میں زباں میری

الٰہی شوقِ دیدِ یار کیا ہے اک قیامت ہے
مرے سینہ سے کھنچ کر آ گئی آنکھوں میں جاں میری

میں عینِ کامرانی اس کی سمجھوں راہِ اُلفت میں
اگر اڑ جائیں کوئے دلربا میں دھجیاں میری

محبت اور پھر شکوہ شکایت غیر ممکن ہے
اگر شکوہ نکل جائے تو جل جائے زباں میری

کیا ہے یاد مجھ کو میرے مولیٰ میرے داتا نے
پتہ دیتی ہیں وقتِ نزع مجھ کو ہچکیاں میری

چلا جاتا ہوں شوقِ کوچۂ دلدار میں حسرتؔ
خدا جانے کہ لے جائے گی اب قسمت کہاں میری

(۴۲)

اے جانِ جہاں کب تک یہ گوشۂ تنہائی　　سب دید کے طالب ہیں جتنے ہیں تماشائی
آئینہ کہے گا کیا، کیا تجھ میں ہے رعنائی　　پوچھ اس سے تری قیمت تیرا جو ہے شیدائی
میں غیر نہیں اے جاں کیوں ہوتے ہو تم انجاں　　مجھ سے تو ہمیشہ سے ہے ربط و شناسائی
پردے میں نمایاں ہے بے پردہ و پنہاں ہے　　پیدائی ہے پنہائی، پنہائی ہے پیدائی
اس شوقِ تماشا نے اس کو بھی کہاں چھوڑا　　پردہ سے نکل آیا خود بن کے تماشائی
بربادیٔ عاشق سے کب رہتی ہے معشوقی　　سب دم سے ہمارے ہے داناؤں کی دانائی
مدہوشیٔ الفت میں کس لطف سے کٹتی تھی　　کیوں ہوش ہمیں آیا کیوں عقل یہ پھر آئی

رندی مرا مذہب ہے مستی مرا مشرب ہے
ہوں حسرتؔ دیوانہ اور آپ کا شیدائی

(۴۳)

اے خیالِ یار آ کچھ دل بہلنے کیلئے　　ان کو مدت چاہیے باہر نکلنے کیلئے
ہاتھ سے میرے چلا دامانِ ضبط اے جلوہ گر　　کچھ تو مہلت دے مرے دل کے سنبھلنے کیلئے
سیکڑوں شکلیں بنائیں اور مٹا ڈالا انہیں　　مشغلہ اچھا ملا ہے دل بہلنے کیلئے
ہائے چھوٹا جا رہا ہے مجھ سے دامانِ خیال　　اک سہارا تھا یہی جی کے بہلنے کیلئے
مال جائے جان جائے آبرو جائے تو جائے　　کیا قدم رکھا تھا اس کوچہ میں ٹلنے کیلئے
آتشِ دل خاک کر دیتی ہے ہر اک چیز کو　　اے خیالِ یار کیوں آتا ہے جلنے کیلئے

جاں بلب ہے حسرتؔ بیچارہ کیوں ہے یہ دریغ
اک نگاہِ ناز بس ہے دم نکلنے کیلئے

(۴۴)

اپنا چہرہ دکھا دیا تونے　　بس مرا مدعا دیا تونے
دل دیا بھی تو تونے بے قابو　　اک بلا کو لگا دیا تونے
کوئی ارمان اب نہیں باقی　　خاک میں سب ملا دیا تونے
دور بین خیال کیا کہنا　　مجھ کو کیا کیا دکھا دیا تونے
نہ رہی کچھ خبر سیروپا کی　　جام ایسا پلا دیا تونے
دین کے ہم رہے نہ دنیا کے　　کیا نکما بنا دیا تونے
میری باتوں پہ لوگ ہنستے ہیں　　کیا تماشا بنا دیا تونے
تاقیامت کبھی نہ اچھا ہو　　روگ ایسا لگا دیا تونے
کوئی آواز اب نہیں بھاتی　　راگ ایسا سنا دیا تونے

کچھ نہیں یاد اب تو حسرتؔ کو
یاد جو تھا بھلا دیا تونے

(۴۵)

وائے قسمت کچھ نہ نکلے کام کے　　آہ نالے اس دلِ ناکام کے
دور کرنے کو غم و آرام کے　　دور ہوں جام مئے گلفام کے
ہم وہی دورِ فلک بھی ہے وہی　　جمع کیا اسباب ہوں آرام کے
اب نہیں ہو درد دل کی تم دوا　　یہ تو کہہ دو پھر کہ ہو کس کام کے
ساقیا برخیز و در دہ جام را　　منتظر ہیں کب سے ہم اک جام کے
ابتدائے عشق میں فکرِ مآل　　کام ہیں یہ عاشقِ خود کام کے

حسرتؔ اپنا نہ نکلا کوئی بھی
دوست جتنے تھے وہ نکلے نام کے

(۴۶)

سر دے تو مجھے یا رب آشفتۂ سودا دے
دینا ہو اگر مجھ کو دل رہنِ تمنا دے

ہے غیر ترا معدوم اور غیب میں تو مکتوم
پھر جلوے یہ کس کے ہیں یا رب مجھے بتلا دے

ہے ذات غنی تیری پروا نہیں کچھ میری
کیوں مجھ کو کیا پیدا اتنا مجھے سمجھا دے

حائل نہ رہیں پردے تو چھپ نہ سکے مجھ سے
مازاغ کے صدقے سے وہ دیدۂ بینا دے

ہر حال میں صابر ہوں، ہر حال میں شاکر ہوں
میں تو ترا بندہ ہوں تو مجھ کو نہ دے یا دے

دیتا ہی چلا جاؤں ہر شخص کو جو مانگے
تو اپنے خزانے سے یا رب مجھے اتنا دے

کچھ نشہ نہیں ہوتا ساقی مئے خالص سے
اب ساغر و مینا میں کچھ زہر ہی ملوا دے

جو کچھ ہے وہ آقا کا کچھ بھی نہیں بندے کا
حسرتؔ ترا بندہ ہے وہ تجھ کو بھلا کیا دے

(۴۷)

ترا چھوڑ کر در کدھر جائیں گے
ترے آستانے پہ مر جائیں گے

چلے آئیں گے دل کو تھامے ہوئے
یہ نالے کہیں بے اثر جائیں گے

تمہاری عنایت پہ جیتے ہیں ہم
نہ ہو گر عنایت تو مر جائیں گے

دریدہ گریبان و خوں کردہ دل
ہم اس رنگ سے ان کے گھر جائیں گے

یہی آسماں ہے یہی ہے زمیں
تو ہم بھاگ کر پھر کدھر جائیں گے

بلاخیز ہے عشق کی سرزمیں
وہاں عاشق بے جگر جائیں گے

محبت سے ہرگز نہ پھیریں گے منہ
محبت میں گھل گھل کے مر جائیں گے

محبت میں مرنے کو تیار ہیں
تو کیا چیز ہے جس سے ڈر جائیں گے

محبت کی گر ہے یہی صبح و شام
تو اک دن جہاں سے گزر جائیں گے

نگاہ محبت سے گر دیکھ لو
گلے سارے دل کے اتر جائیں گے

پس مرگ ہم حسرتؔ ان کے پاس
خبر کیا تھی یوں بے خبر جائیں گے

(۴۸)

مرآتِ حقائق ہے یہ دنیا مرے آگے
ہر ایک میں ہے یار کا جلوہ مرے آگے

نیرنگیٔ اشکال ہے نیرنگ سراپا
سو رنگ میں ہے ایک ہی جلوہ مرے آگے

بے وجہ نہیں دل کشیٔ صورتِ باطل
باطل میں بھی ہے حق کا تماشا مرے آگے

وارفتگیٔ عشق کا طرفہ ہے تماشا
وہ دیکھتے ہیں آ کے تماشا مرے آگے

کافی تھا اگر چشمِ بصیرت مجھے ہوتی
ہر روز ہے جو فتنۂ تازہ مرے آگے

یادِ نگہِ مست میں تھا بے خبر ایسا
بیکار رہے ساغر و مینا مرے آگے

میں جلوۂ محبوب میں بُت بن کے کھڑا ہوں
وہ بھی ہیں کھڑے محوِ تماشا مرے آگے

ہاں اے ملک الموت مجھے عذر نہ ہوگا
گر نزع میں ہو یار کا جلوہ مرے آگے

حسرتؔ جو مرے علم میں ہے جلوہ فگن آج
کل آئے گا وہ بن کے تماشا مرے آگے

(۴۹)

تنہا نہیں ہیں چاک گریباں کئے ہوئے
ہیں پارہ پارہ جامۂ امکاں کئے ہوئے

پابندیٔ رسومِ جہاں ہے بلائے جاں
کیوں اپنی زندگی کو ہو زنداں کئے ہوئے

بیٹھے بٹھائے بازیٔ اُلفت کو کھیل کر
ہم اپنے آپ کو ہیں پریشاں کئے ہوئے

کس جمعِ دل سے بیٹھے ہیں دلدادگانِ عشق
سر اپنا زیرِ خنجرِ جاناں کئے ہوئے

روئے حبیب آئے نظر کس طرح کہ ہو
شیرازۂ خیال پریشاں کئے ہوئے

آزاد ہیں کشاکشِ دیر و حرم سے ہم
جب سے ہیں ہم تصورِ جاناں کئے ہوئے

اُکتا گئے مجالسِ علم و کمال سے
حسرتؔ ہیں قصدِ محفلِ رنداں کئے ہوئے

(۵۰)

وہ حسنِ جہاں سوز دکھایا نہیں کرتے
پھر اس پہ یہ طرہ ہے کہ پرواہ نہیں کرتے

ہے بوالہوسِ یار کے ظلموں کی شکایت
جو لطفِ ستم پاتے ہیں شکوہ نہیں کرتے

تم سا نہیں دنیا میں جو کچھ ہو سو تمہیں ہو
ہم تم سے کسی بات کا دعویٰ نہیں کرتے

ثابت قدمیٔ عشق کی اُن کو بھی ہو ثابت
وہ ظلم اگر کرتے ہیں بے جا نہیں کرتے

رسوائیٔ عاشق میں ہے بدنامیٔ معشوق
تنہا وہ جہاں میں ہمیں رسوا نہیں کرتے

کیوں چھیڑتے ہو حسرتؔ دیوانہ کو دن رات
عاقل کبھی دیوانہ کو چھیڑا نہیں کرتے

(۵۱)

اے دلِ مجنوں تجھے کیا چاہیے
کچھ نہیں دیدارِ لیلیٰ چاہیے

اے خیالِ روئے جاناں تُو تو آ
کچھ تو جینے کا سہارا چاہیے

چاہنے والا کہیں ملتا بھی ہے
چاہنے والے کو چاہا چاہیے

چہرۂ محبوب سے اٹھا نقاب
حال اب محفل کا دیکھا چاہیے

یہ محبت کا طریقہ ہے عجیب
چاہنے والے سے پردا چاہیے

کیا ڈراتے ہو گناہوں سے مجھے
بخشنے والے کو حیلہ چاہیے

رات دن کہتے ہیں ہم یا رَبَّنا
وہ کہے بندہ تو پھر کیا چاہیے

وہ نہ آئے ہیں نہ آئیں گے مگر
آرزو میں ان کی مرنا چاہیے

جان دینے کا محبت نام ہے
عشق کرنے کو کلیجہ چاہیے

آپ کے دامن کا وابستہ ہوں میں
غیر جو ہو اس سے پردہ چاہیے

وقتِ آخر حسرتؔ بیچارہ کے
روبرو حضرتؒ کا چہرہ چاہیے

(۵۲)

الٰہی کیا کہوں دل میں مرے کیا حشر برپا ہے
ہجومِ شوق بھی اک محشرستانِ تمنا ہے
ہوا یہ اَیْنَمَا کُنْتُمْ سے عارف کو اشارہ ہے
رُخِ محبوب پر وہمِ خودی کا ایک پردہ ہے
جہاں تھا میں وہیں تھا وطن ہی میں سفر میرا
تعجب خیز میرا ماجرا ہے حیرت افزا ہے
توقع کچھ نہیں مجھ کو نہ نکلا ہے نہ نکلے گا
مرا مقصد غریقِ لجّۂ خونِ تمنا ہے
نشانِ بے نشانی ہوں، کمالِ بے کمالی ہوں
مری ہستی الٰہی حیرت آبادِ تماشا ہے
نہ بطلانِ حقائق حق، نہ باطل شرک کردن حق
نہ میری نیستی حق اور نہ ہستی حق تو پھر کیا ہے
بقدرِ وسعِ آئینہ ہوا آئینہ گر ظاہر
بنا کر آئینہ خانہ وہی محوِ تماشا ہے
نہ دنیا کی مجھے حاجت نہ عقبیٰ سے مجھے مطلب
الٰہی تیری ہی خاطر مرا جینا ہے مرنا ہے
خنک وابستگی پابندگی اے حسرتِ عاجز
یہی ایمان میرا ہے، یہی عرفان میرا ہے

(۵۳)

توہم ہے تو ہم ہے نہ قلت ہے نہ کثرت ہے
نہ سمجھیں یہ تو حیرت ہے جو سمجھیں یہ تو حیرت ہے
بہت نزدیک ہے مقصد ادھر دیکھو ادھر دیکھو
کدھر تم دیکھتے ہو کس طرف روئے ارادت ہے
حجابِ دیدۂ مجنوں، خیالِ روئے لیلیٰ ہے
اگر ابطال باطل ہو تو تحقیقِ حقیقت ہے
بنائے زندگانی پایۂ غفلت پہ قائم ہے
اگر سچ پوچھئے غفلت نشانِ شانِ رحمت ہے
طلب محبوب کی لازم اور اس کی درد مجبوری
خیالِ فرقتِ محبوب ہی پھر وجہِ فرقت ہے
وصالِ یار اچھا ہے نہ ہوتا یہ تو بہتر تھا
وصالِ یار کی صورت میں بھی فرقت کی صورت ہے
اسیرِ دامِ گیسوئے محبت آپ اپنا ہوں
جو نسبت غیر ہے وہ بستۂ زنجیرِ نسبت ہے
جسے دیکھو ہے دل دادہ جمال و حسنِ لیلیٰ کا
مگر ناداں کوئی اور کوئی دانائے حقیقت ہے
کوئی مجنوں صفت ہے اور کوئی لیلیٰ شمائل ہے
نہاں ہر ذرۂ اکوان میں رمزِ محبت ہے
نہ چھوڑی دانش و بینش میں اس نے کچھ توانائی
فروغِ جلوۂ محبوب کیا ہے اک قیامت ہے
فقیرِ کج کلہ ہوں تختِ طاؤسی ہے دل میرا
صفا خلعت ہے میرا ملکِ معنی پر حکومت ہے
حقیقت کی طرف روئے ارادت پھیر اے حسرت
حقیقت یہ کہ یہ دنیا سراسر بے حقیقت ہے

(۵۴)

میری آنکھوں میں اُن کی صورت ہے　　میرے سینے میں اُن کی اُلفت ہے
جس کا دل بستۂ محبت ہے　　وہ گرفتارِ صد مصیبت ہے
دل بھر آیا تو رونے بیٹھ گئے　　کچھ تو رونے سے دل کو راحت ہے
لذتِ درد پر میں جیتا ہوں　　کونسی مجھ کو اور راحت ہے
بابِ وحدت کا بن گیا درباں　　وہمِ باطل بھی کیا قیامت ہے
ابھی اُلفت میں تم نے دیکھا کیا　　جانِ من ابتدائے الفت ہے
روز جیتا ہوں روز مرتا ہوں　　میرے حصہ میں تازہ آفت ہے
تیرے قربان اے خیالِ حبیب　　تو ہی سرمایۂ مسرت ہے
آپ کے مثل گر نہ مانو برا　　میری آنکھوں میں ایک صورت ہے
جانے والو ذرا بتا دینا　　کونسی منزلِ اقامت ہے
اک ہم آہنگی سب میں ہے موجود　　جو سراغِ رہِ حقیقت ہے
نکل آئے گی صورتِ محبوب　　دل مرا پردۂ حقیقت ہے
خلشِ آرزو نہیں باقی　　لاکھ راحت کی ایک راحت ہے
بعد مرنے کے وہ ملیں تو ملیں　　کوئی باقی نہ اور صورت ہے

نہ کھلا رازِ زندگی حسرت
زندگی اک طلسمِ حیرت ہے

(۵۵)

دور جب تک رہے ہم بادلِ ناشاد رہے　　پاس ہم تختۂ مشقِ ستم ایجاد رہے
جو گزر جاتی ہے سر پر سے گزر جانے دے　　اپنے لب پر نہ کبھی شکوۂ بیداد رہے
رابطہ باقی رہے محبوب و محب میں ہر دم　　ہم ستم کش رہیں اور وہ ستم ایجاد رہے
میکدہ سے ترے خالی نہ پھرا بادہ گسار　　تو سلامت رہے اور میکدہ آباد رہے
نہ ٹھکانہ ہے ہمارا نہ کوئی جائے قرار　　عمر بھر راہِ طلب میں تری برباد رہے
ہوئی ہر ایک کی دو باتوں میں حل مشکل　　تری نسبت سے جہاں ہم رہے استاد رہے
دل کسی سے نہ لگا دست فشاں سب سے رہے　　عمر بھر قیدِ تعلق سے ہم آزاد رہے

جان دی حسرتِ شیدا نے ترا لے کر نام
تجھ کو اس چاہنے والے کی بھی کچھ یاد رہے

(۵۶)

للہ سمجھ کہ کون تو ہے　　کیوں غیر کی تجھ کو جستجو ہے
بے فائدہ غیر کی شکایت　　اپنا ہی عمل تو روبرو ہے
اپنا سمجھو تو غیر ہے دوست　　سمجھو بیگانہ تو عدو ہے
دونوں ہیں محو در خود نمائی　　آئینہ ان کے روبرو ہے
زخمی کہیں ہو نہ دستِ قاتل　　وہ حصل رگِ گلو ہے
پیوند زمیں ہیں آرزوئیں　　دل میں مرے کیا ہے ایک ہُو ہے
بلبل کیوں گل پہ مر رہا ہے　　یارب یہ کس کا رنگ و بو ہے
ساقی کے کرم سے کیا نہیں ہے　　ساغر ہے صراحی ہے سبو ہے

ہنگامۂ مرگ میں بھی یارب
حسرت کی نظر سوئے غلو ہے

(۵۷)

آرزوئے وصلِ جاناں دل میں ہے
یار اب تک پردۂ حائل میں ہے

میری جو لیلیٰ ہے میرے دل میں ہے
ساربان پھر کیا ترے محمل میں ہے

آرزوئے زندگی ہرگز نہیں
موت لیکن قبضۂ قاتل میں ہے

قافلہ والو ذرا یہ تو کہو
میری لیلیٰ کون سی محمل میں ہے

آپ خود اچھی طرح ہیں جانتے
کیا بتائیں آرزو کیا دل میں ہے

ترک مے اور میں! نہ ہوگا یہ کبھی
مے پرستی میرے آب و گل میں ہے

اے شترباں دیکھ آہستہ چلا
ساتھ اس کے دل مرا محمل میں ہے

جانِ حسرت لے کے شاید جائے گا
اے خیالِ دلربا کیا دل میں ہے

(۵۸)

ہائے کیا شکل تو نے پائی ہے
کہ خدائی تری فدائی ہے

آدمی آدمی سے ملتا ہے
تم ملو گر تو کیا برائی ہے

ہے ہماری طرف خدائے کریم
اُن کی جانب اگر خدائی ہے

وہ ہیں اور ہم نشینیِ اغیار
ہم ہیں اور آفتِ جدائی ہے

کبھی دو بار اک ستم نہ کیا
بے وفائی میں بے وفائی ہے

رہی باقی نہ اپنی کچھ حاجت
کیا فقیری میں بادشاہی ہے

دیکھ کر اس نے چھوڑ دی چلمن
یہ بھی اک طرزِ دلربائی ہے

دوست دشمن نے داد دی حسرت
شعر میں تیرے کیا صفائی ہے

(۵۹)

بزرگوں کی صحبت بڑی چیز ہے
بزرگوں کی نسبت بڑی چیز ہے

میں ناچیز ناچیز میرے عمل
تمہاری عنایت بڑی چیز ہے

ہے اس پر مدارِ جزائے عمل
یہ اخلاصِ نیت بڑی چیز ہے

ہے شیرازہ بندِ ہمہ کائنات
یہ کثرت میں وحدت بڑی چیز ہے

نہ محمود باقی نہ باقی ایاز
کمالِ محبت بڑی چیز ہے

وہی ہو کے آخر رہے گا ضرور
تقاضائے فطرت بڑی چیز ہے

فرشتوں کو ہے گرچہ قربت نصیب
یہ تاجِ خلافت بڑی چیز ہے

محبت پہ قائم ہے سارا جہاں
محبو! محبت بڑی چیز ہے

غنی دل ہے گو ہاتھ میں کچھ نہیں
یہ کنزِ قناعت بڑی چیز ہے

ہر اک جائے ہم باکرامت رہے
محمدؐ کی نسبت بڑی چیز ہے

صداقت ہے مردانِ عالم کا وصف
عزیزو! صداقت بڑی چیز ہے

خدا کا ہوں بندہ نبیؐ کا غلام
یہ حسرت کی نسبت بڑی چیز ہے

(۶۰)

تو اور نہیں، میں اور نہیں، اپنے سے پردہ کون کرے
یہ سارے کرشمے میرے ہیں، پھر خود سے پردہ کون کرے

جو ہونا ہے وہ ہوتا ہے، جو ملنا ہے وہ ملتا ہے
جب اس کا ارادہ چلتا ہے پھر اپنا ارادہ کون کرے

دل اپنا کسی کو کیوں دینا کیوں ہوش و خرد کو کھو دینا
کیوں روز و شب رونا دھونا اور اپنا تماشا کون کرے

ہم وصل کی خاطر جیتے ہیں اور رنج و مصیبت سہتے ہیں
مرنے پہ ٹھہرا جب ملنا، جینے کی تمنا کون کرے

یہ کھیل نہیں ہے الفت ہے، جو منبع درد و مصیبت ہے
دل میں اک آگ فروزاں ہے اس آگ کو ٹھنڈا کون کرے

جب اچھے خاصے رہتے ہیں اور کھاتے پیتے رہتے ہیں
پھر شکل کسی کی کیوں دیکھیں اور درد کو پیدا کون کرے

کیا چیز ہے اے حسرت دولت کیا چیز ہے دنیا کی عزت
جب غوث کا دامن ہاتھ میں ہے پھر اور تمنا کون کرے

(۶۱)

حسن آفت نہیں تو پھر کیا ہے　　عشق ذلت نہیں تو پھر کیا ہے
خلشِ آرزو نہیں دل میں　　عینِ راحت نہیں تو پھر کیا ہے
بھول جانا تمام وعدوں کو　　ان کی عادت نہیں تو پھر کیا ہے
ایک حاجت ہو دوسری پہ تمام　　یہ مصیبت نہیں تو پھر کیا ہے
ہم کو الفت ہے ان کو نفرت ہے　　اپنی قسمت نہیں تو پھر کیا ہے
اپنی صورت دکھا کے چھپ جانا　　یہ قیامت نہیں تو پھر کیا ہے
کون تھا جانتا مجھے پہلے　　تیری نسبت نہیں تو پھر کیا ہے
لٹکے زیر و لٹکے بالا　　اپنی ثروت نہیں تو پھر کیا ہے
مرضِ عشق، پھر بھی ہم زندہ　　یہ کرامت نہیں تو پھر کیا ہے
ہجر آبادیٔ دل ویراں　　ان کی صورت نہیں تو پھر کیا ہے
خواب میں گاہ گاہ آتے ہیں　　یہ عنایت نہیں تو پھر کیا ہے

پاس رہ کر نظر نہیں آتا
عینِ حسرت نہیں تو پھر کیا ہے

(۶۲)

وہ اپنے فضل سے عاشق کو سرفراز کرے   کہ پامال کرے یا شہید ناز کرے
اُسے تو شاہ و گدا ایک ہی نظر آتے   جنونِ عشق میں کیا خاک امتیاز کرے
بڑھیں گی لاکھوں تمنائیں بہرِ استقبال   اگر ہماری طرف وہ خرام ناز کرے
دلِ عزیز کو اپنے نثار کر ڈالوں   اگر وہ میری طرف اک نگاہِ ناز کرے
پڑا ہوا مرا سر خاکِ بندگی پر ہے   خدا قبول مرا سجدۂ نیاز کرے
جنونِ عشق کا دورہ ہو ختم دورہ پر   خدا جنوں کا یوں ہی سلسلہ دراز کرے
کبھی نہ لفظِ محبت زبان پر لائے   جو اپنی جان کے دینے سے احتراز کرے

بلا سے جان کے لالے ہی اپنے پڑ جائیں
مگر وہ میری طرف اک نگاہِ ناز کرے

(۶۳)

مرآۃِ تجلی دل ہی تو ہے   لیلیٰ کا یہ محمل ہی تو ہے
کیا سوچ کے تم نے محبت کی   دیکھو آگے مشکل ہی تو ہے
سب چھوڑ کے ایک کے ہو جانا   یہ سخت کٹھن منزل ہی تو ہے
جس نے مجھے لاکے پھنسا ہی دیا   فریاد! وہ میرا دل ہی تو ہے
اک آن سکون نہ ہو جس سے   کمبخت وہ دردِ دل ہی تو ہے
جس نے مجھے دکھلا کر مارا   یہ آنکھ مری قاتل ہی تو ہے

حسرت کی جھولی خالی ہے
مانگے گا نہ کیوں سائل ہی تو ہے

(۶۴)

جلوہ گر گھر میں اگر خسروِ خوباں ہو جائے   تو ضیا پاش مرا کلبۂ احزاں ہو جائے
نہ رہے درد کو باقی ہوسِ افزونی   درد بڑھ جائے اگر حد سے تو درماں ہو جائے
نورِ حسنِ رخِ محبوب ہی اک پردہ ہے   کون دیکھے گا جو خورشید درخشاں ہو جائے
مجھ کو تو دامنِ رحمت میں چھپا لے ایسا   اوڑھنا اور بچھونا ترا داماں ہو جائے
حوصلے دل کے بڑھیں تیرے عطایا جو بڑھیں   تیری بخشش سببِ وسعتِ داماں ہو جائے
ہو عدم غرقِ عدم رازِ حقیقت جو کھلے   نیستی ہستی بنے اور نہیں ہاں ہو جائے
آئے توحید تو باقی نہ رہے شر ہرگز   سامنے کفر بھی آ جائے تو ایماں ہو جائے
پھونک اے آتشِ دل مجھ کو بنا تودۂ خاک   شعلۂ طور چراغِ تہِ داماں ہو جائے
تجھ کو اے غارتِ ایمان و خرد دیکھے کون   سامنے تیرے جو آ جائے وہ حیراں ہو جائے

لوحِ ہستی سے مٹے نام و نشانِ حسرت
آتشِ عشق و محبت جو فروزاں ہو جائے

(۶۵)

کوئی یہ ذرا بتادے میں چلا کدھر کہاں سے
میں کبھی پہنچ سکوں گا میں چلا ہوں جس مکاں سے

میں بیانِ دردِ فرقت کروں کس طرح زباں سے
مجھے کب ہے اتنی فرصت مرے نالہ و فغاں سے

مرے دل کی بے قراری سے نجات کون دے گا
ہے امید کچھ ذرا سی مجھے مرگِ ناگہاں سے

مرے دل میں بس گئے ہو تو پھر آؤ سامنے بھی
یہ عجب طرح کا چھپنا تمہیں آگیا کہاں سے

اے خیالِ رُوئے جاناں مری جان تجھ پہ قرباں
کیا بے نیاز تو نے مجھے فکرِ دوجہاں سے

مجھے خنجرِ جفا سے تو جو پارہ پارہ کردے
تو کبھی نہ نکلے اُف تک بخدا مری زباں سے

مجھے خاک ہی کرے گی یہ جلا کے اک نہ اک دن
تھی یہی امید مجھ کو مری سوزشِ نہاں سے

"مجھے خاک میں ملا کر مری خاک بھی اڑادے
ترے نام پر مٹا ہوں مجھے کیا غرض نشاں سے"

مجھے کیا سمجھ رکھا ہے میں نشانِ بے نشاں ہوں
کہ پتہ ملے گا حسرت تمہیں میرے ہی نشاں سے

(۶۶)

آج وہ بے نقاب ہوتا ہے
دیکھیں کیا انقلاب ہوتا ہے

عاشقی کیا ہے اک گناہِ عظیم
زندگی بھر عذاب ہوتا ہے

بام پر بے نقاب آتے ہیں
مطلع آفتاب ہوتا ہے

جان دینے کے واسطے عاشق
دیکھیں کون انتخاب ہوتا ہے

ان کا بچپن یہ ہم سے کہتا ہے
دیکھیں کیسا شباب ہوتا ہے

دل تو دیتے ہیں پر نہیں معلوم
کیا حساب و کتاب ہوتا ہے

عشق کی کون قدر کرتا ہے
بے کسوں پر عتاب ہوتا ہے

آج دنیا میں جو گزرتا ہے
کل وہی ایک خواب ہوتا ہے

زندگی اک خیال ہے حسرت
جس طرح کوئی خواب ہوتا ہے

(۶۷)

رات دن کے غمِ نہانی سے　　آ گئے تنگ زندگانی سے
زندگی ایک چلتا سایہ ہے　　دل لگاتا نہ دارِ فانی سے
دل کا آنا کسی پری اوپر　　کم نہیں مرگِ ناگہانی سے
نہ رہیں دل میں کچھ تمنائیں　　عشق کی دل پہ حکمرانی سے
دیکھنے والے نے تو دیکھ لیا　　کیا ہوا ان کی لن ترانی سے
ماجرائے فراق سن کے کہا　　ہم تو اکتا گئے کہانی سے
اپنے محبوب سے ہے ہم کو کام　　کام رلیجہ سے ہے نہ رانی سے
ماسوا کی خبر نہیں کچھ بھی　　مست ہوں جامِ ارغوانی سے
نیستی میں ظہورِ ہستی ہے　　یعنی باقی ملا ہے فانی سے
بے نشاں کا نشان مل ہی گیا　　ہم کو خود اپنی بے نشانی سے
ہم کو مرنے سے مل گیا جو ملا　　خضر کو عمرِ جاودانی سے
رحمتِ حق بہانہ می جوید　　بخش دیتا ہے مہربانی سے

مطلع ثانی

روز کی اُن کی لن ترانی سے　　دل ہوا تنگ زندگانی سے
کہیں دنیا میں لگ نہ جائے آگ　　شعلۂ آتشِ نہانی سے
اور جینے کی آرزو نہ رہی　　سیر ہیں اپنی زندگانی سے
کام کا کچھ نہیں ہوں میں یارب　　بخش دے اپنی مہربانی سے
یـا حَبِیْبَ الْاِلٰـہِ اَدْرِکْنِیْ　　ہو نجات اس غمِ نہانی سے

کرلیا رام تم نے اے حسرت
سننے والوں کو خوش بیانی سے

(۶۸)

تجھ پہ قربان جان ہے پیارے　　واہ کیا تیری شان ہے پیارے
فی الحقیقت ہے کون تیرے سوا　　غیر وہم و گمان ہے پیارے
اپنے گھر کو تو آ کے کر آباد　　دل تو تیرا مکان ہے پیارے
میں تو آوارۂ محبت ہوں　　لامکانی مکان ہے پیارے
گر نہ ہو یہ تو مر ہی جاؤں گا　　غمِ دل میری جان ہے پیارے
جس کو ہو اعتراف عجز و قصور　　اس کا کیوں امتحان ہے پیارے
اپنا چہرہ دکھا کے قتل کرو　　مفت کیا میری جان ہے پیارے

کچھ نہ حسرت کا ماجرا پوچھو
غم کی اک داستان ہے پیارے

۵۔ نظم

	صفحہ
۱۔ مرآۃ الحقائق (حکیمانہ مضامین)	119
۲۔ مسدس (معرفت الٰہی)	126
۳۔ دورِ حاضر (شہر آشوب)	130
۴۔ پند و نصائح	134
۵۔ تحفۂ اطفال یا حکمت کے موتی (بچوں کی نظمیں)	136
۱۔ میں تو مسلمان ہوں	136
۲۔ تسمیہ	137
۳۔ حمد (۱)	137
حمد (۲)	137
۴۔ نعت	138
۵۔ اذان	138
۶۔ اقامت	139
۷۔ سورۂ فاتحہ	139
۸۔ سورۂ اخلاص	139
۹۔ احکام اسلام	139
۱۰۔ نصیحت	140

مرآۃ الحقائق

(حکیمانہ مضامین)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ فاتحہ

نام خدا میں برکت ہے — جو بالطف و رحمت ہے
میرا خدا باعظمت ہے — جس کی اعلیٰ قوت ہے
سارے عالم کا رب ہے — سب پر اس کی رحمت ہے
روزِ جزا کا مالک ہے — جس کا نام قیامت ہے
اپنے مالک سے مانگو — جو کچھ تم کو حاجت ہے
ہم کو سیدھی راہ چلا — جس میں تیری ہدایت ہے
ان لوگوں کی راہ چلا — جن پر تیری عنایت ہے
راہ سے گمراہوں کی بچا — جن پر تیری لعنت ہے

معارفِ علم

علم ہی رازِ حقیقت ہے — علم ہی رمزِ حکمت ہے
علم صحیح اک نعمت ہے — جس پہ مدارِ عقیدت ہے
علم کا ہم پر ہے فیضان — اور ہے کیا جو حقیقت ہے
ہر اک حس سے آتی ہے — روح کو علم کی صورت ہے
علم ہمارا کام نہیں — وہ تاثیرِ قدرت ہے
عالم روحِ مجرد ہے — غیر میں اس کی جہالت ہے
حسِ ظاہر سے ہوتی — حال کی معلومیت ہے
تحت فنا ہے ہر دم جسم — باقی علم کی حالت ہے
لافانی غیر فانی — یہ تو صاف ہدایت ہے

سارے تماشے علم کے ہیں　　　علم ہی رنج و راحت ہے
سب کچھ حق لیکن حسرت　　　اصل خدا کی عنایت ہے
تبع نبیؐ و روشن دل　　　صوفی عالی ہمت ہے　　　اقسامِ حکمت

تبع نبیؐ باعقل سلیم　　　اہل کلام و ملت ہے
صاحب کشف و خودمختار　　　جس میں اشراقیت ہے
صاحب عقل و خودمختار　　　فلسفی بے وقعت ہے

سوفسطائی کہتا ہے　　　جو ہے غیر حقیقت ہے　　　فلسفۂ سوفسطائی
جانِ حقائق ثابت ہیں　　　منشاء سب کا وحدت ہے
صادق جس کا منشاء ہو　　　کاذب غیر حقیقت ہے　　　وجودِ حقیقی
کون وحصول ہے عقلی بات　　　اصل وجود حقیقت ہے　　　مابہ الموجودیت
نیست بھلا کیا ہوگا ہست　　　باطل قلب حقیقت ہے
محض عدم ہوگا کیوں کر　　　جو ہے اس میں اضافت ہے
اول و آخر ہست ہی ہے　　　جو ہے اس کی صورت ہے
بود کو اشیا عارض ہیں　　　حاصل کثرت وحدت ہے
خارج میں ہے اصل وجود　　　علم میں ساری خلقت ہے
ممکن کا بالعرض وجود　　　ہستی حق ہی حقیقت ہے
باطل ہوتا ہے معلوم　　　مخفی اصل حقیقت ہے
مجمل لیتا ہے تفصیل　　　وحدت سے سب کثرت ہے
پہلے ہم تھے وحدت میں　　　اب تو ہم میں وحدت ہے
مطلق وحدت سب سے عام　　　جس میں وحدت و کثرت ہے
احدؔ وحدت اور واحد　　　روح و مثال و شہادت ہے

ذات و وصف و فعل و اثر　　　منشا سب کا وحدت ہے　　　ذات وصفات
ذات جسے عارض ہو صفت　　　ذات وصفت اسمیت ہے
ذات وصفت ہیں فہم میں غیر　　　منشا میں عینیت ہے
شعر ہے جب سے شاعر ہے　　　حادث اس کی قرأت ہے
بعض صفات حقیقی ہیں　　　بعض میں ہوتی اضافت ہے
بعض صفات مرکب ہیں　　　بعض میں ہوتی بساطت ہے
علمؔ و حیاتؔ و سمعؔ و بصرؔ　　　قولؔ و ارادہؔ قدرتؔ ہے　　　امہات الصفات
غفلت ہے بے سمجھے کام　　　سمجھ کے کرنا حکمت ہے
بدنظمی بھی جہل ہی ہے　　　نظم میں پیدا رحمت ہے
عین ثابت ہے معلوم　　　غیر ہر اک کی طبیعت ہے　　　عین ثابتہ
فیضِ اقدس سے معلوم　　　جعل ہے جس کو بساطت ہے
کن سے پہلے جو کچھ ہے　　　وہ مافوق القدرت ہے　　　معیار
ترتیب اعیاں میں ظہور　　　عین قدر و قسمت ہے　　　تقدیر
غیر مبدل ہے مبرم　　　بدل معلق قسمت ہے
علم الٰہی ام کتاب　　　غیر مبدل حالت ہے
ہوتی مثال میں ہے تغییر　　　کیوں کہ زریں صورت ہے

وہی نمایاں ہوتا ہے　　　جس کی جیسی فطرت ہے
علم جہاں پر غور کرو　　　جو ہے عین حکمت ہے
دیتا ہے ہر اک کو حکیم　　　جس کی جیسی لیاقت ہے
قدر وسیع آئینہ　　　ظاہر ہوتی صورت ہے
اجزا کے احکام ہیں اور　　　کل کی اور علامت ہے

عین سے جب کُن ملتا ہے　　حادث ساری خلقت ہے　　ربط حادث
کُن سے روح بنی سب کی　　پیچھے مثال و شہادت ہے
یعنی صورت کو ہے مثال　　روح جو ہے بے صورت ہے

تحتِ زمان و زن و بعد　　جسم کی یہ تو علامت ہے
کشفِ مثالی میں تبدیل　　ہوتی وصف سے صورت ہے
ذات و ہستی جدا جدا　　حکم اہلِ شہادت ہے
سب کے حقائق علم میں ہیں　　ایک وجود اور کثرت ہے
ایک ہی ذات حقیقی ہے　　عین وجود حقیقت ہے
ماضی و مستقبل ہیں عدم　　جو ہے حال کی ساعت ہے　　زمان
ماضی و حال و مستقبل　　بہر زمان و خلقت ہے
قبلِ کُن تو سرمد ہے　　دہر تو قبلِ شہادت ہے　　دہر و سرمد
فیضِ مقدس دیتا ہے　　عین کی جیسی طبیعت ہے　　فیضِ مقدس
ہر دم ہے امدادِ وجود　　جس سے ساری جدّت ہے　　عالم شہادت
كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ　　ہر دم تازہ جلوت ہے
واں کمال و جمال ملے　　یہی تو وجہِ خلقت ہے
میری مجبی میں تجلّی　　یار کی محبوبیت ہے　　محبوب و محب
میں بھی نکلا کام ہی کا　　مجھ میں مرآتیت ہے
فقیرِ گدایاں سے ظاہر　　ہوتی جود و سخاوت ہے
خیر سے خیر ہی ہوتا ہے　　بدفہمی میں شرارت ہے

شریت سب عدم سے ہے　　ہست میں سب خیریت ہے　　خیر و شر
فہم میں جو شر آتا ہے　　مرجع اس کا اضافت ہے

ظاہر خیر و شر سب کا　　کرتا رب العزت ہے　　خلق و کسب
برا بھلا ہم کرتے ہیں　　منشاء کیونکہ طبیعت ہے

قبلِ ارادہ ہیں مجبور　　بعدِ ارادہ قدرت ہے　　جبر و قدر
کاملِ علت ہے عاجز　　ناقص میں کچھ قدرت ہے
کلّیہ جہاں میں عاجز ہیں　　جزئی طور سے قوت ہے
مصلح ہادیِ دنیا ہے　　سحر خیالی قوت ہے　　مصلح و ساحر
عقل سے پیدا فلاسفی　　دین پہ وحی و رسالت ہے　　فلسفی و رسول
تابعِ پیغمبر ہے ولی　　اس کو خدا سے کرامت ہے　　ولی
مرضی و نامرضیِ خدا　　ظاہر کرتی رسالت ہے　　رسالت
دینِ محمدؐ ہے توحید　　سارے جہاں کو دعوت ہے
ایک خدا کو سب پوجیں　　سرِّ ختمِ نبوت ہے

وجہِ اعجازِ قرآں　　حضرت کی اُمیّت ہے　　اعجاز القرآن
ماضی و مستقبل کی خبر　　مملو جس میں صداقت ہے
زیر و زبر کا فرق نہیں　　کیا قرآں کی حفاظت ہے
سارے منتر ہوگئے ہیچ　　کیسی اثر میں قوت ہے
کمی زیادت اور تغییر　　ناممکن وہ بلاغت ہے
نغمہ اور الفاظِ سلیس　　نیز کمالِ فصاحت ہے

پست و بلند نہیں اس میں   ایک ہی اس کی حالت ہے
جس نے دیکھا قرآں کو   وہ تو محوِ حیرت ہے
اسلوبِ قرآن ہے اور   اور حدیث کی حالت ہے
شانِ خدائی ظاہر ہے   لہجہ میں کیا سطوت ہے
سب سے بڑھ کر ہے تعلیم   جو مقصودِ رسالت ہے
قرآں نے سب دینوں میں   کچھ نہیں چھوڑی وقعت ہے
کرتے دھرم کی ہیں اصلاح   جس میں قرآنیت ہے
سارے جہاں کو کردیا زیر   کیا قوت کیا عظمت ہے

خالی جاتا کب ہے کام   صرف تغیرِ صورت ہے   قیامت و دوزخ
سب کا بدلہ لازم ہے   دوزخ ہے یا جنت ہے
با امید و در دریافت   اہلِ قبر کی حالت ہے
تم پر اہلِ قبور سلام   جلد ہماری معیت ہے
علمِ شہود ہے بن جاتا   جس دم ہوتی قیامت ہے
جو کرنا ہو یاں کرلو   ورنہ پیچھے ندامت ہے
نسبت سے ساری عزت ہے   اچھی صحبت نعمت ہے   شیخ
دیکھ سمجھ کر دینا ہاتھ   ورنہ آگے ندامت ہے
غیر سے جو کردے آزاد   لازم اس کی صحبت ہے
مُرشد سب کا ہے معیار   اس میں شانِ ہدایت ہے
ایک ہی مرکز پر جم جا   اس میں زورِ ہمت ہے
سب کچھ ملتا ادب سے ہے   سوءِ ادب میں آفت ہے
توبہ توکل اور تقویٰ   صبر و رضا بہ مشیت ہے

توحید و اخلاص ہیں اصل   شرکِ خفی میں لعنت ہے
ہے شاہ بے تخت وکلاہ   جس کے دل میں قناعت ہے
صبر کرو گر مشکل میں   آخر فتح و نصرت ہے
بڑے چچا☆ کا ہے بیٹا   جس میں اگر شخصیت ہے
اپنی خواہش دور کرو   بہتر ترکِ شہوت ہے
جو ہوتا ہے اچھا ہے   اپنی اپنی قسمت ہے
دیتا ہے ہر اک کو حکیم   جس میں اس کی حکمت ہے
نمک حرامی آقا کی   غیر سے عرضِ حاجت ہے
دشواری سے جاتا ہے   حُبِّ جاہ قیامت ہے
چھوٹی بات ہے چھوٹے کی   بڑے میں ہے جو عظمت ہے
"دل بیار و دست بہ کار"   یہ خلوت در جلوت ہے   سلوک
دل میں خلق اور خلق سے دور   ناقص رہبانیت ہے
یادِ خدا سے نورِ خدائی   غفلت عین ظلمت ہے
اپنے نبیؐ پر پڑھو درود   اس سے پیدا نسبت ہے
جن اسماء کا ورد کریں   ویسی آتی حالت ہے
وہ آیت وہ اسم پڑھو   تم میں کم جو قوت ہے
نامِ خدا اور بہرِ غرض   یہ تو سخت حماقت ہے
مال پرستی اور انساں   جس میں شانِ خلافت ہے
حبسِ دم ہے محویت   جہر سے جوشِ محبت ہے
ہر دم کا ہے ایک عمل   بے فہمی میں خسارت ہے
کام کرو یا بات کرو   کرو وہی جو ضرورت ہے
صوفی جو ہو ابن الوقت   وقت بہت لاقیمت ہے

☆ یعنی شیطان

باتوں سے کیا ہوتا ہے　　عمل سے سب کچھ عزت ہے
عمل ہو کیوں کر قیمتِ یار　　عمل کے ساتھ عنایت ہے
تم ہو خدا سے گر راضی　　سمجھو اس کی عنایت ہے
بہرِ ظہورِ وصفِ خدا　　تم کو دُعا کی ضرورت ہے
پوچھ کے ہر دم کام کرو　　یہی کمالِ عبادت ہے
سب سے مقدم حکمِ نبیؐ　　کیونکہ وہ باعصمت ہے
قربِ نوافل اچھا کام　　جس میں اپنی مشیت ہے　　قرب نوافل و فرائض
قربِ فرائض گر پوچھو　　اپنا ترکِ ارادت ہے
ترکِ ارادی او رہے شئے　　اور ہی ترکِ ارادت ہے
حسبِ تقاضا کام کریں　　یہی کمالِ حکمت ہے
حسنِ عمل ہے وجہِ ثواب　　عرفاں وجہِ قربت ہے
خوف کو خوف نہیں لیکن　　وجہِ تعلق محبت ہے
ترکِ عادت میں اپنی　　مخفی خرقِ عادت ہے　　خرق عادت
دیکھا بے شک کیا دیکھا　　اس کی کتنی وقعت ہے　　کرامت
کھیل تماشا لاحاصل　　مقصد اصلِ حقیقت ہے
قدم بڑھاتے ہی رہنا　　مرد ہے جو باہمت ہے
اپنی فکر مدام رہے　　فکرِ غیر مصیبت ہے
عشق اللہ اور یاد اللہ　　یہی ہماری دولت ہے　　یادِ الٰہی
سارے جہاں کو جاوگے بھول　　یاد میں ایسی لذت ہے
خود فہمی ہے خدا فہمی　　یہی تو بابِ حقیقت ہے
کونسی شئے آدم میں نہیں　　وہ تو طلسمِ حیرت ہے
پست خیالی ہے پستی　　بالا بینی رفعت ہے

طلب تمہاری بے حد ہو　　لاتحصٰی جب جلوت ہے
فتح شکست میں ہے اپنی　　پستی عین رفعت ہے
ظاہر کرنا اپنا قصور　　لازمۂ عبدیت ہے
جس کا ہے اس کو دے دے　　واجب ردِّ امانت ہے
جو اوّل تھا آخر ہو　　یہی کمالِ ارادت ہے
باطل کا اُڑجائے رنگ　　آئے نکل جو حقیقت ہے
فعل و وصف و ذات فنا　　ہوں تو پھر عبدیت ہے
عبدیت ہی سے ملتا　　تم کو تاجِ خلافت ہے
سب سے بہتر ہے اللہ　　جس کی ساری خلقت ہے
دیکھنے والے کی خاطر　　ناٹک میں سب حرکت ہے
ناٹک میں جو کام کریں　　ان کو ملتی اُجرت ہے
خلق کی خدمت کرو سدا　　خدمت میں سب عزت ہے
کام کا ثمرہ ملتا ہے　　جس کی جیسی نیت ہے
اس کی خاطر کام کریں　　اس کا نام طریقت ہے　　طریقت
باطل کو باطل سمجھیں　　عرفان اور حقیقت ہے　　حقیقت
ہر ایک کا حق ادا کریں　　یہی طریق شریعت ہے　　شریعت
سب کو آگ لگا بیٹھیں　　کارِ عشق و محبت ہے　　محبت

فرض ہے اے حسرتؔ تسلیم
اس میں راہِ سلامت ہے

مُسدّس

(معرفتِ الٰہی)

کہیں مہ جبینوں میں جلوہ فزا ہے   بہارِ جوانی و ناز و ادا ہے
کہیں سرفروشوں میں صورت نما ہے   گرفتارِ ہر گونہ رنج و بلا ہے

یہ سب روپ تیرے تو بہروپیا ہے
تو ہر رنگ میں رہ کے سب سے جُدا ہے

کہیں شاہِ ذی شان و مجد و علا ہے   کہیں صاحبِ مال و جود و سخا ہے
کہیں ہاتھ میں لے کے کاسہ کھڑا ہے   نہ کھانا نہ پانی نہ برگ و نوا ہے

یہ سب روپ تیرے تو بہروپیا ہے
تو ہر رنگ میں رہ کے سب سے جُدا ہے

کہیں رنگِ گل میں ہوا شعلہ افشاں   ہوا ہے کہیں شکلِ غنچہ میں پنہاں
کہیں ہے عنادل سے سرگرمِ افغاں   پہن کر کہیں ہار پھولوں کے شاداں

یہ سب روپ تیرے تو بہروپیا ہے
تو ہر رنگ میں رہ کے سب سے جُدا ہے

تو رازِ ستمگاری آسماں ہے   تو پیکانِ ہر ناوکِ جاں ستاں ہے
ستمگار کا سارا زور و تواں ہے   ستم کش کی آہ و فغاں کا دھواں ہے

یہ سب روپ تیرے تو بہروپیا ہے
تو ہر رنگ میں رہ کے سب سے جُدا ہے

ہوا طفلِ ناداں کی صورت میں پیدا   طلب بن کے مادر کے سینہ سے لپٹا
عنایت محبت کا اک جوش اٹھا   ہوا شیرِ مادر میں تو ہی ہویدا

یہ سب روپ تیرے تو بہروپیا ہے
تو ہر رنگ میں رہ کے سب سے جُدا ہے

ملائک سے سجدہ کہیں لے رہا ہے   کہیں آگ میں گر کے ہنستا کھڑا ہے
کہیں مار کر نعرہ بے خود پڑا ہے   کہیں ٹکٹکی باندھے خود پا رہا ہے

یہ سب روپ تیرے تو بہروپیا ہے
تو ہر رنگ میں رہ کے سب سے جُدا ہے

دورِ حاضر

جدھر دیکھتا ہوں تبہ کاریاں ہیں　　دغا بازیاں ہیں ستم گاریاں ہیں
وفا چھپ گئی جا کے کنجِ عدم میں　　جدھر آنکھ اٹھاؤ جفا کاریاں ہیں
کہیں نام لطف و کرم کا نہیں ہے　　زیاں کاریاں ہیں دل آزاریاں ہیں
نہ ماں باپ میں حُبِّ اولاد باقی　　نہ اولاد میں ان کی دل داریاں ہیں
جہاں سے نکالا ملا مخلصی کو　　غرض ہی غرض کی طلبگاریاں ہیں
مقامِ صداقت ہے پرپشت عنقا　　کہ مکاریوں کی عملداریاں ہیں
ہوا و ہوس کی ہوا چل رہی ہے　　مظالم کی ہر سو شرر باریاں ہیں
دلِ سنگ دل میں ہے نارِ عداوت　　اگر سنگِ خارا میں چنگاریاں ہیں
گرفتار ہر اک ہے، ورنجِ درہم　　ملے گر نہ درہم تو بے زاریاں ہیں
کہیں نکتہ چینیں ہیں کہیں پھبتیں ہیں　　کہیں جھوٹ ہے اور دل آزاریاں ہیں
اگر ایک بھی لفظ سن لیں کسی سے　　تو اس پر قیامت کی گلکاریاں ہیں
بہت عقل سے ہو گئی ہے عداوت　　شب و روز یعنی کہ مے خواریاں ہیں
ہے اشراف سے اشرفی کو عداوت　　کمینوں کی ہر طرح دلداریاں ہیں
پتنگ اڑتے ہیں جس طرف کو ہوا ہو　　ہوا جس طرف ہے طرفداریاں ہیں
زر و زور اور علم سے عزتیں ہیں　　اگر یہ نہیں ہیں تو پھر خواریاں ہیں
نہ صنعت نہ حرفت نہ محنت نہ جدت　　تو افلاس ہے اور ناداریاں ہیں
زر و سیم سے شادیاں ہو رہی ہیں　　قرابت، شرافت سے بے زاریاں ہیں
سکتشن ہے نوشاہ کا سینما میں　　ہوئی دور شادی کی دشواریاں ہیں
نہ شوفر سے پردہ نہ بٹلر سے پردہ　　تو آیا کی بھی ناز برداریاں ہیں

اگر آپ کے باغ کا پھول سونگھیں　　برا کیا ہے یہ تو رواداریاں ہیں
اُدھر تم ہو خوش اور ادھر ہم بھی خوش ہیں　　یہ آزادی میں کیا مزیداریاں ہیں
ہر اک اپنی ماں کا ہے بیٹا یقیناً　　اب آگے خدا ہی کی ستاریاں ہیں
مسلمان عورت کا کافر سے رشتہ　　یہ کیا خواریاں ہیں یہ کیا خواریاں ہیں
حیا سوز ہے سینما کے تماشے　　تو قہرِ خدا کی شرر باریاں ہیں
بھلا ہیرلینوں میں کیوں کر چھپیں گی　　جو چہروں سے ظاہر سیہ کاریاں ہیں
یہ تہذیبِ حاضر کفن دین کا ہے　　فریبِ نظر جس پہ گلکاریاں ہیں
کٹی چوٹیاں سب کی فیشن کے ہاتھوں　　بس اب ناک کٹنے کی تیاریاں ہیں
ڈرامہ میں جب کام کرتے ہیں لڑکے　　تو کیا کیا زنانہ اداکاریاں ہیں
شجاعت جو تھا خاصہ مسلموں کا　　اب اس کے بھی جانے کی تیاریاں ہیں
یہ لیڈیز فیشن ملک کو کیا بچائیں　　جو پہنے ہوئے ریشمی ساریاں ہیں
یہ عورت نما کس طرح سے گھسیں گے　　جہاں چار جانب سے بمباریاں ہیں
بڑھو سلطنت پہ سے قربان ہونے　　حمیت کی گر دل میں چنگاریاں ہیں
جو ہو طالبِ موت، موت اس سے بھاگے　　جو بھاگے اسی کی گرفتاریاں ہیں
جو ہیں سربکف اور در دستِ شمشیر　　ان ہی کی خوشامد ہے دلداریاں ہیں
اگر پالیٹشن ہیں چلتون والے　　تو بجٹوں میں مخفی ریاکاریاں ہیں
زباں سے تو سب ٹھیک یو بولتے ہیں　　دلوں میں مگر سب کے مکاریاں ہیں
بظاہر تو جویا ہیں سب امن ہی کے　　حکومت سے در پردہ غداریاں ہیں
مربی بیار و مُربہ بجور پہ　　ہر اک محکمہ میں عملداریاں ہیں
نہ ہو کام شیریں تو ہے کام رکتا　　دفاتر میں ہر دم شکر باریاں ہیں
صلہ رحمیاں ہیں تقرر میں مرئی　　خوشامد، سفارش سے ناچاریاں ہیں
ہر اک شخص کی دو دو عمریں ہیں ہوتی　　سراپا غلط ہیں جو سرکاریاں ہیں

قرض لیں تو اہلِ غرض لیں ضمانت
عجب دین داری میں دینداریاں ہیں

جو مسلم نہیں ان کی ترجیح لازم
یہ ایثار ہے اور رواداریاں ہیں

مسلمان آپس میں تھے بھائی بھائی
مگر اب کہاں اگلی غمخواریاں ہیں

حسد ملکیوں کو ہے خود ملکیوں سے
نہ ہمدردیاں ہیں نہ دلداریاں ہیں

اگر سربرآوردہ ہو کوئی ملکی
تو پھر ملکیوں پر ستم گاریاں ہیں

مسلمان خوابِ گراں میں پڑے ہیں
جو مسلم نہیں ان میں بیداریاں ہیں

شب و روز ہے مشغلہ اہلِ دیں کا
مذاہب سے اب سخت بیزاریاں ہیں

نہ تعظیمِ دیں ہے نہ حُبِ نبیؐ ہے
شرائع تو گویا غلط کاریاں ہیں

خدا کو تمہاری غرض کیا پڑی ہے
جو تم کو خدا ہی سے بیزاریاں ہیں

ترقی میں پوچھو تو ہے سُست گامی
تنزل میں کیا تیز رفتاریاں ہیں

روایاتِ قومی کی حافظ ہیں قومیں
مسلمان کو سہل انکاریاں ہیں

ہے فوارہ تکفیر کا عالمِ دیں
مسلمان کہنے میں دشواریاں ہیں

نیا روز مذہب ہے ایجاد ہوتا
یہی کام ہے جب کہ بیکاریاں ہیں

ہے شیرازۂ دین از ہم گسستہ
یہ فرقے نہیں تفرقہ داریاں ہیں

مباحات میں سارے جھگڑے پڑے ہیں
فرائض سے کس کو خبرداریاں ہیں

حمیت، تعصب ہے اب کہی جاتی
حمیت کا کھونا رواداریاں ہیں

یہ بے دینؔ بے دین تم ہو تو مانیں
عبث پھر منانے کی تیاریاں ہیں

وہ جھنڈے کے آگے جھکاتے ہیں سر کو
جنھیں انبیاءؑ سے بھی خودداریاں ہیں

مَعَاذَ الْاِلٰہ ـــ مَعَاذَ الْاِلٰہ
یہ کیا جہل ہے کیا غلط کاریاں ہیں

ملا کچھ نہ ان کو مزہ عبدیت کا
عجب خود پرستی کی دینداریاں ہیں

کوئی شیخ سنّدو کو، زرسو کو مانے
شیاطین کی کیا پرستاریاں ہیں

ٹ یہ وہ بدروحیں جاپانوں میں پوجی جاتی تھیں۔

کرامت دکھاتے ہیں سفلی عمل سے
یہ بے دینیاں ہیں کہ دیں داریاں ہیں

اِذَا صَارَ یَهْدِیْ غُرَابٌ رِجَالًا
تو آخر تباہی ہے اور خواریاں ہیں

محبت ہے بازرد رنگِ منقش
فدا اس پہ تقویٰ ہے دینداریاں ہیں

جداگانہ ہر پارٹی کی ہے فیلنگ
اسی سے جہاں میں تبہ کاریاں ہیں

بنے رکن بلدیہ دے دے کے ووٹ
منقّن بھی بننے کی تیاریاں ہیں

دھری کی دھری رہ گئی قابلیت
بزرگی کا معیار زرداریاں ہیں

مسلّم سیادت ہے شمشیر زن کی
ہر اک جا اسی پر حکم داریاں ہیں

ہے پابندیٔ عہد ہمسر سے ہوتی
ضعیفوں پہ جائز ستم گاریاں ہیں

ڈیوائیڈ اینڈ ون رول از گولڈن رول
اسی پر جہاں میں عملداریاں ہیں

اٹ از رائٹ وٹ مائٹ از رائٹ ون ڈے
اسی پر دعاوی ہیں، حقداریاں ہیں

بغاوت ہے نامِ وطن لب پہ لانا
مظالم کی ہر دم شرر باریاں ہیں

سرِ چشمہ شاید گرفتن بہ بیل اب
شرارت کی ہر سمت تیاریاں ہیں

جو ہوں دوست، جز و بدن ان کو کرلو
یہ ہے اتحاد اور وفاداریاں ہیں

ڈبویا رسوم و تکلف نے ہم کو
کہ جن کا نتیجہ قرضداریاں ہیں

بکیں سود در سود میں جائیدادیں
عدالت سے جاری گرفتاریاں ہیں

کیا خانہ برباد ان شادیوں نے
یہ کیا ذلتیں ہیں، یہ کیا خواریاں ہیں

سوم اور چہلم کی اور عرس کی بھی
عبث قرضِ سودی سے تیاریاں ہیں

یہ چلّہ، یہ چھٹی یہ بسم اللہ خوانی
سب اسراف ہیں جبکہ ناداریاں ہیں

نہ دولت ہماری، نہ دولت تمہاری
اسی طرح اقوام کی باریاں ہیں

یہ آئینۂ دورِ حاضر ہے حسرتؔ
کہ جس میں سراپا زیاں کاریاں ہیں

پند و نصائح

منظور ہو اپنی گر بھلائی
ہرگز نہ کسی سے کر برائی

تعریف وہ ہے کریں جو اغیار
اچھی نہیں اپنی خودستائی

اِعلم اَنَّ الغِنیٰ غِنَی النَّفس
فقرست و ہزار بادشاہی

ہیں صَرف میں دو ہنر ضروری
گر ایک ہنر سے ہو کمائی

زر ہے معیار آدمی کا
خلق نیکی ہے اور برائی

دیکھی ہوئی چیز کو بیاں کر
کہنا نہ کبھی سنی سنائی

جب تک نہ کہے ہے بات تیری
منہ سے نکلی ہوئی پرائی

اپنی تنقید رات دن کر
تنقید ہے دل میں گرسمائی

ردِ عمل و عمل ہیں یکساں
نیکی ہو یا کہ ہو برائی

آئینہ کی طرح منہ پہ کہہ دے
پیچھے ہرگز نہ کر برائی

خورشید کو ماہ سے گہن ہے
نااہل سے کر نہ تو بھلائی

تائید خدا ہو ساتھ تیرے
نیت میں تری ہو گر صفائی

تیرا ہے خدا تو کچھ نہیں ڈر
کرسکتی ہے تیرا کیا خدائی

سرمایۂ عمر کر نہ برباد
دل میں ہو ایسی پارسائی

رکنِ اسلام ہے اُخوت
مسلم باہم ہیں بھائی بھائی

مرکزِ شیطان کا خودی ہے
ہے بیخ فساد خود نمائی

مومنؔ مومن کا آئینہ ہے
ہے مظہر جلوہ خدائی

ہر رنگ میں مل کے ایک ہوجا
پانی سے سیکھ لے صفائی

تلوار کی طرح رکھ ارادہ
مشکل گر سامنے ہو آئی

بنیادِ عمل ہے نیتِ نیک
بے صَرفہ عبادتِ ریائی

ہے مرجعِ خیر ذاتِ واجب
ممکن کی ہے ذات سے برائی

سُن کر دو ایک بات کہنا
دو کان ہیں اک زباں ہے بھائی

اندھے کے ہاتھ میں ہے مشعل
جو عالم بے عمل ہے بھائی

سمجھا ہم نے تو بس یہ سمجھا
کوئی نہ سمجھ میں بات آئی

بندہ کیا اس کا حق ہی کیا ہے
سب کچھ ہے فضلِ کبریائی

حسرتؔ کی نصیحتوں پہ دھر کان
مطلوب ہے تجھ کو گر بھلائی

تحفۂ اطفال

میں تو مسلمان ہوں

میں تو مسلمان ہوں   صاحبِ ایمان ہوں
اللہ ہے میرا خدا   کوئی نہیں دوسرا
صاحبِ قدرت ہے وہ   صاحبِ رحمت ہے وہ
کھانا کھلاتا ہے وہ   پانی پلاتا ہے وہ
سب کی دعا سنتا ہے   مانگو وہی دیتا ہے
میرا خدا ایک ہے   میرا نبیؐ نیک ہے
اُن کا محمدؐ ہے نام   اُن پہ درود و سلام
رب کی عبادت کرو   اور نمازیں پڑھو
اس سے محبت کرو   اس سے ہمیشہ ڈرو
بات تو سچ ہی کرو   بولو نہ تم جھوٹ کو
بات تم اتنی کرو   جتنی ضرورت کی ہو
دیکھو بڑا مرتبہ   ہوتا ہے ماں باپ کا
سب سے بھلائی کرو   تم نہ برائی کرو
تم کرو سب نیک کام
اور بنو نیک نام

تسمیہ

جب کرو تم کوئی کام   لینا خدا ہی کا نام
وہ بڑا رحمٰن ہے   صاحبِ احسان ہے

حمد

(۱)

سب سے اعلیٰ اللہ ہے   سب کا مولیٰ اللہ ہے
سب کو پیدا اُس نے کیا   قدرت والا اللہ ہے
سب کی دعائیں سنتا ہے   رحمت والا اللہ ہے
اس کے برابر کوئی نہیں   سب کا آقا اللہ ہے
کون ہے میرا اس کے سوا   میرا سہارا اللہ ہے

(۲)

میرا خدا باقدرت ہے   سب پر جس کی حکومت ہے
کوئی نہیں ہے اس کا شریک   عاجز ساری خلقت ہے
سب کی دعائیں سنتا ہے   واقف ہے جو حالت ہے
جو چاہا وہ کرتا ہے   کرتا ہے جو حکمت ہے
سب عیبوں سے پاک ہے وہ   کیا عظمت کیا رفعت ہے
ذات کو اس کی نہیں زوال   فانی ساری خلقت ہے
جیسا تھا وہ ویسا ہے   ایک ہی اس کی حالت ہے
جو ہے اس کا ہے محتاج   اس کو نہ کوئی حاجت ہے
چھوڑ کے اس کو بت پوجیں   لوگو! کیسی حماقت ہے
یادِ خدا میں مست رہو
اس میں دل کی راحت ہے

نعت

میرا نبیؐ باعزت ہے   باشوکت باحرمت ہے
سارے نبیوں کا سردار   سب پر اس کی فضیلت ہے
سرورِ عالم جگت گرو   اس کی جہاں میں شہرت ہے
اس کی محبت ہے لازم   حشر میں جس کی شفاعت ہے
وہ اللہ کا ہے محبوب   پیاری صورت، سیرت ہے
ہم ہیں محمدؐ کی اُمت   کیسی اچھی قسمت ہے
کیسا نبیؐ کیا پاک نبیؐ   جو عالم پر رحمت ہے
ہم کو خدا سے ملا دیا   کیسی ہم پہ عنایت ہے
پڑھو درود محمدؐ پر   اس میں خیر و برکت ہے

اذان

اللہ ہے سب سے بڑا   اللہ ہے سب سے بڑا
اللہ ہے سب سے بڑا   اللہ ہے سب سے بڑا
اللہ ہے برحق خدا   کوئی نہیں ہے دوسرا
حضرت محمدؐ ہیں رسولؐ   سردارِ جملہ انبیاء
پڑھ لو نماز اے باخدا   اس میں تمہارا ہے بھلا
سونے سے بہتر ہے نماز   سونے سے بہتر ہے نماز
اللہ ہے سب سے بڑا   اللہ ہے سب سے بڑا
اللہ ہے میرا خدا   کوئی نہیں ہے دوسرا

اقامت

دیکھو ہوئی قائم نماز   دیکھو ہوئی قائم نماز

سورۂ فاتحہ

میرا خدا باقدرت ہے   جس کی اعلیٰ قوت ہے
سارے عالم کا رب ہے   سب پر اس کی رحمت ہے
وہ ہے رحمٰن اور رحیم   اس کی نہایت عظمت ہے
روزِ جزا کا مالک ہے   جس کا نام قیامت ہے
اپنے مالک سے مانگو   جو کچھ تم کو حاجت ہے
ہم کو سیدھی راہ چلا   جس میں تیری ہدایت ہے
ان لوگوں کی راہ چلا   جن پر تیری عنایت ہے
راہ سے گم راہوں کی بچا   جن پر تیری لعنت ہے

سورۂ اخلاص

میرا خدا باعظمت ہے   بے پروا بے حاجت ہے
بچے نہیں ماں باپ نہیں   بیوی کی نہ ضرورت ہے

احکامِ اسلام

حکمِ خدا میں حکمت ہے   ہم پر فرض اطاعت ہے
پڑھتے ہیں ہر وقت نماز   جن کی نیک طبیعت ہے
روزے ماہِ رمضاں کے   رکھو تم گر قوت ہے
مسکینوں کو دو خیرات   پاس جو مال و دولت ہے
حج بیت اللہ کرو   تم کو جو اس کی طاقت ہے
پڑھتے رہو قرآن شریف   جس میں سب کی ہدایت ہے
حکمِ خدا و نبیؐ سنو   اس میں تمہاری سعادت ہے
برے جلیں گے دوزخ میں   نیکوں کا گھر جنت ہے

نصیحت

سن لو میری نصیحت ہے　　جس میں سراسر حکمت ہے

عزت غیروں کی کرنا　　اس میں تمہاری عزت ہے

کرو بزرگوں کی تعظیم　　اس میں تمہاری عظمت ہے

مال تو آتا جاتا ہے　　علم و ہنر سے عزت ہے

جو ہوتا ہے اچھا ہے　　اپنی اپنی قسمت ہے

صبر کرو گر مشکل میں　　آخر فتح و نصرت ہے

تم نہ اپاہج بن کے رہو　　حرکت میں سب برکت ہے

مایوسی ہے سخت بلا　　سب سے بدتر خصلت ہے

خود کو سمجھنا دانا تر　　جانو سخت جہالت ہے

فرض کو اپنے مت بھولو　　یہی خدا کی مشیت ہے

دیتا ہے ہر اک کو حکیم　　جس میں اس کی حکمت ہے

شیر و شکر تم بن کے رہو　　میٹھی سب سے محبت ہے

قدم بڑھاتے ہی رہنا　　مرد ہے جو باہمت ہے

خودرائی اور خودبینی　　سمجھو سخت حماقت ہے

کام کرو یا بات کرو　　کرو جو تم کو ضرورت ہے

وقت کو تم ضائع نہ کرو　　وقت بہت لاقیمت ہے

پھل کاموں کا ملتا ہے　　جس کی جیسی نیت ہے

باتوں سے کیا ہوتا ہے　　عمل سے سب کچھ عزت ہے

علم و عمل کی دنیا ہے　　ان سے ساری وقعت ہے

''میں یہ ہوں'' ہے مرد کا قول　　پدر فروشی ذلت ہے

رہو ہمیشہ تم ہشیار　　اصل تباہی غفلت ہے

سوچ سمجھ کر بات کرو　　یہی تو رازِ حکمت ہے

کامل وہ جس کے دل میں　　نیک و بد کی وسعت ہے

نیک کے دل میں نیک بسے　　بد کے دل میں شرارت ہے

فرصت کو مت کھو بیٹھو　　فرصت سخت غنیمت ہے

مال حلال ہے نورانی　　مال حرام میں ظلمت ہے

خون غریباں ہے رشوت　　لعنت ہے جو رشوت ہے

قول مرداں جہاں دارد　　وعدہ خلافی ذلت ہے

جھوٹا خوار ہے دنیا میں　　جھوٹے کی کیا وقعت ہے

ڈھونڈو اپنی راہ نجات　　جب تک جان سلامت ہے

سنگ پرستی اور انساں؟　　جس میں شانِ خلافت ہے

سوئے نہ سونے کی خاطر　　کیسی سخت مصیبت ہے

بے عزت اک مُردہ ہے　　زندہ جو باوقعت ہے

بے مارے مرتا نہیں مار　　یہ جینا کیا عزت ہے

گرد میں مردوں کی رہنا　　اس میں سراسر عزت ہے

آپس میں مل جل کے رہو　　اچھی باہم اُلفت ہے

اپنے دل کو پاک رکھو　　بہتر دل کی طہارت ہے

قدیر و قادر ہے اللہ

اس کا بندہ حسرت ہے

۶۔ رُباعی

	صفحہ
۱۔ معیار الحق (۸۵ رُباعیات)	143 تا 155

معیار الحق

رُباعیات

۱

وصفِ ربّ العُلیٰ میں کہ منجلی ہوں — چلتا پھرتا ہوں اور مردہ بھی ہوں
دادا صدیق اور مرشد صدیق — صدیقی ہوں جنابِ صدیقی ہوں

۲

تو میرا خدا ہے میں ہوں تیرا بندہ — حاجت مجھ میں ہے اور ہے تجھ میں غنا
جب ہو صفتِ ذات کا اظہار کمال — میں مانگتا جاؤں اور تو دیتا جا

۳

مانندِ نظر نظر سے مستور ہے تو — شہ رگ سے قریب اور پھر دور ہے تو
وہ آنکھ کہاں کہ جس سے دیکھوں تجھ کو — آنکھیں خیرہ ہوں جس سے وہ نور ہے تو

۴

اک وہمِ خودی ہے جس پہ مغرور ہے تو — جویا جس کا ہے اس سے کب دور ہے تو
اٹھ جائے اگر بُعدِ خیالی کا حجاب — آنکھیں جسے ڈھونڈھتی ہیں وہ خود ہے تو

۵

زعمِ باطل کی بادہ مستی کب تک — ناداں یہ ادعائے ہستی کب تک
تو بھی موجود اور حق بھی موجود — ظالم یہ شرک و خودپرستی کب تک

۶

قیس دیوانہ کیلئے لیلیٰ ہے — بلبل، گل پر بہ جان و دل شیدا ہے
ہر ایک کا قبلۂ ارادت ہے ایک — تو میرا ہے الٰہی تو میرا ہے

۷

رنگِ روشن کا ایک دھوکہ ہوں میں   خورشید جہاں تاب کا دھبہ ہوں میں
میں ہوں بھی سہی اور نہیں ہوں بھی سہی   حسرت بخدا عجب تماشا ہوں میں

۸

دنیا ملتی ہو یا ہو اس سے حرماں   ملتا ہے اُدھار اس کا گر ہو امکاں
اللہ ہمیں نقد مل گیا ہے حسرت   کیا اس کا کرم ہے اور ہے کتنا احساں

۹

مسجد میں رہو تو تم کو میں مانتا ہوں   مندر میں چھپو تو تم کو میں جانتا ہوں
جس رنگ میں آؤ کچھ نہیں ہے پرواہ   اس ناز و ادا سے تم کو پہچانتا ہوں

۱۰

عاشق کا دلِ گداز میں رکھتا ہوں   معشوقوں کا حسن و ناز میں رکھتا ہوں
جن کی کچھ انتہا نہیں اے حسرت   اس سینے میں اتنے راز میں رکھتا ہوں

۱۱

عالم کب سے چلا ہے معلوم نہیں   کب اس کی انتہا ہے معلوم نہیں
اللہ ازل سے تا ابد ہے مشہود   لیکن ذات اس کی کیا ہے معلوم نہیں

۱۲

کیا غیرِ خدا ہے ہم کو معلوم نہیں   کیا عین اس کا ہے ہم کو معلوم نہیں
اللہ حق اور غیرِ حق ہے ناحق   باقی پھر کیا ہے ہم کو معلوم نہیں

۱۳

اللہ باطن ہے اور وہی ہے ظاہر   ظاہر نہ کہے جو حق کو، وہ ہے کافر
کامل سمجھا گیا تو ہو عقلِ محیط   ہے عقل تو ادراک سے اس کے قاصر

۱۴

شاہی محلوں کا بھی تماشا دیکھا   دنیا کو بھی ہم نے مثلِ ان کا دیکھا
آیا نہ نظر جو تھا تماشا کرتا   دیکھا نہ اُسے تو ہم نے پھر کیا دیکھا

۱۵

نیکوں کا عمل ہے سرپہ مانندِ کلاہ   اور بد کی بدی ہے مثلِ آتش در کاہ
کرلو وہ عمل پسند جو تم کو ہو   لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ

۱۶

ہر نیک کی نیکی ہے یقیناً دائم   جو بد ہے بدی اس سے مقرر قائم
یاں جبر کہاں ہے یہ تو ہے التزام   لازم ملزوم کو رہے گا لازم

۱۷

آواز بدلتی ہے رنگِ حرکت   گری حرکت کی پھر ہے لیتی صورت
حسرت ہوتی نہیں کوئی شے باطل   نیکی و بدی سب کی یہی ہے حالت

۱۸

میں کیا ہوں اور کیا ہیں یہ میرے گناہ   رب الارباب تو ہے اور شاہنشاہ
دھل جائیں گے سب گنہ بیک موجِ کرم   لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ

۱۹

حق نیک عمل کا سب کو دیتا ہے ثواب   دیتا ہے کئی چند انھیں رب الارباب
گر وہ چاہے تو بدعمل نیک بنے   سُبحَانَ اللّٰہِ اِنَّ رَبِّی تَوَّاب

۲۰

توبہ کرلے اگر گنہ تو نے کیا   رکھ عفو کی اللہ تعالیٰ سے رجا
کیوں فکرِ گناہ ہوگئی ہے مانع   اللہ کی یاد سے کہ جو ہے اعلیٰ

۲۱

اللہ کا عشق دل میں کافی شافی
گر نیک عمل ہو ساتھ تو ہے ناجی
کیوں پوچھ رہا ہے کیا خدا مجھ سے ہے خوش
تو راضی ہے تو ہے خدا بھی راضی

۲۲

عالم اچھا ہے اس میں جو ہے اچھا
تیرا جو کچھ ہے یا الٰہی اعلیٰ
میری بھی تو ایک شئے ہے سب سے اچھی
تو میرا ہے الٰہی تو ہے میرا

۲۳

اللہ اللہ جہاں کو ہم نے دیکھا
ہے سارا نظام اس کا کتنا اچھا
لڑتے ہیں جو تقدیر سے وہ ہیں جاہل
کس طرح خلافِ علمِ باری ہوگا

۲۴

اللہ نہ ہو تو سب ہیں بے خوف و خطر
اللہ جو ہو تو پھر ہے منکر ہی کو ڈر
مومن شاداں رہے بہر دو صورت
دنیا و آخرت ہوں اس کے بہتر

۲۵

اللہ کو جو مانے وہ رہے گا خرم
جو اس کو نہ مانے وہ رہے گا پُرغم
مٹی برباد ہوگی کل منکر کی
اور مومن شاداں رہے گا ہردم

۲۶

ایمان اسلام سے جو بے زاری ہے
دنیا میں اسی سے ذلت و خواری ہے
اللہ سے جدا ہوئے تو پھر امن کہاں
مرکز پہ دائرہ کی تیاری ہے

۲۷

اللہ تعالیٰ ہے ہر اک شئے پہ قدیر
اور اس کی ذات ہے سمیع و بصیر
ناداں یہ صفات برق پاروں میں کہاں
اتنا بھی نہ سمجھا تو یہ تیری تقدیر

۲۸

حاظر ناظر خدا کو تو نے جانا
دولت ہے بڑی خدا پہ ایماں لانا
کد و کاوش میں کیوں پڑا ہے ناداں
کیا فکر ہے جب کفیل حق کو مانا

۲۹

کب مادّے میں ہے یہ سکون و حرکت
کب اس میں نمایاں ہے یہ جوشِ اُلفت
پتہ ہلتا نہیں ہے بے حکمِ خدا
ایماں بھی ہے اور یہی ہے حکمت

۳۰

مابین خدا و خلق پیغمبر ہے
طے کر دینا تو کار آں سرورؐ ہے
ہے اپنا وکیل سب سے اعلیٰ اکمل
جب ایسا وکیل ہو تو پھر کیا ڈر ہے

۳۱

اللہ کی یاد کر وسیلہ ہے قبول
ہیں صوم و صلوٰۃ بھی اسی سے مقبول
پیغمبرِ اسلام وسیلہ ہے بڑا
ناداں ہرگز نہ چھوڑ دامانِ رسولؐ

۳۲

آل و اصحابؓ سب ہیں محبوب نبیؐ
حق پر ہے وہ جس نے پیروی ان کی کی
اچھوں کو برا کہنا یہ ہے کام برا
ان سب کا مخالف ہے شقی ازلی

۳۳

تعلیم نبیؐ سے چند اچھے نکلے
باقی جو لوگ تھے وہ جھوٹے نکلے
تئیس برس جو کی نبیؐ نے محنت
تم اس کے قدرداں یہ کیسے نکلے

۳۴

اصحابِ انبیا تھے سب سے اعلیٰ
اوتار کے بھگت بھی تھے باصدق و صفا
اصحابِ نبیؐ کو کہہ دیا سب سے برے
اب باقی کیا ہے؟ کہہ دو اسلام برا

۳۵

قرآن و حدیث کی عداوت ستم ہے   اسلام اسی سے درہم برہم ہے
قرآں کی حفاظت سے یہ کرنا انکار   انکار خدائے پاک سے کیا کم ہے

۳۶

کیا کفر کا زور کافروں نے توڑا   کفار نے کیا فتح ممالک کو کیا
ہے منہ میں زبان تم جو چاہو کہہ دو   تم پر لیغیظ کا ہے فرمان خدا

۳۷

موسیٰؑ نے مخالفوں کو اخوان کہا   کب باندی غلام کا عمل ان سے کیا
لڑنے سے مسلمان نہیں ہوتا کافر   یہ "اقتتلوا" سے ہم کو معلوم ہوا

۳۸

جب حدِّ تواتر کو پہنچ جائے بات   ہے اس کا نہ ماننا محلِ آفات
ظنی ہے تواتر کو نہ پہنچے جو بات   اس پر بھی عمل کرتے ہیں فرخندہ صفات

۳۹

اللہ نے کیا بجھ کے سب کو پیدا   ہر اک کی حقیقت کو جدا بھی جانا
حسرتؔ اللہ ہے حکیمِ مطلق   ہر ایک کو اس نے اس کے لائق بخشا

۴۰

سنتا ہے دعائیں سب کی ربُّ الاعلیٰ   دیتا ہے وہی جس میں ہو عالم کا بھلا
جب مغزِ عبادت دعا ہے حسرتؔ   رکھا ہے اس کا آخرت میں بدلا

۴۱

ہیں سبھی صفات ہر بشر میں پیدا   اللہ کا خلیفہ ہے ہر اک سے اعلیٰ
بالذات اس کی نہیں کوئی شے حسرتؔ   اللہ تعالیٰ کی ہے ہر چیز عطا

۴۲

آدم میں صفاتِ حق کا ہونا تھا ضرور   اپنی تصویر تھی بنانی منظور
بندے کی کوئی شے نہیں حسرتؔ بالذات   اتنا سمجھا تو شرک ہے کوسوں دور

۴۳

ہو سجدۂ بندگی میں حق کے سرخم   تھا سجدۂ تعظیم برائے آدمؑ
سجدے میں ہے نیت و ارادہ کا لحاظ   نیت نہ ہو گر اس میں تو ہے شرک عدم

۴۴

مطلق تو ہے قید ہی میں لیتا صورت   بے قید کے ظاہر نہیں ہوتا حسرتؔ
بدعت ہے وہ کام جو ہو مذہب کے خلاف   ہر شے جو نئی ہو وہ نہیں ہے بدعت

۴۵

ہوتی ہے نئی شئے سے نمایاں قدرت   کھانے میں لباس و اسلحہ میں جدت
بدعت ہے "مخالفِ اصولِ اسلام"   بدعت ہے نئی چیز کو کہنا بدعت

۴۶

قرآن کا جمع تو نے جانا بدعت   اور اس کی طباعت کو بھی سمجھا بدعت
اس طرح تراویح کا پڑھنا بدعت   یہ سب بدعت تو تیرا جینا بدعت

۴۷

ایصالِ ثواب راحتِ روحانی ہے   گر حج و زکوٰۃ و صوم و قربانی ہے
ثابت ہے احادیث سے ایصالِ ثواب   تجھ پہ نہ درود و فاتحہ خوانی ہے

۴۸

تقلید ہے جاہل کیلئے امر اکید   جاہل کا ہے قول مستحق تردید
ہے اشتر بے مہار تقلید بغیر   تقلید آئمہ کی ہے عاقل کو مفید

۴۹

ہر کام کے سیکھنے کو لازم استاد — ماہر ہو جس سے آدمی اور دلشاد
تقلید بزرگوں کی ہے لازم حسرت — جو اس کو عبث جانے وہ ہوگا برباد

۵۰

اسلام جرائم سے بری ہے اے یار — گر لاکھ مسلمان ہوں عاصی بدکار
اسلام کا قانون ہے حسرت بے عیب — حرف اس پہ کوئی آ نہیں سکتا زنہار

۵۱

قانون کی ملتی ہیں کتابیں ہرجا — کرتا ہے وکیل جو کوئی ہے دانا
ماہر کی طرف رجوع کرتے ہیں سب — یوں ہی چلتا ہے کار دین و دنیا

۵۲

ہے قابل اختیار جب شر ہو قلیل — اور خیر کثیر پر عمل، امر جلیل
دیتی ہے یہی حکم ہمیں عقل سلیم — جو اس کو نہ مانے وہ رہے خوار و ذلیل

۵۳

دنیا میں نکلتے ہیں وسائل ہی سے کام — قائم ہے وسائل ہی پر عالم کا نظام
بیکار اشیا سے ہے توسل بیکار — ڈھونڈ ایسے وسائل کہ جو اچھے ہوں تمام

۵۴

نامرد سے اولاد کہاں ہوتی ہے — جو بانجھ ہے سرگرم فغاں ہوتی ہے
نکلے کیا کام جب وسائل ہوں غلط — حکمت سے ہر اک بات یہاں ہوتی ہے

۵۵

تحصیل کو منطقی کے جو دے احکام — عورت سے مرد کا جو کوئی لے کام
مقصد ملے کیا نہ ہوں وسائل جو درست — ناداں مت پوچھ کیا ہے اس کا انجام

۵۶

کافر بے دین جس نے مسلم کو کہا — یہ قول ہے اس کا کفر بے چون و چرا
حسرت ہیں مساوی عمل و رد عمل — قول اس کا اسی کا طوق گردن ہوگا

۵۷

جو عزت اسلام کیا کرتے ہیں — تکفیر سے مسلم کی بچا کرتے ہیں
فوارۂ شرک و کفر بنتے ہیں خود — فتوے جو کفر کے دیا کرتے ہیں

۵۸

کافر کو مسلمان کیا کرتے تھے — تکفیر سے مسلم کی ڈرا کرتے تھے
کافر جو بناتے ہو مسلمانوں کو — تم کیا کرتے ہو اور وہ کیا کرتے تھے

۵۹

احدیت مطلقہ میں اک ذات وجود — اور علم میں دو ذات نہ ہو جس کو بود
عالم میں ذوات اور حقائق ہیں کثیر — اللہ اک بس ہے ہیں یہ جھگڑے بے سود

۶۰

لاعین و لاغیر ہیں اوصاف خدا — ہر چند کہ سب میں ہے وہی جلوہ نما
منشا کے لحاظ سے یہ سب ہیں واحد — اور فہم میں ہیں غیر یہ ہے راہ ہدیٰ

۶۱

جو مرجع وصف ہے اسے ذات کہو — تابع جو ہو صفت تم اس کو جانو
جس میں ہو ذات وصف دونوں ہے اسم — تم سوچ بچار کے ہر اک بات کہو

۶۲

فیض اقدس سے ہے ثبوت اعیاں — علم باری میں تھے حقائق پنہاں
جب فیض مقدس کے اعیان کو کن — موجود ہو خلق اور نہاں سب ہوں عیاں

۶۳

ہیں ذات وصفات وفعل باری کے قدیم — حادث ہے اثر جو ہے مرکب تسلیم
علم وقدرت ملیں تو سب ہوں موجود — حادث ہے اختیاری اے مردِ فہیم

۶۴

انسان بدلتا ہے صفت سے حالت — یہ کشفِ مثالی کی ہے ساری جدت
کتا کبھی اور سانپ کبھی اور گدھا — مشکل سے بنے گی آدمی کی صورت

۶۵

ہے موم ہی شمع اور دھواں بن کے نہاں — عالم کے تغیرات کب ہیں سب سے پنہاں
کیا چیز ہے جو نہیں بدلتی حسرت — اک "ہے" ہی نہیں بدلتی ہرگز اک آں

۶۶

جائز کو حرام تو نہ کہہ اے ناداں — احکام میں شرک ہے یہ کارِ شیطاں
لازم ہے حرام کو دلیلِ قطعی — جب وہ نہیں موجود تو پھر حکم کہاں

۶۷

سائنس و فلاسفی سے ہے کیا حاصل — کیا ہے لاجک اور ہسٹری کا حاصل
جب اپنی حقیقت کو نہ سمجھا تم نے — جو کچھ لکھا پڑھا وہ سب لاحاصل

۶۸

تنہائی میں جرم ہو نہ ہو کوئی گواہ — کیونکر پولس ہو اور عدالت آگاہ
ہوتا نہیں جرم بند بے خوفِ خدا — لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ

۶۹

باتیں ہرگز نہ کر زیادہ اے یار — تحصیلِ علوم سے ہے سب باغ و بہار
آمد سے زیادہ خرچ جو کرتا ہے — اک دن ہوجائے گا فقیر و نادار

۷۰

اماں کو نہ جان اپنی بیوی زنہار — تیرا ہے اور ' اور ہے حکم ہمار
ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد — جو حفظِ مراتب نہ کرے ہے فی النار

۷۱

بے سوچے جو بولتا ہے وہ ہے غافل — جو سوچ کے گفتگو کرے وہ ہے عاقل
عاقل کا ہے دل پہلے تو غافل کی زباں — حسرت جو نہ سمجھے اس کو وہ ہے جاہل

۷۲

ہوتا ہے تواتر سے یقین و ایماں — آحاد سے ہرگز نہیں ہوتا ایقاں
بے فائدہ باتوں سے تو ایمان نہ کھو — جھوٹی باتیں نہ سن کبھی اے ناداں

۷۳

اللہ تعالیٰ ہے رحیم اور حکیم — جو کچھ وہ کرے تم اسے کرو تسلیم
چیرے کوئی ڈاکٹر کسی پھوڑے کو — اس کا کرو شکر دل سے گر تم ہو فہیم

۷۴

توفیقِ شکر ہے خدا کا احساں — اور شکر سے نعمت کا تسلسل ہے عیاں
شکرِ احسانِ حق تعالیٰ ہے محال — اس کا احسان جان اک بارِ گراں

۷۵

ہیں علم کے سب تماشے ہر جا حسرت — گوش و چشم و حواس دل کی قوت
جس کو نہ ہو علم موت ہے اس کیلئے — ہے علم ہی کی جہاں میں ساری عزت

۷۶

سب عاشق و معشوق ہیں باہم شیدا — اور ان میں نہیں ہے کوئی بے عشق و ولا
جو ضبطِ محبت کرے وہ ہے معشوق — عاشق ہے جس نے ضبطِ الفت نہ کیا

۷۷

قرآن و حدیث بالتواتر سے یقیں　　احکام کو یاد رکھ نہ ہو چیں بہ جبیں
لازم ہے حرام کو دلیل قطعی　　بے اس کے حرام کا کبھی حکم نہیں

۷۸

عورت کے لوازم سے ہے شرم و حیا　　اور اس کے لوازم سے ہے حسرت پردا
ہے اچھی چیز کو چھپانا ہر ایک　　"بے پردہ" کے اس کا نہیں رکھنا اچھا

۷۹

ہے مرد قوی تو جان عورت ہے ضعیف　　بچوں کی پرورش نہیں کار خفیف
عورت کیوں مرد کی طرح جنگ کرے　　کیا ناقدری میں پڑی ہے یہ نوع لطیف

۸۰

ہر ایک کی فطرت کے موافق ہو کام　　ہر ایک کے کام کے مساوی انعام
فطرت کے خلاف جو مساوات رکھے　　ناکام رہے گا' ہیں یہ سارے اوہام

۸۱

اللہ تعالیٰ کا ہے بالذات وجود　　اور ہم تم کیا ہیں اک خیالِ بے بود
کیوں وہمیات میں پڑا ہے ناداں　　اللہ کو پکڑ لے جو ہے سچا معبود

۸۲

بدامنی کا ہے سخت دشمن اسلام　　دنیائے تمدن میں ضروری ہے نظام
ظلم اور ستم کا کام کرنا ہے برا　　اندھیر ہے ظلمت ہے نہیں اس میں کلام

۸۳

میں بندۂ مومن ہوں ترا لطف دکھا　　محتاج ہوں بے کس ہوں کرم کر مولیٰ
جب غیر کے سجدہ سے بچایا تو نے　　پھر ان کی طرف ہاتھ بڑھانے سے بچا

۸۴

پیدا کیا تو نے مفت اے رب کریم　　اور مفت کھلایا بھی ہے از فضل عمیم
تیرے فضل و کرم پہ حسرت قرباں　　اب مفت ہی بخش تو ہے رحمٰن و رحیم

۸۵

پیدا کیا تو نے بے طلب اے مولیٰ　　اور اپنے کرم سے تو نے کیا کیا نہ دیا
محتاج ہیں ہم دستِ طلب پھیلاتے　　اے رب کریمؔ ان کو خالی نہ پھرا

☆☆☆☆☆

۷۔ قصیدہ

صفحہ	صنف
157	۱۔ ترانہ
158	۲۔ در تہنیت سالگرہ (غفران مکان) سلطانِ دکن میر محبوب علی خان آصف جاہ سادس اسکنہ اللّٰہ فی الجنان
160	۳۔ در تہنیت تشریف آوری سلطانِ دکن از دہلی بہ دار الخلافہ حیدرآباد صانہ اللہ عن الشر والفساد

ترانہ

یارب رہے سلامت شاہِ دکن ہمارا　　شاہِ دکن ہو یا رب شاہِ زمن ہمارا
باقوت و بسالت باعظمت و جلالت　　شاہِ دکن ہو یا رب سایہ فگن ہمارا
بادِ خزاں کا صدمہ اس کو کبھی نہ پہنچے　　ہر دم بہار پر ہو یارب چمن ہمارا
نہریں علوم کی ہوں یارب دکن سے جاری　　فضل و کمال کا ہو منبع وطن ہمارا
مصروفِ کار ہر دم ہوں شیخ و شاب یاں کے　　ہو فرض کے مطابق چال و چلن ہمارا
ہوں عہدیدار عادل ہوں اہلِ علم عامل　　آئے ہمارے آگے عہدِ کہن ہمارا
سرسبز گلستاں ہوں ہر دم ترقیاں ہوں　　اوج و کمال پر ہو ہر دم وطن ہمارا
ہر علم کا ہو ماخذ حکمِ خدائے برحق　　ہو فرض کے مطابق ہر ہر چلن ہمارا
ہو نغمۂ محبت مرہونِ صوتِ حاوی　　والہ بنائے سب کو حسنِ سخن ہمارا

خورد و کلاں کا نعرہ حسرتؔ یہ ہو رہا ہے
تاجِ سرِ جہاں ہو ملکِ دکن ہمارا

قصیدہ درتہنیت سالگرۂ غفران مکان سلطانِ دکن

میر محبوب علی خاں آصف جاہ سادس (اسکنہ اللّٰہ فی الجنان)

ہاں طبع رسا آگے بڑھے توسنِ افکار
مضمار مضامین میں شجاعت کا ہو اظہار

نقطہ کرے چار آنکھ سپر سے ترا بڑھ کر
ہر ایک الف صورت نیزہ ہو نمودار

بل کھائے ہر اک لام کمندوں کے مقابل
ہو قوس سے بڑھ کر ترا ہر نون کماندار

بارُوت کا ہو رنگ سیاہی میں نمایاں
بندوق کے ہوں کلک سیہ میں ترے آثار

مطلع

یہ فوج ظفر موج کے دستے ہیں نمودار
یا ابر چلے آتے ہیں از جانب کہسار

سرمست شجاعت سے کھڑے ہیں یہ بہادر
یا جھومتے ہیں باغ میں اشجار ثمردار

یہ پھول درخشندہ سپر کے ہیں الٰہی
یا صحن گلستاں میں نمودار ہیں ازہار

یہ شورِ عنادل نہیں جانبازوں کے لب پر
بے ساختہ ہے نعرۂ "یاحیدر کرّار"

لیتے ہیں بہادر لب شمشیر کا بوسہ
جس طرح کہ چومیں لب معشوق ہوس کار

بندوق کی گولی پہ یہ جاں دیتے ہیں بڑھ کر
بھاتا نہیں خال رخِ معشوق طرحدار

معلوم بھی ہے تم کو کہ یہ فوج ہے کس کی
کیوں آیا ہے اس شان سے یہ لشکرِ جرار

چونتیسویں ہے سالگرہ جشن ہے اس کا
پھر سالگرہ کس کی ہے اے طبع گہر بار

مطلع

محبوب علی شیرِ خدا حیدرؓ کرار
منظور نبیؐ ختم رسل سیّدِ ابرار

وہ شیر کہ جو صف شکن و قلعہ شکن ہے
ہے باج ستاں اور جہاں گیر و جہاندار

دہشت سے جگر کانپ اٹھے ترک فلک کا
گر غیظ میں ہو شاہ دکن برسر پیکار

کہف الفقراء ملجا و ماوائے غریباں
برباد کن ہستی اعدائے زیاں کار

اک لفظ سے کر دیتا ہے وہ عقدہ کشائی
ہو پیش اگر مسئلہ دشوار سے دشوار

خود صید کرے طائر اوہام عدو کو
شہباز تدابیر شہنشاہ خوش افکار

مشہور یہاں تک ہے شجاعت تری شاہا
بن جائے دم رزم فلک تیرا سلح دار

مریخ تری تیغ ہو اور ماہ سپر ہو
گر تیر عطارد ہو تو ہو قوس کماں دار

اقبال و ظفر شاد تری ہمقدمی سے
خورشید کو ہے فخر کہ تیرا ہے علمدار

جب تک کہ شیاطین پہ گرے ٹوٹ کے بجلی
چلتی رہے دشمن کے سروں پر تری تلوار

افلاک پہ خورشید جہاں تاب ہو جب تک
حامی ہوں ترے شاہ رسل احمدؐ مختار

جب تک کہ رہے برج اسد چرخ بریں پر
ہو پشت پناہی پہ تری حیدرؓ کرار

شہزادۂ عثمان رہے خرم و شاداں
جب تک کہ رہے خندۂ گل زینت گلزار

اعیان ریاست رہیں آباد الٰہی
رونق دہ گلزار ہوں جب تک کہ یہ اشجار

جب تک کہ مساجد میں مصلّی رہیں حاضر
ہر لحظہ و ہر آن ہو اللہ مددگار

قصیدۂ در تہنیت تشریف آوری سلطانِ دکن از دہلی

بدارُ الخلافہ حیدر آباد صانہ اللہ عن الشرّ و الفساد

نسیم گرمی چلتی ہے پیہم صحنِ بستاں میں
بہار تازہ آتی ہے نظر ہر شاخِ جنباں میں

شگوفے کھل کھلا کر ہنس رہے ہیں شادمانی سے
خوشی کے چہچہے ہیں عندلیبانِ گلستاں میں

خبر پہنچی ہے سلطانِ دکن کی آمد آمد کی
نشاط و خرمی کا دور ہے گردونِ گرداں میں

وہ تار آیا وہ ریل آئی وہ سلطانِ دکن آئے
وہ موٹر چل رہی ہے شوکتِ تختِ سلیماں میں

رہیں دائم یہ عثمان علی خاں شاہِ آصفجاہ
ہوا ہر سمت سے نعرہ مسرت ہے دل و جاں میں

ذرا آہستہ آہستہ چلا موٹر کو اے شوفر
رعایا کے بچھے ہیں دیدہ و دل راہِ سلطاں میں

سوائے بلبلِ شیدا نہیں ہے کوئی فریادی
نہیں نام و نشانِ فتنہ الا چشمِ خوباں میں

نہیں ہے نام ظالم کا مگر پارینہ دفتر میں
نہیں ہے غیرِ گُل دامن دریدہ دورِ عثماں میں

صلائے عام ہے شاہِ دکن کی مستمندوں کو
زرِ مقصود بھرتا ہے ہر اک جیب و گریباں میں

ہر اک جانب ہمایوں عہد میں رونق ہے دن دونی
رعایا خرم و شاداں ہے شہ کے ظلِ احساں میں

سمجھتا ہے رواداری سے دونوں ہاتھ دونوں کو
نہیں تفریق نزدِ شاہ ہندو میں مسلماں میں

خدا رکھے سلامت سلطنت کو اور سلطاں کو
رکھے شاداں رعایائے دکن کو ظلِ سبحاں میں

ہندی کلام

۱۔ حمد و مناجات

مطلع — صفحہ

مطلع	صفحہ
۱۔ اللہ میاں ہم پہ کرم ہو تیرا	163
۲۔ اس کے تم گن گاؤری پیا ہے پیارا	164
۳۔ دھیان لگا رہے من موہن کا (راگ جوگیا یا جگیہ)	164
۴۔ اللہ محمد ساتھ اب ڈر کا ہے کا	165
(لوری)	165
۵۔ یا اللہ یا مولیٰ میرے میاں کو رکھو اچھا	165
۶۔ جگ دھندے سے کیا ہے کام	166
۷۔ درشن دے بھگوان	166
۸۔ کھیل تیرا تو ہی جانے کھلاڑی میں کیا جانوں	167
۹۔ میرے پیا کو کس نے چھپایا رے	168
۱۰۔ سن لے عرض موری رام رے	168
۱۱۔ میلی گدڑیا دھوئے	169
(بھجن)	
۱۲۔ کچھ یاد خدا کر لے بابا	170
۱۳۔ او پنچھی مسافر باندھ کمر	172

حمد

(۱)

اللہ میاں ہم پہ کرم ہو ترا

میں بندہ ہوں کچھ نہیں میرا		جو کچھ ہے وہ تیرا
تو میرا ہے میں ہوں تیرا		کیا ہے یہ میرا تیرا
ایک کی دھن رکھ ایک کا ہو جا		کب تک یہ ہیرا پھیرا
کوئی کسی کا دوست نہیں ہے		ہر ایک جگہ ہے بکھیڑا
اب کی دفعہ تو جھولی بھر دے		خالی نہ جائے پھیرا
تجھ سے باہر کوئی نہیں ہے		تو نے سب کو گھیرا
میں دکھیا ہوں اب لگ جائے		مجھ پہ کرم کا ڈیرا
تو جو چاہے من کی شانتی		چھوڑ جگت کا بکھیڑا
چھائیں گھٹائیں ظلم و ستم کی		سارا جگت ہے اندھیرا
دین سے کام نہیں ہے کسی کو		بے دینی نے ہے گھیرا
غوث اعظم سانچے گرو کا		اڑے جہاں پہ پھریرا
کوئی نہیں ہے سنگ نہ ساتھی		مجھ کو بھروسہ تیرا

حسرتؔ کو تم سمجھے کیا ہو
خواجہ جی کا چیرا

(۲)

اس کے تم گن گاؤ ری پیا ہے پیارا

سگری رین تڑپتے گزری　　ان کو کوئی بلواؤ ری پیا ہے پیارا
کب تک شرم و حیا کے بندھن　　اس کے گلے لگ جاؤ ری پیا ہے پیارا
نت نئے جلوے وہ دکھلائے　　تم بھی تو کچھ دکھلاؤ ری پیا ہے پیارا
رنگ رنگیلا چھیل چھبیلا　　اس کے گن تم گاؤ ری پیا ہے پیارا
اس کے دونوں ہاتھ ہیں کھلے　　من کی مرادیں پاؤ ری پیا ہے پیارا
کوئی نہیں ہے اس کے جیسا　　ہے تو ذرا بتلاؤ ری پیا ہے پیارا
بہوت دن پیچھے آگیو بالم　　اب تو موج مناؤ ری پیا ہے پیارا
منتی کرکے صدقے ہوکے　　اس کو ذرا سمجھاؤ ری پیا ہے پیارا
دیکھو رین بہوت سی گزری　　اب تو کہیں رہ جاؤ ری پیا ہے پیارا

چھوڑو حسرت جگت کے جھگڑے
اس میں گم ہوجاؤ ری پیا ہے پیارا

(۳)

دھیان لگا رہے من موہن کا　　چلتے رہنا منکا من کا
ایسا رہ ٹھاکر کی دھن میں　　دھیان رہے نہ تجھے تن من کا
پیت نبھانا بہوت کٹھن ہے　　میرا ماتھا پہلے ہی ٹھنکا
چلتے پھرتے بیٹھے اُٹھتے　　ناؤں جپا کر اس ساجن کا

حسرت داسی جنم کی ماری
ہاتھ پکڑلے اس برہن کا

(۴)

اللہ محمدؐ ساتھ اب ڈر کا ہے کا

ہاتھ میں اُن کے ہاتھ اب ڈر کا ہے کا　　دونوں جگت میں ساتھ اب ڈر کا ہے کا
اللہ محمدؐ ساتھ اب ڈر کا ہے کا　　شیرِ خدا ہیں ساتھ اب ڈر کا ہے کا
غوث الوریٰ ہیں ساتھ اب ڈر کا ہے کا　　خواجہ میاں ہیں ساتھ اب ڈر کا ہے کا
بہرِ شفاعت اڑے کھڑے ہیں　　بڑے بڑے سادات اب ڈر کا ہے کا
شانِ عزت قبلۂ عالم　　سیّد السادات اب ڈر کا ہے کا
میں یتیم کی یتیم مورا　　کیسے مزے کی بات اب ڈر کا ہے کا
خواجہؒ کا حسرت ہے خزانہ　　جھوٹی نہیں یہ بات اب ڈر کا ہے کا

اللہ محمدؐ ساتھ اب ڈر کا ہے کا

(۵)

لوری

یا اللہ یا مولیٰ میرے میاں کو رکھ اچھا

بہرِ محمدؐ شاہِ ہدیٰ مظہرِ سرّ نورِ خدا　　جس کا رتبہ ہے اعلیٰ رکھیو عنایت اپنی سدا
یا اللہ یا مولیٰ میرے میاں کو رکھ اچھا

بہرِ علی شیرِ خداؓ دے تو علم و زور و سخا　　بہرِ بتولؓ خیرِ نساء کر تو عطا زہد و تقویٰ
یا اللہ یا مولیٰ میرے میاں کو رکھ اچھا

بہرِ حسنؓ با حلم و حیا کر تو عطا تسلیم و رضا　　بہرِ حسینؓ صدق و صفا حق کی حمایت کر تو عطا
یا اللہ یا مولیٰ میرے میاں کو رکھ اچھا

غوثِ اعظمؒ کا صدقہ اپنی محبت دے مولیٰ　　صدقہ ہمارے خواجہؒ کا حکم پہ چلنا اپنے سکھا
یا اللہ یا مولیٰ میرے میاں کو رکھ اچھا

(۶)

جگ دھندے سے کیا ہے کام

رات دِن کا متوالا — ہاتھ نہ چھوٹے مدوا جام
دھرم شرم کچھ بھی نہیں باقی — ایسی پریت کو میرا سلام
نام جو پوچھا تو فرمایا — تم جو چاہو لے لو نام
میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں — نام کے جھگڑے سے کیا کام
راہ بکٹ ہے اور پرگھٹ ہے — بیچ میں ہوگئی شام
پہلے کسی سے پیت کرو تم — پاچھے دھرو الزام
چاہے بگاڑو چاہے سدھارو — میں راجی تو سے رام
پیت کی ریت کرے کاہیکو — جو سوچے انجام
پہلے دل سے کام کرو تم — پاچھے لو انعام
سانچے گرو کا دکھن ہارا
حسرت کیوں کر ہو ناکام

(۷)

درشن دے بھگوان

اپنا کر احسان — یارب یا رحمٰن
درشن دے بھگوان — اتنا کر احسان
مان لے میری مان — میں تجھ پہ قربان
تڑپ تڑپ کر مرجاؤں گی — مت ہو تو انجان
رحم و کرم تو کام ہے تیرا — ارحم یا رحمٰن

کچھ تو سنا دے پیاری باتیں — جھکا دیے ہیں کان
آجا آجا کوئی نہیں ہے — دل میں ہے تیرا دھیان
مجھ کو تو ہو کیا کروں لے کر — حور ہو یا غلمان
بند ہوں آنکھیں دیکھ کے تجھ کو — دل کا ہے ارمان
لاج شرم سب ہاتھ ہے تورے — رکھ لے میری آن
اپنا چہرہ مجھ کو دکھاوے — اتنا کر احسان
حسرت عاجز سر بہ زمیں ہے
تیری عالی شان

(۸)

یار کا گورکھ دھندا میں کیا جانوں
کھیل ترا تو ہی جانے کھلاڑی میں کیا جانوں

ایک شجر کے دونوں ثمر ہیں — کون اچھا کون برا میں کیا جانوں
دوڑ کے دونوں مل گئے باہم — کون جیتا کون ہارا میں کیا جانوں
دونوں جانب ایک لگن ہے — کس نے کس کو چاہا میں کیا جانوں
ایک خیالی برقع پہن کر — کون پردے سے نکلا میں کیا جانوں
کون تڑپ کر لوٹ رہا ہے — کس نے تیر نگاہ سے مارا میں کیا جانوں
کس نے کھیلا یہ جگ دھندا — کس نے کھیل بگاڑا میں کیا جانوں
کچھ نہ رہا جو عشق کے باقی — کون کھویا کون پایا میں کیا جانوں
حسرت دل تو دے دیا تم نے
آگے پھر کیا ہوگا میں کیا جانوں

(۹)

میرے پیا کو کس نے چھپایا رے

وہ جو ظاہر ہے کیوں کر چھپے گا — کس نے مجھ کو اندھا بنایا رے
وہ اندر ہے باہر ہے ہر جا ہے — تیری غفلت نے ایسا دکھایا رے
ایک خیالی برقع پہن کر — اپنے چہرے کو اس میں چھپایا رے
سب کی آنکھوں سے چھپ کر میرا پیارا — مری آنکھوں میں آ کر سمایا رے
وہ چھپا ہے تو دن رات صبح و مسا — کس نے اپنا تماشا دکھایا رے
چار جانب چلا کیوں اسے ڈھونڈھنے — اپنے من میں ہی کیوں نہیں پایا رے

واہ حسرتؔ یہ کیسا معمہ ہے
خود کو جو شخص کھویا وہ پایا رے

(۱۰)

سن لے عرج موری رام رے سدھ بسرا گیو رام رے
ترچھی نجریا سے ماری کٹریا لے گیو سکھ آرام رے
ساس نندیا بگڑی تو بگڑی موکو تو سے کام رے
راہ بکٹ ہے اور پر گھٹ ہے بیچ میں ہوگئی شام رے
تڑپت تڑپت رین گجاری دل کو نہیں آرام رے
تیرے کارن سب سے چھوٹی جگ میں ہوئی بدنام رے
موری سجریا سونی پڑی ہے ہائے نہ آیو شام رے
چیری حسرتؔ جنم کی ماری سدا رہی ناکام رے

سجریا یعنی سیج

(۱۱)

میلی گدڑیا دھووے

اَنْتَ یَاذَا الْجَلَالِ — یَا عَظِیْمَ النَّوَال
لَا تَرُدُّ السُّؤَال — میلی گدڑیا دھووے
سَیِّدِیَ الْمُصْطَفٰیؐ — اَنْتَ کَھفُ الْوَرٰی
نَجِّنَا مِنْ بَلَا — میلی گدڑیا دھووے
حیدرؓ نام دار — صاحب ذوالفقار
رحم برحال زار — میلی گدڑیا دھووے
میرے پیرانِ پیرؒ — تم تو ہو دستگیر
میں ہوں تیرا فقیر — میلی گدڑیا دھووے
میرے صدیق پیر — تم ہو روشن ضمیر

میں ہوں عبد قدیر
میلی گدڑیا دھووے

بھجن

(۱۴)

کچھ یاد خدا کی کر لے

کچھ یاد خدا کر لے بابا   جو بھول گیا پچھتایا رے
کچھ یاد خدا کر لے

دنیا کے ہاٹ میں تو آیا   اور نیکی کو نہ کمایا
غفلت میں وقت گنوایا   کیوں دل نہ خدا سے لگایا رے
کچھ یاد خدا کر لے

زریں کپڑے تو پہن کر   پھرتا ہے اکڑ کر تن کر
کچھ فکر گور و کفن کر   وہ جائے گا جو آیا رے
کچھ یاد خدا کر لے

دل میں تیرے مکر و شر ہے   زن اور زمین و زر ہے
یہ دل تو خدا کا گھر ہے   کن کن کو اس میں بسایا رے
کچھ یاد خدا کر لے

اک دن ہے مقرر مرنا   اس دنیا سے ہے گزرنا
جیسا کرنا ویسا بھرنا   کیوں ہوش نہ تجھ کو آیا رے
کچھ یاد خدا کر لے

گردن کو اپنی جھکا کر   پلکوں کو اپنی ملا کر
خطرات کو دل سے ہٹا کر   پایا ہے جس نے پایا رے
کچھ یاد خدا کر لے

گو راہ میں چور کا ڈر ہے   اور دور پیا کا گھر ہے
کیا خوف ہے گر رہبر ہے   وہ دیکھا بھالا آیا رے
کچھ یاد خدا کر لے

دل سارے جہاں سے اٹھا دے   جو غیرِ خدا ہو بھلا دے
خود اپنے کو بھی مٹا دے   بس یار کو تو نے پایا رے
کچھ یاد خدا کر لے

اغیار نے ایسا گھیرا ہے   آنکھوں میں جس سے اندھیرا ہے
یہ حسرتؔ بندہ تیرا ہے   اک چشمِ کرم ہو خدایا رے
کچھ یاد خدا کی کر لے
کچھ یاد خدا کر لے بابا
جو بھول گیا پچھتایا رے

بھجن

(۱۳)

او پنچھی مسافر! باندھ کمر
اور چلنے کی تیاری کر

سب چھوٹیں گے زن اور پسر — اور ساتھ نہ آئیں گے سیم و زر
دنیا کو نہ جان تو اپنا گھر — منزل ہے تری دنیا سے اُدھر
او پنچھی مسافر! باندھ کمر

اچھے کر لے اپنے اعمال — اور جان گناہوں کو جنجال
ہوتا ہے بدی کا بد ہی مآل — او ظالم! اپنے گناہوں سے ڈر
او پنچھی مسافر! باندھ کمر

یہ تن ہے بدلتا سرتا سر — ہر آن ہے تو با جسمِ دگر
مرنے سے تجھ کو کیوں ہے ڈر — کیا تن کی جدائی میں ہے ضرر
او پنچھی مسافر! باندھ کمر

آنے کے ساتھ لگا ہے جانا — تو موت سے ناحق گھبرانا
اس موت کے پل سے گزر جانا — آگے ہے اپنے پیا کا گھر
او پنچھی مسافر! باندھ کمر

اللہ سے تو کیوں ڈرتا ہے — وہ رب ہے ترا تو بندہ ہے
رحمٰن و رحیم و مولیٰ ہے — کچھ بھی نہ رہے وہ خفا ہو اگر
او پنچھی مسافر! باندھ کمر

حسرتؔ آیا باحالِ تباہ — تو مالک ہے تو شاہنشاہ
تو رب ہے اس کا یااللہ — اک چشمِ عنایت اس پہ کر
او پنچھی مسافر! باندھ کمر

۲۔ نعت و نعتیہ غزل

	صفحہ
۱۔ ہم کو نبی جی مبارک ہمارا	174
۲۔ ہم کو مبارک آقا ہمارا	174
۳۔ من موہن ہے یار ہمارا ۔ سارنگ	175
۴۔ لگو جی موکو نام محمد پیارا (راگ کافی)	175
۵۔ بھولا بھالا کیسا جادو ڈالا	176
۶۔ ہریالہ بنڑا دھوم گجر سے آیا	177
۷۔ لاج رکھیو نہ رکھیو میں ہوں تیرا غلام	178
۸۔ لے گیو ری پیا پیارو ہمارا من	179
۹۔ میں نہ چھوڑوں گی تمہارا دامن	180
۱۰۔ معراجی سیاں تم پہ جیا قرباں	181
۱۱۔ تھام لو بیاں ہماری	182
۱۲۔ او مکے والے بلما تو آ جا رے	183
۱۳۔ میں واری تم پہ جاؤں نبی جی	184
۱۴۔ مجے محبت سے چور کر کے دکھا کے صورت کملیا والے	185
۱۵۔ پیا کے درشن کو جیا للچائے	186
۱۶۔ سید عالم احمدؐ مختار مورے پیارے	187

(۱)

ہم کو نبی جی مبارک ہمارا

چندر سورج آکاش کو بھاوے   پربت کو بھاوے لال اور ہیرا
کھیتی کو پانی سمودر کو موتی   باڑی کو بھاوے چنبیلی بیلا
ڈولتی چال اور مدھ بھری نیناں   ہردے کی ٹھنڈک آنکھوں کا تارا
ہم کو نبی جی مبارک ہمارا

(۲)

ہم کو مبارک آقا ہمارا
نورِ مجسم حق کا پیارا
وہ حسن والا کا جلوہ دکھائے   سرورِ عالمؐ عالم آراء
وہ راجہ ہے ہم پرجا ہیں   ہم اس کے ہیں وہ ہے ہمارا
اس کا دامن ہرگز نہ چھوٹے   ٹوٹی آس کا وہ ہے سہارا
ساری بلائیں ٹل جائیں گی   اس کی دیا کا گر ہو اشارا
ڈولتی چال اور مدھ بھری نیناں   ہردے کی ٹھنڈک آنکھوں کا تارا
حسرت نبیؐ جی کے بلہاری
چندر مکھ اور جگ اجیارا

(۳)

سارنگ

من موہن ہے یار ہمارا   اس پہ فدا گھر بار ہمارا
لاگ لگی ہے آگ لگی ہے   جینا ہے دشوار ہمارا
ہائے وہ سکھیں دل ہنستا ہے   سن کر حالِ زار ہمارا
اپنے پیا کی لگن لگی ہے   شوق سے دل سرشار ہمارا
جگت گرو ہے کھیون ہارا   بیڑا کیوں نہ ہو پار ہمارا
جینے کی پھر آس ہو کیوں کر   دور ہو جب دلدار ہمارا
اترائیں ہم کیوں نہ حسرت
دل میں بسا ہے یار ہمارا

(۴)

لگو جی موکو نام محمدؐ پیارا   وہ تو دونوں جگت کا سہارا
ساری جگت میں جوت اسی کی   وہ تو نینوں کا ہمری ہے تارا
چھوڑ ترا در جائیں کہاں کو   کوئی نہیں ہے ہمارا
من کی مرادیں مل جائیں ساری   وہ جو کردے ایک اشارا
آن پڑی منجدھار میں نیا   دور بہت ہے کنارا
میری آس ہے تجھ سے پیارے   اور نہیں کچھ سہارا
کوئی نہ نکلا سارے جہاں میں   سارا جہاں چھان مارا
اک آدھ صورت ہوتی ہے ایسی
دل کی آنکھوں کا ہے تارا
حسرت

(۵)

بھولا بھالا کیسا جادو ڈالا

جس نے دیکھا بن گیا اس کا — کیسا روپ نکالا
بھولے سے بھی نام جو لے لے — جپے اُسی کے نام کی مالا
روئے درخشاں ماہِ تاباں — لوگوں کا حلقہ اطراف ہالہ
ایک ایک منکے میں لاکھوں فن ہیں — ڈالا گلے بیچ مالا
اس کے نیناں مین کی بیڑی — کیا دیکھے گا دیکھنے والا

حسرت میرا پیارا نبیؐ ہے
دونوں جگت کا اُجیالا (جتی اُجیارا)

(۶)

ہریالا بنڑا دھوم گجر سے آیا

بڑی دھوم سے آیا ماں ہریالہ بنڑا — بڑی دور سے آیا ماں معراجی بنڑا
لوگو! دیکھو شور ہے کیسا — کیوں بجتا ہے یاں نقارہ
دیکھو! دیکھو! کون ہے آیا — علیؑ ولی نے نعرہ مارا

ہریالا بنڑا دھوم گجر سے آیا

حق کا پیارا راج دُلارا — اُمت والا سب کا سہارا
میرا والی میرا آقا — کیا کہنا ہے ظلِ خدا کا

ہریالا بنڑا دھوم گجر سے آیا

شانِ عظمت مرکزِ عزت — مظہرِ قدرت، صاحبِ رحمت
نور کی صورت پیاری سیرت — سب سے افضل سب سے اعلیٰ

ہریالا بنڑا دھوم گجر سے آیا

اِنّی اَنا کا جلوہ دکھایا — بندہ بن کر رب کو بھایا
سب کچھ کھو کر سب کچھ پایا — اُمت والا سب کو سہایا

ہریالا بنڑا دھوم گجر سے آیا

اِنّی اَنَا رَبُّکَ ...... (سورۃ طٰہٰ۔ آیت ۱۲)

(۷)

لاج رکھیو نہ رکھیو میں ہوں تیرا غلام — کوئی مانے نہ مانے میں ہوں تیرا غلام
شاہِ عالی مقامؐ واجب الاحترام — انبیاء کے امامؐ تجھ پہ لاکھوں سلام
اے شہِ انس و جاںؐ تجھ پہ قربان جاں — اور سارا جہاں لطف تیرا ہے عام
رات دن صبح و شام تیرا جپتا ہوں نام — کچھ نہیں اور کام اے رسولِ انامؐ
میں ہوں بندہ ترا تو ہے مولیٰ مرا — اے شہِ دوسراؐ مرجعِ خاص و عام
یوں بہ حالِ زبوں کب تلک میں رہوں — اور میں کیا کہوں میں ہوں تیرا غلام
اے شہنشاہِ دیںؐ لامکاں کے مکیں — میرا کوئی نہیں یا کریم الکرامؐ
جو ہے بندہ ترا وہ کہاں جائے گا — تیرے در کے سوا ہو کے تیرا غلام
مظہرِ ذوالجلال عزت لازوال — مجھ کو کردے نہال دید ہو صبح و شام
صاحبِ جبرئیل عاصیوں کے کفیل — قاسمِ سلسبیل مجھ کو مل جائے جام
یا حبیب الہٰ تو ہے شاہوں کا شاہؐ — چاہتا ہوں پناہ یارفیع المقام

دل میں تیرا ہے درد لب پہ ہے آہِ سرد
تیرے قدموں کی گرد ہے یہ حسرت غلام

(۸)

لے گیوری پیا پیارو ہمارا من

اُن کا نام پاک محمدؐ — مکہ مدینہ اُن کا وطن
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٌ — سدا بہار نبیؐ کا چمن
کالی کالی وا کی زلفیں — جن سے مہکے مشکِ ختن
ڈولتی چال اور مدبھری نیناں — ان پہ واروں اپنا تن من
سارا جگت ہے ان پہ قرباں — کبھی تو ہوجائے ان کا درشن
لے لو لے لو دل حاضر ہے — کب تک رکھوں میں کرکے جتن
نبیؐ کا چہرہ پھول گلاب کا — روح گلاب ہے آپ ذہن
آ جا آ جا جلدی آ جا — سنبھالے نہ سنبھلے ملکِ دکن

حسرت عاجز کیا کرتا ہے
آہ و فغاں اور جامہ دریدن

(۹)

میں نہ چھوڑوں گی تمہارا دامن

تم پہ واروں گی اپنا تن من   میں لٹاؤں گی سارا جوبن
مجھ کو کیا کام سارے جگت سے   میں تو دیکھوں گی بیٹھی درشن
میں تو لوں کی بلئیاں تمہاری   میں تو واروں گی تم پر سب دھن
چلے کدھر کو چھوڑ کے مجھ کو   میں نہ چھوڑوں گی تمہارا دامن
سایہ بن کر ساتھ رہوں گی   میں رہوں گی تمہاری ساتھن
سب تماشے ہیں پیارے کے پیارے   کیسا دولھا کہاں کی دولھن
دنیا ساری تم پہ تصدق   مل گیا تم کو کیسا جوبن
اے خلیل خدا کچھ مدد ہو   آتشِ عشق ہوجائے گلشن
تم کو صورت دکھادوں تمہاری   مجھ کو اپنا بنالو درپن
سارے جگت کے تم دولھا ہو   تم ہی جگت کی ہو دُلھن
ہوش جاتے رہیں گے تمہارے   دیکھتے تم کیا ہو درپن
کون اپنا ہے کون پرایا   کون ہے تری سوتن
کچھ سنوں کچھ کہوں دل کی باتیں   پاس مجنوں کے ہو میرا مسکن

کون حسرت مجھے روکتا ہے
میں گھسوں گی اٹھا کر چلمن

(۱۰)

معراجی سیاں تم پہ جیا قرباں

آنکھوں کے تارے راج دُلارے
تم ہو میری جاں معراجی سیاں
نیند نہیں ہے چین نہیں ہے
تم بن اے سلطاں معراجی سیاں
تن من واروں جیارا واروں
تم پر سب قرباں معراجی سیاں
چرن پہ تیرے جیا نکس جائے
دل کا ہے ارماں معراجی سیاں
بیکٹ ڈگر ہے چور کا ڈر ہے
کچھ بھی نہیں ساماں معراجی سیاں
کام برا ہے نام برا ہے
حسرت ہے حیراں معراجی سیاں

(۱۱)

تھام لو بیّاں ہماری

رحمتِ عالم ذات تمہاری — ساری اُمت کو ہے پیاری
سوائے تیرے احمدؐ پیارے — کون سُنے یہ آہ و زاری
رحمتِ عالمؐ فخرِ آدمؑ — خدا کو پیاری شکل تمہاری
سرورِ عالمؐ تم کو مبارک — نبیوں کی سالاری
آگے آگے نبی محمدؐ — پیچھے پیچھے اُمت ساری
اللہ محمدؐ جب ہیں ہمارے — ساری دنیا پھر ہے ہماری
جب ہیں نبیؐ جی خدا کو پیارے — اُمت بھی ہے خدا کو پیاری
نہ ہوتے تم تو نہ ہوتا کچھ بھی — تمہاری خاطر ہے گُل کاری
خدا کو جب ہیں حبیبؐ پیارے — تو ان کی اُمت بھی پیاری
پوری نیند کبھی نہ آئی — فکرِ اُمت شب بیداری
نبی اکرمؐ کو ہو مبارک — نبیوں کی سالاری
گرنے نہ دینا اس کو ہرگز — تھام لو بیّاں ہماری
دل سے تم کو کون نہ چاہے — صورت پیاری سیرت پیاری
اللہ کے بندے نبیؐ کی اُمت — کیا قسمت ہے ہماری تمہاری

خواجہ میاں کا فقیر ہے حسرتؔ
لائے کون یہ قسمت ہماری

(۱۲)

او کے والے بلما تو آجا رے
آجا رے پھر نہ جا رے
خدیجہؓ بی بی کے راج دُلارے — عائشہؓ بی بی کے بالم پیارے
آجا رے پھر نہ جا رے
حسنؓ حسینؓ کے پالن ہارے — فاطمہؓ بی بی کے بابل پیارے
آجا رے پھر نہ جا رے
علیؓ جی کے بھیا — کالی کملی والے کنھیّا
آجا رے پھر نہ جا رے
نینوں میں آجا من میں سماجا — درس دکھا جا من کو لبھا جا
آجا رے پھر نہ جا رے
جلد بلالو اپنے دوارے — کب تک حسرتؔ تیری پکارے
آجا رے پھر نہ جا رے
آجا رے پھر نہ جا رے

(۱۳)

میں واری تم پر جاؤں نبیؐ جی

تم ہو جگت اجیارے   میں واری تم پر جاؤں نبیؐ جی
ہم تو تمہارا ناؤں جپت ہیں   کیوں ہوئے انجان پیارے
میں واری ......
تم جو چاہو کرسکتے ہو   ہم ہیں داس تمہارے
میں واری ......
من کی ٹھنڈک پران کا سکھ ہو   تم نینوں کے تارے
میں واری ......
بیچ بھنور میں ڈگمگ ہوئے   نیا لگادو کنارے
میں واری ......
کس کا روپ بھرا ہے تم نے   دیکھ کے سب متوارے
میں واری ......
تم راجہ مہاراجہ جگت کے   سب ہیں پرجا تمہارے
میں واری ......
سدھ گن کوئی پاس نہیں ہے   ہم ہیں تمہارے پیارے
میں واری ......
تم ہی بتادو کون ہے تم سا   ڈھونڈ کے ہم سب ہارے
میں واری ......
حسرتؔ داسی ہے بلہاری   تم ہو اس کے پیارے
میں واری ......

(۱۴)

مئے محبت سے چور کردے دکھا کے صورت کملیا والے
غمِ جدائی کو دور کردے دکھا کے صورت کملیا والے

اٹھا دے منہ سے نقاب اپنا
دکھادے اِنّی اَنا کا جلوہ
بطون کو تو ظہور کردے
دکھا کے صورت کملیا والے
نہیں ملے گا خدا کا رستہ
ملے نہ جب تک خدا کا پیارا
ہماری آنکھوں میں نور کردے
دکھاکے صورت کملیا والے
تڑپ کے گزری ہے رات ساری
نظر نہ آئی وہ شکل پیاری
ہمارے دل میں سرور کردے
دکھاکے صورت کملیا والے
کہاں ہمارا حبیب رب ہے
دُعا یہ حسرتؔ کی روز و شب ہے
یہ انجمن رشکِ طور کردے
دکھاکے صورت کملیا والے

(۱۵)

پیا کے دیکھن کو جیا للچائے

چین نہیں ہے بے مجھ کو پیا بن — ہائے پیا نہیں آئے
جس کو پیا کی لگن لگی ہو — اس کو کچھ نہ سہائے
چھپنا تھا تو نہ ملنا تھا — مل کر کیوں چھپ جائے
پیت کی اگیا جس تن لاگے — ہائے دکھیا کیا سکھ پائے
کر کے پیت اب کیا پچھتانا — جو کچھ ہو، ہو جائے
پریم کا مدوا سائیں پلا کر — شدھ بدھ سب لے جائے
جس کی بیاں پکڑے سیاں — وہ رانی کہلائے
جس کے من میں سائیں بسا ہو — دوجا کون سمائے
من میں بس کر نین سے اوجھل — کون اسے پھر پائے
جو موند آنکھیں سائیں کو ڈھونڈے — سائیں اسے مل جائے
جو کھو جائے سائیں کی دھن میں — مہا پُرش کہلائے

سائیں کا نام جپے جو حسرتؔ
سائیں وش ہو جائے

(۱۶)

سیّد عالم احمدؐ مختار مختار مورے پیارے مختار مورے پیارے

جن و ملائک در پہ کھڑے ہیں
وہ ہے تری سرکار، سرکار مورے پیارے
جانِ جہاں ہو روحِ رواں ہو
نبیوں کے سردار، سردار مورے پیارے
اللہ کے محبوب، ہر اک صفت ہے خوب
اُمت کے غمخوار، غم خوار مورے پیارے
رنگ شہابی نین گلابی
مستانہ رفتار، رفتار مورے پیارے
بات ہے دلکش، چہرہ ہے مہ وش
تجھ پہ جاں نثار، نثار مورے پیارے
حسرتؔ نالاں سخت پریشاں
اس کو نہیں ہے قرار، قرار مورے پیارے

۳۔ منقبت

در شان		صفحہ
سیدنا علی کرم اللہ وجہہ	۱۔ یا حیدر کرار	189
حضرت غوث الاعظم دستگیرؒ	۲۔ ولیوں کا سردار یا غوث اعظم	190
	۳۔ غوث اعظم سیاں	191
	۴۔ دوڑو سانچے پیر دوڑو دوڑو	192
	۵۔ اتی میرے لال کچھ ایسا رنگنا	193
	۶۔ محبوب سبحانی جلوۂ ربانی (چکی کا گیت)	193
حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ	۷۔ سلطان الہند غریب نواز	194
	۸۔ سلطان الہند غریب نواز	194
	۹۔ خواجہ پیا میں ترے بلہاری	195
	۱۰۔ خواجہ معین الدین اجمیریؒ	195
حضرت سید محمد صدیق محبوب اللہؒ	۱۱۔ کھاجا پیا موری لے لے کھبریا	195
	۱۲۔ میں تو تورے دامن والاگی سادات ٹھمری (راگ بھیرویں)	196
	۱۳۔ سبحان اللہ ماشاء اللہ خواجہ کا دربار	196
	۱۴۔ خواجہ محمد صدیق پیر	197
	۱۵۔ خواجہ محمد صدیق پیر	197
	۱۶۔ خواجہ پیارے سے لاگی ہماری نین	198
	۱۷۔ دیا کرو سادات ہم پہ دیا کرو ٹھمری (راگ سارنگ)	199

(۱)

یا حیدر کرّار

موری نیّا منجدھار کرو بیڑا تم ہی پار

یا حیدر کرّار

بھولی بھالی میں ہوں ناری پہت گلے کا ہار

موری نیّا منجدھار

میّا بابل کوئی نہیں ہے بَیری ہے سنسار

موری نیّا منجدھار

تیرے دوارے آن پڑی ہوں چھوڑ کے سب گھربار

موری نیّا منجدھار

کالی کملی والے کے بھیّا آؤ اب سرکار

موری نیّا منجدھار

حسن حسین کا صدقہ دلاؤ آئی ہوں دربار

موری نیّا منجدھار

(۲)

ولیوں کا سردار یا غوثِ اعظم

نیّا لگادو پار یا غوثِ اعظم　　میں ہوں بہت ناچار یا غوثِ اعظم
کوئی نہیں ہے تیرے جیسا　　ولیوں کا سردار یا غوثِ اعظم
حسن کے پوتے حسینؑ کے نواسے　　علیؑ کے باغ و بہار یا غوثِ اعظم
دوست تمہارے جنت میں ہیں　　دشمن ہیں فی النّار یا غوثِ اعظم
میں ہی نہیں اک تیرا شیدا　　سارا جہاں ہے نثار یا غوثِ اعظم
میری مشکل آساں کردو　　دوڑو اب سرکار یا غوثِ اعظم
حسرتؔ خادم تیرا ہوکر
کیسے رہے ناچار یا غوثِ اعظم

(۳)

غوثِ اعظم سیّاں
پکڑو موری بیّاں
عبدالقادر سیّاں　　تھام لو موری بیّاں
عبدالقادر سیّاں　　پکڑو موری بیّاں
غوثِ اعظم سیّاں
پکڑو موری بیّاں
اللہ کے پیارے　　نبیؐ کے دُلارے
آقا ہمارے　　سب کے سہارے
غوثِ اعظم سیّاں
پکڑو موری بیّاں
صورت دکھادو　　غم سے چھڑادو
مقصد دلادو　　گرتی کو اُٹھادو
غوثِ اعظم سیّاں
پکڑو موری بیّاں
غوث الوریٰ ہو　　نورِ خدا ہو
ہجر سہا ہو　　کیا جانے کیا ہو
پیرانِ پیر سیّاں
پکڑو موری بیّاں
آوے کا آوا　　بگڑا ہوا ہے
ماحول میرا　　کتنا بُرا ہے
غوثِ اعظم سیّاں
پکڑو موری بیّاں
واری جاؤں　　بلہاری جاؤں
لوں گی بلیاں　　پڑوں گی پیّاں
غوثِ اعظم سیّاں
پکڑو موری بیّاں

(۴)

دوڑو سانچے پیر دوڑو دوڑو
دوڑو دستگیر دوڑو دوڑو

غوث اعظم شیخ مکرم — صاحب تاج و سریر دوڑو دوڑو
شاہ شاہاں میر میراں — تم ہو بے نظیر دوڑو دوڑو
ہم تو تمہارے چیلے کے چیلے — تم پیروں کے پیر دوڑو دوڑو
لاج شرم ہے ہاتھ تمہارے — تم ہو دستگیر دوڑو دوڑو
چار طرف سے آئی بلائیں — آئی بلا کو چیر دوڑو دوڑو
آؤ آقا جلدی آؤ — کیوں ہے یہ تاخیر دوڑو دوڑو
لاکھوں دشمن اور میں تنہا — پہنچو اب یا پیر دوڑو دوڑو
کاٹ ہی ڈالو بے دینوں کو — کھینچ لو اب شمشیر دوڑو دوڑو
غوث اعظم شیئاً للّٰہ — انا الفقیر الحقیر دوڑو دوڑو
مفلس ہوں میں کچھ نہیں رکھتا — آپ کا پر ہوں فقیر دوڑو دوڑو
جیب ہے خالی ہاتھ ہے خالی — دل کا پر ہوں امیر دوڑو دوڑو
میری مدد کو جلدی پہنچو — میں ہوں بہت دلگیر دوڑو دوڑو
میری قسمت گر نہیں اچھی — بدلو مری تقدیر دوڑو دوڑو

عاجز بے کس بے چارہ ہے
حسرت عبد قدیر دوڑو دوڑو

(۵)

اجی مورے لال کچھ ایسا رنگنا

اجی مورے لال کچھ ایسا رنگنا — جو دیکھے منہ تکنا تکنا
صورت سیرت بنے تمہاری — نقشہ ایسا جمنا جمنا
ہاتھ پکڑ کر بھول نہ جانا — لاج ہماری رکھنا رکھنا
آؤ آؤ جلدی آؤ — کب تک رستہ تکنا تکنا
چاہنے والے کو لازم ہے — چاہت میں مرمٹنا مٹنا
میرا جوڑا رنگ دو بسنتی — رنگ تمہارا اپنا اپنا

حسرت کہلاتی ہے ٹھمری
ٹھمری اور یہ رونا رونا

(۶)

چکی کا گیت

محبوب سبحانی جلوہ ربانی — مصطفیٰ کے جانی تیرے میں قربانی
تیرا رتبہ اعلیٰ سب سے ہے دوبالا — سب کا تو ہے مولیٰ اے شانِ سلطانی
تیرے قدم کے نیچے سر ہیں اولیاء کے — شیر خدا کے بیٹے رحمتِ رحمانی
تو ہی تو میں ہی میں نا تو تو نا تو میں — نا دریا نا ندی پانی ہے پانی

تیرا خادم ہے تو یہ ہرگز نہیں مرتا
دستگیری فرما اے شاہِ جیلانی

دوسری عالمی جنگ (۱۹۳۹ء۔ ۴۵ء) سے پہلے تک جب ابھی مشینی گرنیوں کا رواج عام نہیں ہوا تھا آٹا ہاتھ کی چکیوں میں پیسا جاتا تھا۔ قاعدہ ہے کہ محنت کے دوران گانے سے تھکن کا احساس کم ہوجاتا ہے۔ چنانچہ چکی پیستے وقت اور دھان کوٹتے وقت گیت گائے جاتے تھے۔ سارا ماحول دینی تھا۔ گیتوں میں بھی اللہ رسول کی باتیں ہوتیں۔ عورتیں سر پہ پلو اوڑھے گیت گاتی ہوئی چکی پیستیں تو "دل بہ یار دست بکار" کا سماں بندھ جاتا۔ ان مقدس ماؤں کے ہاتھوں سے تیار کی ہوئی غذا کی بات ہی اور ہوتی۔ (اضافہ از اکیڈمی)

(۷)

سلطان الہند غریب نوازؒ

خواجہ معین الدین اجمیری تیرے چرن میں لاج ہے میری
تم خواجہ ہو تم راجہ ہو تم نے دولت کتنی بکھیری
آلِ نبیؐ اولادِ علیؓ ہو ایک نجریا مجھ پر تیری
حق کے پیارے راج دُلارے تیری محبت سب کو گھیری
چشت کے خواجہ ہند کے راجہ حسرت بھی ہے چیری تیری

سلطان الہند غریب نوازؒ

(۸)

سلطان الہند غریب نوازؒ

تم ہند کے راجہ مہاراجہ دولت اُلفت کتنی بکھیری

سلطان الہند غریب نوازؒ

آلِ نبیؐ اولادِ علیؓ ہو صورت سیرت پیاری تیری

سلطان الہند غریب نوازؒ

چشت کے خواجہ نینوں میں آجا تیری محبت سب کو گھیری

سلطان الہند غریب نوازؒ

خواجہ پیارے راج دُلارے تیرے چرن میں لاج ہے میری

سلطان الہند غریب نوازؒ

مست بنادے سنا کے مجھ کو چشت کا راگ اور بانسری تیری

سلطان الہند غریب نوازؒ

بھول نہ جانا اس برہن کو حسرت بھی ہے تیری چیری

سلطان الہند غریب نوازؒ

خواجہ معین الدین اجمیریؒ

(۹)

خواجہ پیا میں تورے بلہاری صورت پیاری سیرت پیاری
آؤ مدد کو اس دُکھین کی کب تک کروں میں یہ آہ وزاری
بندے کی ذلت آقا کی ذلت
تمرا کہا کر حسرت کی خواری

(۱۰)

خواجہ معین الدین اجمیری تجھ پر حسرت چیری واری
ہند کے راجہ عرب کے خواجہ رکھیو جگت میں لاج ہماری
کیونکر لوگ تجھے نہ جانیں صورت سیرت دونوں پیاری
اٹھو خواجہؒ وقتِ مدد ہے نیّا لگادو پار ہماری
غوثِ اعظمؓ خواجۂ اکرمؒ
حسرت دونوں پر بلہاری

(۱۱)

کھاجا پیا موری لے لے کھبریا
کیسے کروں سکھی کھاجا نہیں آئے بیتی چلے موری ساری عمریا
میں بچاری کیسے چڑھوں گی اونچی بہت ہے واکی اٹریا
دن نہیں چینا رات نہیں ندیا آئے نہیں مورا پیارا سنوریا
کھاجا پیا موری لے لے کھبریا

۱ خواجہ ۲ مجریا

(۱۲)

میں تو تورے دامن وا لاگی سادات

بن دیکھے تو ہے چین نہیں ہے　　تڑپت ہوں دن رات
کہاں چلے ہو چھوڑ کے ہم کو　　جان چلی ترے ساتھ
دیس کو اپنے چلے پلٹ کر　　کیا پردیسی کی بات
حسرت چیری کب تک چیتے
آؤ جی تم سادات

(۱۳)

سبحان اللہ ماشاء اللہ　　خواجہ کا دربار کیسا پر انوار
خواجہ محمد صدیق پیر　　ولیوں کے سردار
شانِ عزت قبلۂ عالم　　سرکار مختار
بحر محبت نور وحدت　　منبع اسرار
نور سکینہ تیرا سینہ　　سیّد الابرار
شرح کلام ربانی ہے　　خواجہ کی گفتار
نور ظہور صبح صادق　　خواجہ کا دیدار
ورد و نام حضرت خواجہ　　سلطان الاذکار
تیرے آگے سر بہ زمیں ہے
حسرت تابع دار

(۱۴)

خواجہ محمد صدیق پیر　　صاحب تاج و سریر
چھوڑ کے تجھ کو جائے کدھر کو　　حسرت عبد قدیر
کوئی نہیں ہے ان کے جیسا　　وہ ہیں بے نظیر
شانِ عزت قبلۂ عالم　　تم ہو بشیر و نذیر
نور ولایت شمع ہدایت　　میں ہوں تیرا فقیر
خواجہ کی تصویر ہے حسرت
وہ ہے شمس یہ بدر منیر

(۱۵)

خواجہ محمد صدیق پیر　　صاحب تاج و سریر
تیرے جیسا کوئی نہیں ہے　　تو پیروں کا ہے پیر
بن پوچھے وہ بھیک نہ پانی　　کیوں نہ ہو پھر توقیر
ساری دنیا ہاتھ میں تیرے　　تو ہے سانچا فقیر
عبدالقادر ثانی تو ہے　　تو ہے دستگیر
کون ہے جس سے نہیں ہے واقف　　تیرا پاک ضمیر
میری قسمت کیا اچھی ہے　　مجھ کو ملا ہے کیسا پیر
تو نے دیا اور خوب دیا ہے
حسرت کو یا پیر

(۱۶)

خواجہ پیا سے لاگی ہماری لگن ہم تو واریں گے اپنا سب تن من
برہا کی آگ جلاوے میکو میں کروں اُف تو جل جائے سارا چمن
موت بھی پاس آنے کو ڈرتی ہے یہ محبت بلائے بے درمن
کھیل سمجھے تھے کیا محبت کو اب نہ خوردن رہا نہ نوشیدن
ایک درشن ہے تیرا مجھے کافی تیرے درشن میں کس کا نہیں درشن
رات دن تیرے ہی گاؤں گی گن کو میں ہوں خواجہ میاں کی بیراگن
پہلے ہم دوسروں پہ ہنستے تھے شغل اُن کا ہے ہم پہ خندیدن
میں پیدا ہوئی یاں مروں گی یاں میں کہاں چھوڑتی ہوں ترا دامن
مجھ کو کیا کام سارے جگت سے تم رہو اور تمہارا درشن
مجھ کو حاجت نہیں ہے کسی شے کی مجھ کو کافی ہیں خواجہ میاں کے چرن

میں تو حسرتؔ ہوں خواجہ کی داسی
لوگ مجھ کو سمجھتے ہیں بیراگن

(۱۷)

دیا کرو سادات ہم پر دیا کرو

تڑپت تڑپت عمر گجاری کٹھن کٹے دن رات ۔ ہم پر دیا کرو
بن کے بھکارن در پہ پہنچی اب تو بڑھاؤ ہاتھ ۔ ہم پر دیا کرو
کیسے پہنچوں سائیں کے گھر تک کوئی نہیں ہے ساتھ ۔ ہم پر دیا کرو
تم کو ہمری پرواہ کیا ہے اونچی تمری جات ۔ ہم پر دیا کرو
چاہے بگاڑو چاہے سدھارو لاج ہے تمرے ہاتھ ۔ ہم پر دیا کرو
تم تو نباہ کا بچن دیے تھے ہاتھ میں لے کر ہاتھ ۔ ہم پر دیا کرو
پھنسی بھنور میں موری نوریا پار کرو جی سادات ۔ ہم پر دیا کرو
حسرتؔ چیری کب تک چیخے آؤ جی تم سادات ۔ ہم پر دیا کرو

دیا کرو سادات ۔ ہم پر دیا کرو

۴۔ غزل

مصرعہ اولیٰ	صفحہ
۱۔ کیسا جادو ڈالا	201
۲۔ جیا ترپت ہے مورا آؤ بالما	201
۳۔ چوٹی کھول بتادے بنا	202
۴۔ پیا پردیسوا	202
۵۔ تم بن کٹھن کٹی ساری رات (راگ پیلو)	202
۶۔ پیت وہ دکھ ہے کام نہ آوے جادو اور منتر (دوہے)	203
۷۔ کاہے ماروری نیناں بان	203
۸۔ چلو چلوری سکھی اپنے پیا کو منالائیں	204
۹۔ پیت کی آگیا بجھائے نہیں بجھتی	204
۱۰۔ صورت مت بھولیو سیاں ہماری	205
۱۱۔ اے ری سکھی کاسے کہوں میں کہانی	205
۱۲۔ مجھے جگ کے سب کچھ لوگ تارے (راگ برج)	206
۱۳۔ ارے مورے پیارے آرے آرے	207
۱۴۔ ہم سنگ نیناں کاہے کو لگائے	208
۱۵۔ چھاڑو چھاڑو جی بیاں ہماری رے	208
۱۶۔ سیاں رے آرے آرے	209
۱۷۔ اگیا لاگی سندر بن جل گیو رے	209
۱۸۔ میگھوا جھر جھر برن لاگے (راگ ملہار)	209

(۱)

کیسا جادو ڈالا نیناں والا
تجھ سے چھٹ کر کیسے جیوں گی نیناں تیرے ملین کی بیڑی
جاؤں گی کیسے چھوڑ کے تجھ کو پڑی گلے بیچ پیت کی پھانسی
جان چلی ہے بن کر آنسو من میں اگیا پیت کی لاگی
حسرتؔ اب تو کچھ ناہیں سوجھت
کیسے بچے گی جان ہماری

(۲)

جیا ترپت ہے مورا آؤ بالماں
تم کو ڈھونڈن جاؤں کہاں کو اپنا پتہ بتلاؤ بالماں
دیکھو تو رات بہت سی گجری اب تو یہیں رہ جاؤ بالماں
کبھی کبھی تو آؤ ملن کو اتنا مت ترساؤ بالماں
سوتن کے گھر رات نہیں تھے؟ رام کی سون کھاؤ بالماں
ہم کو تم بن چین نہیں تھا تم بھی تو کچھ بتلاؤ بالماں
لوں گی بلیاں دیکھ کے تم کو اوٹ کے باہر آؤ بالماں
جو کچھ بیتے مجھ پر بیتے
تم تو سدا سکھ پاؤ بالماں

(۳)

پوتی کھول بتاوے بمنا
کب آئے گا مورا سجنا

نین کی مورے اب ہے باری   ٹھیرو ٹھیرو گنگا جمنا
ہردے ہی میں ملتا ہے ساجن   آپنا دھیان لگائے رہنا
جس کو دیکھوں تجھ کو پاؤں   مورے من میں ایسا بسنا

جیسے جلے ہے بن کی لکڑی
کب تک حسرت جلتے رہنا

(۴)

پیا پردیسوا
کا سے کہوں سندیسوا

ڈھلے چلے جو بنوا   سونت بھیو کیسوا
پیا پردیسوا

لوٹ کے باہر آگیو بالم   اپنا بدل کر بھیسوا
پیا پردیسوا
کا سے کہوں سندیسوا

(۵)

تم بن کٹھن کٹی ساری رات

جیسے جل بن مچھلی تڑپے   تڑپت ہوں دن رات   ...... تم بن
اپنا مکھڑا ہم کو دکھادو   اتنی سن لو بات   ...... تم بن
کٹھن کٹی ساری رین تم بن   پرت ناہیں موہے چین   ...... تم بن
رات دنا موری روے نجری   کا سے کہوں سارا بین   ...... تم بن

جب ناہیں ہووت پیا کا درشن
نیناں بن کر بہہ جائیں   ...... تم بن

(۶)

کاہے ماروری نیناں بان

ان نینوں کے بس میں جو آئے   اس کو کہیں نہیں ہے امان
پیت کی چکر میں جو آئے   دین کدھر ہے کہاں ایمان
ان نینوں میں زہر بھرا ہے   جس کا نہیں درمان
ان نینوں سے خدا بچائے   کہیں نہیں ہے امان
پارہ پارہ جو دل ہووے   اس میں کہاں ارمان

حسرت اب ایماں ہی بچالو
بچتی نہیں ہے جان

(۷)

چلو چلوری سکھی اپنے پیا کو منالائیں

چھیل چھبیلا بڑا ہٹیلا   اس کا من پرچائیں
بانکی صورتیا دیکھ کے ان کی   اپنا جی بہلائیں
منتی کریگے پئیاں پرینگے   جیسے بنے سمجھائیں
بہت دن بیتے پیا نہیں آئے   اس بن کیا سکھ پائیں

پانی تک اب پیا نہیں جاتا
کب تک حسرت ہم غم کھائیں

(۸)

پیت کی آگ کیا بجھائے نہیں بجھتی   کیسے کروں کچھ بنائے نہیں بنتی
کچھ نہیں سنتا میرا ہٹیلا   کب سے کھڑی ہوں منتی کرتی
میں مورکھ ہوں وہ ناداں ہے   اس دھن میں ہوں میں سر دھنتی
سر چکراوے جیا گھبراوے   پیروں تلے سے چلی رے دھرتی
جی جو بھر آیا بیٹھ گئی رونے   تم ہی بتاؤ میں کیا کرتی

کیسی بلا میں پھنس گئی حسرت
جو نہیں ٹلتی جو نہیں گھٹتی

(۹)

صورت مت بھولیو سیاں ہماری
میں تو تم پر ہوں سیاں بلہاری

جان کے کیوں انجان بنے ہو — میں ہوں بڑی دکھیاری
اپنی کرپا ہم پر کریو — سن لو عرجیا[۱] ہماری
جاتے کہاں ہو من میں بسا کر — اپنی صورت پیاری پیاری
چھوڑ کے تجھ کو جاؤں کدھر کو — داسی ہوں میں تو تمہاری

مرتے پیچھے آئیں وہ حسرت
پیت کی ریت ہے نیاری

(۱۰)

اے ری سکھی کاسے کہوں میں کہانی

اس کو ڈھونڈن جات کدھر کو — جان میں ہے یار جانی
جس تن لاگے سوئی تن جانے — تا نہ بجھی کے دانی
پیت کی پھانسی پڑی گلے بیچ — ھا انا عبد غانی
اس کا ملنا بہت کٹھن ہے — کیوں تو ہوئی دیوانی
دھن دولت کچھ پاس نہیں ہے — کیسے کروں مہجوانی[۲]
ہاتھ پکڑ کر چھوڑ نہ دینا — رکھ لے جگت بیچ بانی

میں کو بھینٹ چڑھاوے حسرت
پیا ملن کی جو ٹھانی

۱۔ عرض — ۲۔ مہربانی

(۱۱)

مجھے جگا کے سب کچھ لوٹا رے

بالی عمریا پہ ترس نہ کھایو — میری لاج کا پہرہ ٹوٹا رے
ہے سو ہے ناہیں سو ناہیں — جگ دھندا سارا جھوٹا رے
اپنے پیا سے پیت لگا کر — دونوں جگت سے چھوٹا رے
اپنے پیا سے جو منہ پھیرے — اس کا نصیبا پھوٹا رے
اپنے منہ سے پردہ ہٹا کر — دونوں جگت کو لوٹا رے
مَیں مَیں سے یہ نکلا کون — مَیں کا بھانڈا پھوٹا رے
چھیل چھبیلا بانکا ٹھیلا — مورا چنچل بالم بوٹا رے
جب سے پیا کے پلّے پڑی ہوں — موسے اپنا پرایا چھوٹا رے
سب سکھیں موپے مُرمُر دیکھیں — تری پیت کا بھانڈا پھوٹا رے
تیرے گلے کا ہار بنی ہوں — جگ چھوٹا تو چھوٹا رے
کہت قدیرا سن بھئی سادھو — رب سانچا جگ جھوٹا رے

آ و نبیؐ جی حسرت چنچیں
تیری اُمت کا دل ٹوٹا رے

(۱۲)

ارے مورے پیارے آرے آرے
دل کی ٹھنڈک آنکھوں کے تارے

آنکھوں میں آنسو دل میں سوزش   یہ جینا بھی کیا جینا رے
ارے مورے پیارے آرے آرے

تیری گلی کے سو سو پھیرے   پھرتا ہوں میں مارے مارے
ارے مورے پیارے آرے آرے

تیری ادائیں دل کو بھائیں   تیری باتیں شکر پارے
ارے مورے پیارے آرے آرے

تیری جدائی جان ہی لے گی   دل پر میرے چلتے ہیں آرے
ارے مورے پیارے آرے آرے

کھول کے گھونگٹ سب دنیا کو   اپنا دیوانہ تو بنا رے
ارے مورے پیارے آرے آرے

توڑ کے دل کو کرتے ہیں واپس   جیسا لینا دینا دینا رے
ارے مورے پیارے آرے آرے

میں ناداں ہوں میں عاجز ہوں   اپنا رستہ آپ بتا رے
ارے مورے پیارے آرے آرے

جان بھی لے لے مال بھی لے لے   اپنی صورت مجھ کو بتا رے
ارے مورے پیارے آرے آرے

کیسے چھپے گا میری نظر سے   کس کے ہیں یہ سب نظارے
ارے مورے پیارے آرے آرے

آس نہیں ہے مجھ کو کسی سے
حسرت جیتا تیرے سہارے

(۱۳)

ہم سنگ نیناں کاہے کو لاگے

سوچ سمجھ کر دل دینا تھا   دے کر کیوں پچھتائے
سحر بھرا ہے ان نینوں میں   ان سے کون سکھ پائے
نینوں سے پہلے کرتے ہیں بے خود   پاچھے سکھ لے جائے
ان نینوں سے خیر نہیں ہے   کر کے پیت کچھ پھل نہیں پائے

جو ہونا تھا ہو چکا حسرت
پیت لگا کر کیوں پچھتائے

(۱۴)

چھانڈو چھانڈو جی بیاں ہماری رے

وا کی صورت ہے کیسی پیاری رے   میں تو ظالم کو دیکھ کے ہاری رے
کون ترچھی نگاہ سے مارا ہمیں   دل میں لاگ گئی کٹاری رے
راہ چلتی کو تم کاہے چھیڑو ہو   چھانڈو چھانڈو جی بیاں ہماری رے
ہم ہیں ہندو دھرم تم ترک وا ہو   کاہے لینو بلیاں ہماری رے
ہے محبت ہمارا دھرم مذہب   ہم محبت کے ہیں پجاری رے
حسن کی داد دینا ہمارا دھرم   ہم تو لیں گے بلیاں تمہاری رے
جان دینا محبت میں عزت ہے   بے محبت کے جینا ہے خواری رے
سب تماشے ہیں یہ محبت کے   کون پیارا ہے کون پیاری رے
یہ محبت ہے کیا نہیں معلوم   ایک حیرت ہے دل پہ طاری رے

اب تو کیسی بلا میں پھنسی حسرت
ہوئی سوچ سمجھ کی خواری رے

(۱۵)

سیّاں رے آرے آرے

ذرا چھاتی سے اپنی لگا سیّاں رے　　سیّاں رے آرے آرے
جب سے تم سے آنکھ لڑی ہے　　اک پل کل نہیں آرے سیّاں رے
تم جو چاہو کرسکتے ہو　　تم راجہ ہم پرجا رے سیّاں رے
جل بن جیسے مچھلی ترپے　　دھک دھک کرے کلیجہ رے سیّاں رے

سیّاں رے آرے آرے

(۱۶)

آگیا لاگی سندر بن جل گیو رے

نہ جوانی کی امنگیں نہ بدن کی طاقت　　نہ وہ آرام کی نیند اور نہ دل کی راحت
کروٹیں ہم کو بدلنے کی پڑی ہے عادت　　سوزشِ عشق و محبت ہے بلا کی آفت

آگیا لاگی سندر بن جل گیو رے

مشغلہ علم و کمالات کا کچھ بھی نہ رہا　　نہ خیالات کی رفعت نہ ذکاوت کا پتا
اک غمِ دل ہے کہ دن رات ہے آکر گھیرا　　شعلۂ طور ہے یا شعلہ فشاں ہے نالہ

آگیا لاگی سندر بن جل گیو رے

دل نہ سینے میں ہے باقی نہ جگر باقی ہے　　جان تن میں ہے نہ وہ دیدۂ تر باقی ہے
نام حسرتؔ کا ہے باقی نہ اثر باقی ہے　　ہائے کچھ بھی نہ رہا عشق مگر باقی ہے

آگیا لاگی سندر بن جل گیو رے

(۱۷)

میگھوا جھر جھر برن لاگے　　ہم اپنے پیا کو ترسن لاگے
بھیگت کیوں ہے گھر کے باہر　　اندر آجا زلفوں والے
برس برس تو اتنا میگھوا　　پیا کے گھر تک ہم کو بہالے
کب سے کھڑی ہوں منتی کرتی　　کیسے کٹھن کے پڑی ہوں پالے
تڑپ تڑپ کر مرجاؤں گی
اب تو جیا کے پڑے ہیں لالے

(۱۸)

دوہے

پیت وہ دُکھ ہے کام نہ آوے دارو اور منتر
اس دُکھ سے تو مرنا ہی ہے لاکھ دفعہ بہتر
اپنے منہ سے جب کہا کہاں رہا وہ راز
پَر پُرزے اس کو لگے اور وہ کیا پرواز
من میں آگیا پریت کی لگا کے ہم سے بول
خالی باتیں بے معنٰی ہیں جیسے باجے ڈھول
سوچ سمجھ کر بات کرو پہلے دل ہو بعد زبان
جس کا دل ہو بعد زباں بے شک ہوگا وہ حیواں
دل ٹکڑے ٹکڑے کیجیو تو پھر بھی رہے الفت
تم جو چاہو کیجیو راضی ہے حسرتؔ

فارسی کلام

۱۔ حمد باریٰ تعالیٰ

صفحہ

۱۔ زعشق تو بکن سرشار مارا 212

۲۔ یارب ما عاجزیم و خواریم 214

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱)

ز عشقِ تو بکن سرشار ما را
ہم کو اپنے عشق (دیوانہ وار محبت) سے سرشار فرما
بکن مقبول یا رب ایں دعا را
اور اس دعا کو اے پروردگار شرفِ قبولیت عطا فرما

بحق روئے تابانِ محمدؐ
حضور اکرم سیدنا محمدؐ کے رخِ روشن کے طفیل
تو روشن کن دلِ تاریک ما را
(پروردگار) تو ہمارے تاریک دل کو بھی روشن فرمادے

بہ نورِ ہر دو چشمانِ محمدؐ
حضورؐ کی دونوں آنکھوں کے نور سے
منور ساز یارب چشم ما را
پروردگار ہماری آنکھوں کو منور فرمادے

بحق ہر دو گیسوئے محمدؐ
حضورؐ کی دونوں جانب زلفوں کی لٹوں کے طفیل
بگرداں یاالٰہی ہر بلا را
ہر بلا کو ہم پر سے ٹال دے (رفع فرمادے) اے میرے آقا

مرا مگذار برمن یاالٰہی
مجھ کو میرے حال پر مت چھوڑ میرے آقا
شفیع آرم محمدؐ مصطفےٰ را
(کہ) میں محمد مصطفےٰؐ کو اپنا شفیع بنا رہا ہوں

حفاظت کن مرا از شرِ شیطاں
شیطان کے شر سے میری حفاظت فرما
شفیع آرم علی شیرِ خداؓ را
میں حضرت علی شیرِ خداؓ کو اپنا شفیع بنا رہا ہوں

ز فکرِ دوجہاں آزاد فرما
مجھے دنیا اور عاقبت دونوں کی فکر سے آزاد فرمادے
شفیع آرم جنابِ فاطمہؓ را
کہ میں حضرت فاطمہؓ کو اپنا سفارش کنندہ بنا رہا ہوں

رضا جوئے تو باشم یاالٰہی
تاکہ میں تیرا رضا جو بندہ رہوں اے میرے آقا
شفیع آرم حسنؓ شاہِ ہدیٰ را
حسنؓ شاہِ ہدایت کی سفارش بھی پہنچا رہا ہوں

بباشم حامیِ دینِ محمدؐ
تاکہ میں حامیِ دینِ محمدؐ بن سکوں
شفیع آرم حسینؓ حق نما را
حضرت حسینؓ سچائی کے علمبردار کی سفارش پیش ہے

بحق عبدِ قادر غوثِ اعظمؒ
حضرت عبدالقادر غوث اعظمؒ کے طفیل
تو بکشا سوئے من دستِ عطا را
تو میری جانب اپنا دستِ عطا دراز فرما

بحق آل و اصحابِ محمدؐ
آل و اصحاب سیدنا محمدؐ کے طفیل
تبہ کن دشمنانِ پُردغا را
دغاباز دشمنوں کو تباہ و تاراج فرمادے

(۲)

یارب! ما عاجزیم و خواریم — جز لطفِ تو یا خدا نہ داریم
اے پروردگار! ہم اس قدر بے یار و مددگار اور مفلس ہیں — کہ سوائے تیرے لطف و کرم کے ہم کو یارا نہیں

اے رحمتِ حق بیا و بنگر — از جورِ جہاں چہ دل فگاریم
اے رحمتِ خدا آ اور ملاحظہ فرما — کہ ہم اہلِ دنیا کے ظلم و ستم سے کس قدر رنجیدہ دل ہیں

اَنتَ الرَّبُّ الکَریمُ یارَب — پامالِ جفائے روزگاریم
ایک تو ہی تو کرم فرما ہے اے پروردگار! — کہ ہم زمانہ کے جور و جفا سے روندے گئے ہیں

اَنتَ التَّوّاب یا اِلٰہی — فاغفِر وَارحَم بحالِ زاریم
اور تو ہی تو توبہ قبول فرمانے والا ہے اے آقا — ہمارے حال پر رحم فرما اور ہمارے گناہوں کو بخش دے

اَلطافُکَ عَمَّتِ البَرایا — ہرچند ذلیل و خام کاریم
تیرا تو لطف و کرم ساری ہی مخلوق کے لئے ہے — ہرچند ہم ذلیل و خوار اور ناقص العمل ہی سہی

اَنتَ الرَّحمٰنُ وَالرَّحیمُ — ما طالبِ رحم و بے قراریم
تو ہی تو رحمٰن و رحیم ہے — اور ہم اسی رحم کے طالب اور اسی کے لئے بے صبر ہیں

آخر نہ توئی کہ آفریدی — ہرچند کہ ما سیاہ کاریم
آخر تو ہی نے تو (ہمیں) پیدا کیا ہے — چاہے ہم سیاہ کار ہی کیوں نہ ہوں

نصرِ☆ مومن بہ ذمۂ من — ایں وعدۂ تو بیاد داریم
مومن کی مدد میرا ذمہ ہے — تیرا یہ وعدہ ہمیں خوب یاد ہے

☆ تلمیح از آیۂ کریمہ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ (سورۂ روم آیت ۴۷)

داریم بدل محبتِ تو — ہرچند کہ ما تباہ کاریم
ہمارے دلوں میں تیری ہی تو محبت ہے — ہر چند کہ بدعملی کا مرقع ہی کیوں نہ ہوں

یارب بطفیلِ شاہِ لولاکؐ — امید ترحمِ تو داریم
اے آقا شاہِ لولاکؐ کے طفیل — تیری رحمت کے امیدوار ہیں

از بہرِ نبیؐ و آلؑ و اصحابؓ — رحمے فرما کہ بیقراریم
نبیؐ اور آل و اصحابِ نبیؐ کے طفیل — رحم فرما بھی دے کہ ہم کو قرار نصیب نہیں

مَن یَرحَمُنا سِواکَ یارَب — فریاد کہ ما ذلیل و خواریم
تیرے سوا ہے بھی کون جو ہم پر رحم فرمائے — تیری بارگاہ میں فریادی ہیں کہ ہم ذلیل و خوار ہو چکے ہیں

اُدعُونی اَستَجِب تو گفتی☆
مجھ سے دعا مانگو میں قبول کرتا ہوں تو نے فرمایا
ما چشمِ قبول از تو داریم
ہم کو تجھ سے قبولیتِ دعا کی امید بھی ہے

☆ تلمیح از آیۂ کریمہ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ○ (سورۂ مومن آیت ۶۰)

۲۔ نعت و غزل نعتیہ

صفحہ

۱۔ رخ خیرالوریٰ چوں شمع طور است 217
۲۔ زہے عظمت و عز و شانِ محمدؐ 218
۳۔ اے راحتِ جان آفرینش 219
۴۔ تو ضیائے چشم آدم تو حبیب کبریائی 220
۵۔ دل برد از من شیریں کلامے 221
۶۔ یا رسولِ عربی شاہ رسولاں مددے 222

(۱)

رخ خیرالوریٰ چوں شمع طور است
مخلوق کے بہترین کا چہرہ اور جلتے ہوئے طور کی طرح منور ہے
دل ختم رسل مشکوٰۃ نور است
حضور آخری رسول کا قلب مبارک نور بکھیرنے والا چراغ ہے

زعشق سیدالابرار مستم
نیکوں کے سردارؐ کے عشق سے سرشار ہوں
بہ فرقم جوش صہبائے طہور است
اور میرے سر میں (عشق) کی پاکیزہ شراب کا جوش ہے

اگر داری دلا چشم حقیقت
اے دل اگر تو چشم حقیقت رکھتا ہے (تو دیکھ)
بہر ذرہ فروغ شمع طور است
تو ہر ذرہ میں جلوۂ طور نظر آئے گا

دلا از خواب غفلت چشم بکشا
اے دل اب خواب غفلت سے بیدار بھی ہوجا
کہ خورشید حقیقت در ظہور است
کہ آفتاب حقیقت طلوع ہوچکا ہے

مرا در میکدہ بگذار واعظ
اے واعظ مجھے تو اب میکدہ (شراب خانہ) میں رہنے دے
اُمید عفو از ربّ غفور است
کہ مجھے بخشش فرمانے والے خدا سے اُمید عفو ہے

مبیں برمن ببیں برخود الٰہی
اے میرے خدا مجھ (گنہگار) کو نہیں اپنی بخشش کو ملاحظہ فرما
ز تو لطف و کرم و زمن قصور است
کہ تجھ سے لطف و کرم اور مجھ سے قصور لازم و ملزوم ہیں

زلطف ساقی میخانہ حسرتؔ
ساقیٔ میخانہ کے کرم (اجازت) سے اے حسرتؔ
بگیر مینائے صہبائے طہور است
(یعنی) ایک صراحی لے کر چل دے کہ لبالب پاکیزہ شراب ہے

(۲)

زہے عظمت و عزّ و شانِ محمدؐ — کہ روح الامیں پاسبانِ محمدؐ
کیا کہیے عظمت و عزت اور شانِ محمدؐ کے — کہ جبرئیلؑ حضورؐ کے پہرہ دار ہیں

چہ جود و سخاوت چہ لطف و کرامت — کہ عالم ہمہ میہمانِ محمدؐ
کیسی دریا دلی کیسی سخاوت اور کیسا لطف و کرم ہے — کہ سارا عالم حضورؐ کا مہمان (آپ کے دسترخوان سے کھاتا) ہے

یقیناً تہی دست ہرگز نیایم — ز الطافِ قلزم نشانِ محمدؐ
یقیناً میں ہرگز (خالی ہاتھ) مفلس نہیں رہ سکتا — حضورؐ کے موجزن بحرِ سخاوت سے

نیایم چرا لطفِ قندِ مکرر — کلامِ خدا و زبانِ محمدؐ
کیوں نہ پاؤں میں دوہرا لطف (حلاوتِ قرآن سے) — کہ خدا کا کلام اور حضورؐ کی زبان عرب میں ہے

مخند و بَرو راہِ خود گیر واعظ — کہ ماہیم دل دادگانِ محمدؐ
(ہماری) ہنسی مت اڑا اور اپنا راستہ لے اے واعظ — کہ ہم عاشقانِ محمدؐ ہیں (ان کے دلدادہ ہیں)

خدائے جہاں آفریں مہر ورزد — زہے رتبتِ عاشقانِ محمدؐ
خدائے خالقِ جہاں مقبولِ بارگاہ بنالیتا ہے — کیا کہیے مقامِ عاشقانِ محمدؐ کے

نہ ذکرِ قیامت نہ فکرِ معیشت — خوشا حالِ وارفتگانِ محمدؐ
نہ انہیں قیامت یاد آتی ہے نہ ہی فکرِ معیشت گھیرتی ہے — واہ واہ (سبحان اللہ) کیا حال ہے محمدؐ کے دیوانوں کا

دلِ مضطرب، مضطرب تر بہادا — خدایا ز سوزِ نہانِ محمدؐ
اے مضطرب دل اور بھی مضطرب ہوجا — خدا کے لیے محمدؐ کے عشق کی اندرونی سوزش سے

مگر حسرتِ سوختہ دل نباشد
شاید (وہ) دل جلا حسرت ہی نہ ہو کہ
بشب می شنیدم فغانِ محمدؐ
میں نے رات میں حضورؐ کے نامِ گرامی
کے ساتھ (کسی کی) آہ و بکا سنی ہے

(۳)

اے راحتِ جانِ آفرینش — وے روحِ روانِ آفرینش
اے راحتِ خلقِ کائنات — اور اے روح (وجہ) تخلیقِ کائنات

ذاتِ والائے تو معمّا — برتر ز گمانِ آفرینش
آپ کی ذاتِ والا شان ایک معمہ ہے — جو وہم و گمان سے بالا ہے (ناقابلِ فہم و رسا ہے)

چوں پرتوِ روئے خود فگندی — برخواست فغانِ آفرینش
جب حضورؐ اپنے روئے روشن کا جلوہ دیتے ہیں — تو خلق (عاشقاں) کی آہ و بکا برخواست ہوجاتی ہے

اوصافِ تو فاش کرد و پیدا — اسرارِ نہانِ آفرینش
آپ کے اوصاف نے فاش کردیا اور ظاہر فرمادیا — پیدائشِ کائنات کے سربستہ رازوں کو

بے گوہرِ ذاتِ تست کاسد — کالائے دکانِ آفرینش
حضورؐ کے ذاتِ گرامی کے جوہر کے بغیر ماند پڑجاتا ہے — پیدائشِ کائنات کی دکان کا سارا سامانِ تجارت

کے ماہِ حقیقت نہفتہ — زیرِ کتانِ آفرینش
کس طرح چھپے گا آپ کی حقیقت کا چاند — پیدائشِ کائنات کے ریشمی کپڑے کے نیچے جو چاندنی سے پھٹ جاتا ہے

للہ نگہے بسوئے حسرت
خدا کے لیے ایک نظر حسرت پر بھی ڈال دیجیے
اے عظمت و شانِ آفرینش
اے سراپا عظمت و شانِ کائنات

(۴)

تو ضیائے چشمِ آدم تو حبیبِ کبریائی — تو خزینۂ معانی تو چہ رازہا نمائی

اے رسولِ خدا آپ چشمِ آدم کے چراغ اور اللہ کے حبیب ہیں — آپ علم الاسرار کا خزانہ ہیں کتنے ہی رازوں کو فاش فرما دیتے ہیں

تو بہ عقلِ کس نہ گنجی بہ خیالِ کس نہ آئی — تو فزوں ز ہر فزونی تو ز دو جہاں جدائی

آپ کی ذات والا صفات ہر عقل سے پرے اور ہر تصور سے بالاتر ہے — آپ فکر کی ہر بلندی سے بلند تر کائنات کی مخلوق میں سب سے ممتاز ہیں

چہ حسیں چہ نازنینی چہ جمیل و مہ جبینی — بہ نگاہ پُر ز مستی دلِ دلبراں ربائی

آپ کتنے خوبصورت کیسے پیارے کتنے وجیہہ اور کتنے نورو ہیں — اپنی ایک مست نگاہی سے عاشقوں کا دل چھین لیتے ہیں

تو ظہورِ اوّلینی ، تو کمالِ آخرینی — نہ رسد خیال تا تو تو ورائے ہر روائی

آپ خدا کے نور اولین ہیں اور آپ ہی حرف آخر ہیں (کمال آخری ہیں) — آپ تک تصور کی پہنچ نہیں آپ فکر کی ہر بلندی سے بلند تر ہیں

نہ گلے بہ رنگ و بوئیت نہ کسے بہ حُسن و خوبیت — تو جمالِ بزمِ عالم تو کمالِ دل رُبائی

کسی پھول میں نہ آپ کی خوشبو ہے نہ آپ کا رنگ نہ حسن و خوبی ہے — آپ سارے عالم کی زینت اور دلربائی کا مجسم کمال ہیں

ہمہ سروران عالم بہ پئے سجدہ سر نہادہ — تو عروجِ سربلندی کہ تو مظہرِ خدائی

سارے عالم کے اصحاب عزت و توقیر آپ کی بارگاہ میں سرنگوں ہیں — آپ اعزاز کی انتہا ہیں کہ مظہر خدا بھی ہیں

تو بیا بہ پیشِ حسرت کہ نہ یافت بے تو راحت
حضور حسرت کو جلوہ دیں کہ آپ کے بغیر بیقرار ہے
تو سکونِ دردِ اُلفت بہ عاشقاں دوائی
آپ ہی تو مرضِ عشق کا مداوا اور عاشقوں کے درد کی دوا ہیں

(۵)

دل بُرد از من شیریں کلامے — عالی جنابے والا مقامے

ایک خوش کلام نے میرا دل چھین لیا — جو بلند بارگاہ اور والا شان بھی ہے

حُسن و جمالت پائندہ بادا — از من دعائے و ز من سلامے

حضور! آپ کا یہ حُسن و جمال سدا سلامت رہے — حضور کی بارگاہ میں میری جانب سے گزارش و سلام

از من ربودی ہوش و خرد را — از بحرِ وحدت دادی چو جامے

آپ نے تو مجھ سے عقل و ہوش دونوں ہی چھین لئے — توحید کے سمندر سے ایک ایسا پیالہ پلا دیا

روئے منوّر خورشیدِ تاباں — زُلفِ سیاہت بر وے غمامے

آپ کا چہرۂ انور ایک دمکتا ہوا آفتاب ہے — اور حضور کی سیاہ زُلف اس پر آیا ہوا ایک ابر ہے

بادا فدایت ایں جانِ محزوں — یارب نہ دارم جز تو مرامے

آپ پر سے میری جان حزیں قربان ہو جائے — آقا! حضور کہ آپ کے سوا میرا مقصدِ حیات کچھ اور نہیں

از چشمِ رحمت بر روے نظرے کن
چشم کرم کی ایک نظر اس پر ڈال دیجئے
تو شاہِ شاہاں حسرت غلامے
کہ آپ شاہوں کے شاہ ہیں اور حسرت آپ کا ایک ادنیٰ غلام ہے

(۶)

یا رسولِ عربیؐ شاہِ رسولاں مددے — مظہرِ نورِ خُدا قبلۂ پاکاں مددے
اے سرزمین عرب کے رسول رسولوں کے سردار مدد فرمایئے — اے تجلّی نورِ خدا متقیوں کے قبلہ گاہ مدد فرمایئے

معدنِ لطف و کرم منبعِ احساں مددے — اے شہِ ہر دوسرا سوئے غریباں مددے
اے لطف و کرم کی کان اور سرچشمۂ احسان مدد فرمایئے — اے دونوں جہاں کے بادشاہ غریبوں کی مدد فرمایئے

دستگیری کن وحالِ دلِ مُضطر بنگر — بمنِ خستہ جگر اے شہِ شاہاں مددے
مدد بھی فرمایئے اور دلِ بیقرار کو بھی ملاحظہ فرمایئے — مجھ خستہ جگر کی اے شاہوں کے شاہ مدد فرمایئے

منِ بے چارہ بآفات و مصائب محبوس — چشمِ رحمت بکشا اے شہِ خوباں مددے
میں بے آسرا آفات و مصائب میں گھرا ہوا ہوں — اپنی چشم رحمت وا فرما کر اے حسینوں کے سردار مدد فرمایئے

دشمنِ دینِ نبیؐ ایں ہمہ کفّار شدہ — مدد اے شاہِ رسل منبعِ احساں مددے
یہ سارے کافر دینِ نبیؐ کے دشمن ہوگئے ہیں — اے نبیوں کے سردار، اے سرچشمۂ احسان مدد فرمایئے

تیغ برکش بہ سرِ دشمنِ ایماں بزن — حالِ مسلم شدہ سخت پریشاں مددے
تلوار کھینچ لیجئے اور دشمنوں کی گردنیں ماریئے — مسلمان کا حال بہت خستہ ہوگیا ہے مدد فرمایئے

اہلِ اسلام ہمہ نالہ و فریاد کناں — اے شہِ ہر دوسرا حاملِ ایماں مددے
اہلِ اسلام آپ کی بارگاہ میں آہ و زاری اور فریاد کر رہے ہیں — اے دونوں جہان کے بادشاہ اے ایمان بردوش مدد فرمایئے

حالتِ عالمیاں از تو نباشد پنہاں — نظرِ لطف بہ احوالِ پریشاں مددے
دنیا والوں کی حالت کچھ آپ سے چھپی ہوئی نہیں ہے — ایک نظر لطف و کرم کی (ذرا) پریشان حالی پر فرما کر مدد فرمایئے

اہلِ اسلام بہ ایں حالِ پریشاں تاکے
مسلمانوں کی یہ خستہ حالی کب تک یا سیدی

دستِ رحمت بکشا سوئے مسلماں مددے
رحمت کا ہاتھ مسلمان کی طرف بڑھا کر مدد فرمایئے

۳ ۔ منقبت

در شان		صفحہ
سیدنا علی کرم اللہ وجہہ	۱ ۔ یا علی یا مرتضٰی یا بوالحسن یا بوتراب	224
	۲ ۔ شاہ بازِ فضائے لاہوتم	226
	۳ ۔ دلِ من رہینِ تمنائے علیؑ	228
سیدنا امام حسن علیہ السلام	۴ ۔ معدنِ صدق و صفا جانِ حسنؑ	229
سیدنا امام حسین علیہ السلام	۵ ۔ ہمہ شاہاں ز غلامانِ حسینؑ	230
حضرت غوث الاعظم دستگیرؒ	۶ ۔ اے نورِ چشمِ مجتبیٰ آرامِ جانِ مرتضیٰؑ	231
	۷ ۔ جنابِ غوثِ اعظم بادشاہِ جن و انسان است	232
	۸ ۔ بہ باغِ غوث کرم بہاری آید	234
	۹ ۔ اولیا و اصفیا زیرِ لوائے دستگیر	235

(۱)

یا علیؑ مرتضیٰ یا بوالحسنؑ یا بوترابؑ
اے علی مرتضیٰ لقب اے ابوالحسن اور اے ابوتراب کنیت رکھنے والے

شاہِ مرداں شیرِ یزداں سرورِ گردوں قباب
بہادروں کے سردار اللہ کے شیر اور اپنی سبز قبا کے لئے عالم میں سربرآوردہ (مشہور)

دستِ تو دستِ الٰہی لحمِ تو لحمِ نبیؐ
آپ کا دستِ مبارک خدا کا ہاتھ اور جسمِ مبارک نبیؐ کے خاندان سے ہے

اے ذہانت بابِ علم و اے دلت اُمّ الکتاب
آپ کا ذہن مبارک علم کا دروازہ اور آپ کا قلب مبارک قرآن، لوحِ محفوظ ہے

یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْن وَیَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنؑ
اے (خلافت راشدہ میں) خلیفۂ مومنین کے اور اے امام مسلمانوں کے

اے شہنشاہِ ولایت در کفت مفتاحِ باب
اے شہنشاہِ ولایت میں سب سے اعلیٰ و ارفع آپ کے ہاتھ میں ہر بند دروازہ کی کنجی ہے

یا علیؑ مشکل کشا کارِ تو حلِّ مشکلات
اے ہر مشکل کے کھول دینے والے آپ کا کام ہی حل ہر مشکل ہے

من فقیرِ بے نوایم تو شہِ عالی جناب
میں بے سر و سامان فقیر ہوں اور آپ بادشاہ عالی وقار ہیں

اے پناہِ بے پناہاں، چارۂ بیچارگاں
اے بے آسرا لوگوں کو پناہ دینے والے، اے بے سروسامانوں کے سروسامان

اے امیدِ نا امیداں حلِ مشکل کن شتاب
اے مایوسوں کی امید (میری) مشکل کو جلد حل فرمایئے

لَا فَتٰی اِلَّا عَلِی لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفَقَار
(قول رسولؐ ہے) علی کی طرح کوئی بہادر نوجوان اور نہ (آپ کی) ذوالفقار جیسی کوئی تلوار ہے

مظہرِ کلِّ عجائب دُشمنم گرد و خراب
سراپا عجائب (حیرت انگیز واقعات) کے مظہر میرا دشمن (آپ کی مدد سے) ہلاک و برباد ہو

اُرْحَمُوْا یَا سَادَتِیْ فِیْ قِلَّتِیْ فِیْ ذِلَّتِیْ
میرے سادات میری مدد فرمائیں میری بے سروسامانی اور میری ذلت و رسوائی میں

یَا حُسَیْنؑ یَا حَسَنْ یَا فَاطِمَہ یَا بُوْتُرَاب
اے حسینؑ اے حسنؑ اے فاطمہؑ اے ابوترابؑ (حضرت علی کی کنیت)

یک نگاہِ مرحمت بر حسرتِ بیچارہ کن
ایک نگاہِ کرم بے چارہ حسرت کی جانب بھی ہو

تا بہ کے ایں آہ و زاری تا بہ کے ایں اضطراب
کہاں تک (اس کی) یہ آہ و زاری اور کب تک اس کا یہ اضطراب (بیقراری)

(۴)

شاہ بازِ فضائے لاہوتم
مقامِ فنافی اللہ کے آسمان کا (شکاری) باز ہوں

مستِ صہبائے مرتضیٰ ہستم
علی مرتضیٰ کی شرابِ محبت سے مست ہوں

من ندارم خبر ز خُرد و بزرگ
(اس مستی میں) مجھے اپنے سے چھوٹے اور بڑے کا ہوش نہیں

در تولّائے مرتضیٰ مَستم
حضرت علی مرتضیٰ کی محبت سے سرشار ہوں

مَن چہ پروائے دوجہاں دارم
مجھے (اب) دوجہاں کی پروا کیا ہو

دامنِ مرتضےٰ است در دستم
(جب کہ) علی مرتضیٰ کا دامن میرے ہاتھ میں ہے

بر سرِ دشمنانِ دیں بزنم
دین کے دشمنوں کی گردن مارتا ہوں

ذوالفقارِ علی است در دستم
حضرت علی کی اس ذوالفقار کو اسے جو میرے ہاتھ میں ہے

دستِ من زیرِ دستِ صدیق است
میرا ہاتھ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دستِ مبارک کے تحت ہے

ہم چنیں باعلی بہ پیوستم
اور اسی طرح حضرت علی سے بھی وابستہ ہوں

آمد از ہر جہت مرا امداد
ہر طرف سے میری جانب مدد (روزی دوزی) آتی ہے

دل بہ شیرِ خدا چو بربستم
کیونکہ میں نے اپنا دل شیرِ خدا سے جوڑلیا ہے

مذہبم حُبِ آل و اصحاب است
میرا مسلک آل و اصحابِ نبیؐ کی محبت ہے

تابعِ دین و امرِ حق ہستم
دینِ اسلام اور اس کے احکامات کا پابند ہوں

پامالِ طریقِ محبوباں
عاشقوں کے راستہ کا پامال (روندا ہوا) ہوں

پیشوائے قلندراں ہستم
(لہٰذا) قلندروں (فقراء باطن) کا رہنما ہوں

من غلامِ علی ولی ہستم
میں صاحبِ ولایت حضرت علیؓ کا غلام ہوں

مرحبا آفریں چہ خوش بختم
واہ واہ کیا کہنے کیا خوش قسمت ہوں

شیخِ من چوں علی زبردست است
جب میرا شیخ علیؓ جیسا زبردست شخص ہو تو

مَن غلامِ علی زبردستم
میں بھی ان کا غلام ہونے سے (اگلی پشت پانے سے) زبردست ہوں

فکرِ خُدّام چوں کند آقا
جب مالک اپنے خادموں کا پرسانِ حال ہوجائے

من ز فکرِ جہاں رہا گشتم
تو میں فکرِ دنیا سے آزاد ہوچکا

یافتم ہرچہ یافتم ز علی
جو کچھ پایا ہے میں نے حضرت علیؓ سے ہی پایا ہے

من غلامِ علی چہ خوش بختم
میں ان کا کیا خوش نصیب غلام ہوں

من نُصَیری نیم ولے بخدا
میں حضرت علیؓ کو خدا ماننے والوں میں سے نہیں لیکن خدا کی قسم

بندۂ بوتراب علی ہستم
آپ کا (وارفتہ) غلام ضرور ہوں

یاعلی یاعلی ہمیں گفتہ
یا علی یا علی کہتے کہتے

باخدا و رسول پیوستم
خدا اور اس کے رسولؐ سے جڑ گیا ہوں

بہ غلامیِ بوتراب علی
حضرت علیؓ کی غلامی کے طفیل

فارغ از فکرِ دو جہاں گشتم
دو جہاں کی فکر و اندیشہ سے بے نیاز (آزاد) ہوگیا ہوں

دستِ حسرت بدستِ صدیق است
حسرتؔ کا ہاتھ حضرت صدیقؓ کے ہاتھ میں ہے

مرحبا آفریں چہ خوش بختم
واہ واہ کیا کہنے کیا خوش قسمت ہوں

(۳)

دلِ من رہینِ تمنائے علی
میرا دل وقفِ آرزوئے علیؑ ہے
سرِ من آشفتۂ سودائے علی
(اور) میرا سر آپ کا دیوانۂ عشق و محبت ہے

اے قبائے شرف و عز و علا
(یہ) خلعتِ شرف، عزت و سربلندی کی
چست برقامتِ رعنائے علی
آپ کی بلند قامتی پر کتنی سجتی اور بجتی ہے

ہمچو موجے کہ سرِ بحر بود
سمندر کی موج جیسے سمندر پر سوار ہو کر بلند ہوتی ہے
بود بردوشِ نبی جائے علی☆
حضرت علیؑ کی جگہ حضرتؐ کے کاندھوں پر بھی ایسی ہی تھی

سرمہ در دیدۂ مشتاق کنم
آپ کے دیدار کی مشتاق آنکھ میں سرمہ کی طرح لگاؤں
یابم ار خاکِ کفِ پائے علی
اگر آپ کی خاکِ کفِ پا کو پاؤں

اے ادب دامنِ شوقم بگذار
اے عشق اب پاسِ ادب کا دامن چھوڑ بھی دے
تا بغلتم بہ سرِ پائے علی
تاکہ میں آپ کے قدموں تک پہنچ جاؤں

اے خوشا بخت کہ روزے برسد
اے میری خوش قسمتی کہ ایک نہ ایک دن پہنچا دے گی
سرِ سودا زدہ برپائے علی
میرے عشق زدہ سر کو حضور علیؑ کے قدموں تک

حسرتا نازم و برخود بالم
اے حسرت مجھے اپنے آپ پر ناز ہے اور پھولا نہیں سما رہا ہوں
کہ منم بندۂ ادنائے علی
کہ میں بھی علیؑ کے ادنیٰ غلاموں میں سے ایک ہوں

☆ تلمیح: حجرِ اسود کو کعبۃ اللہ میں اس کے موجودہ مقام پر بٹھاتے وقت حضرتؐ نے حضرت علیؑ کو اپنے کاندھوں پر کھڑا کر لیا تھا۔

(۴)

معدنِ صدق و صفا جانِ حسن
سچائی اور پاکیزگی کی کان ہے حسنؑ کا وجود
ہمہ پاکاں ز غلامانِ حسنؑ
اور سارے پاک باطن آپ کے غلاموں میں سے ہیں

غوثِ اعظم گلِ بستانِ حسن
غوثِ اعظمؒ آپؑ کے چمن کے ایک پھول ہیں
شاذلی گوہرے از کانِ حسن
اور شاذلیؒ آپ کے کان کا ایک جوہر (ہیرا موتی) ہیں

رُوئے از دولتِ دنیا پیچید
دنیا کی دولت سے منہ موڑ لیا (خاطر میں نہیں لایا)
مرحبا ہمتِ ذی شانِ حسن
کیا کہنے! حضرت حسنؑ کی ہمتِ عالیہ کے

فتنہ را کرد فرو دراسلام
اسلام میں اٹھنے والے ایک فتنہ کو دبا دیا
ہمہ مرہون بہ احسانِ حسن
سبھی مسلمان آپ کے مرہونِ منت ہیں

پائے افگندہ بہ میدانِ رضا
میدانِ رضا بالقضاء میں اپنا قدم ڈال دیا
کیست در مرتبہ و شانِ حسن
کون ہے آپؑ کے اس مرتبہ (رتبہ) میں

روئے احمدؐ تو اگر می جوئی
اے طالب اگر تو رسولؐ کے چہرۂ انور کو دیکھنا چاہتا ہے
بیں سوئے چہرۂ تابانِ حسن
تو حسنؑ کے روئے انور کا نظارہ کر کہ کس قدر جھلمل ہیں

گر تو خواہی کہ نہ خواہی چیزے
اگر تو چاہتا ہے کہ ہر خواہش سے منہ موڑ لے
پے سپر باش بہ فرمانِ حسن
تو حضرت حسنؑ کے حکم کی تعمیل میں خود سپردگی اختیار کر

صورت و سیرتِ احمدؐ دارد
صورت و سیرتِ رسولؐ دونوں ہی کے پیکر ہیں
نورِ حق چہرۂ تابانِ حسن
اور چہرۂ انور سے نورِ خدا بھی متجلی ہے

مرحبا راکبِ دوشِ نبویؐ
سبحان اللہ! اے نبیؐ کے کاندھوں کے سوار (بچپن میں)
حبّذا مرکبِ ذی شانِ حسن
بہر ماشاء اللہ! کیا آپ کی سواری ذیشان و عالی مقام ہے

مدحِ او پیشِ نبیؐ می خواہم
آپ کی تعریف و توصیف بارگاہِ نبیؐ میں کر رہا ہوں
کہ منم مادحِ حسّانِ حسن
کہ میں حسنؑ کے مدح خوانوں میں ہوں

اے شہنشاہِ رضا و تسلیم
اے رضا و تسلیم کے شہنشاہ سیدی!
حسرت آمد ز غلامانِ حسن
حسرت کہ آپ کے غلاموں میں (شمار ہونے) سے حاضر ہے

(۵)

ہمہ شاہاں زغلامانِ حسینؑ
گروہ بادشاہاں بھی حسینؑ کے غلاموں میں ہے
قدسیاں حلقہ بگوشانِ حسینؑ
آسمان کے فرشتے بھی آپ کے خدمت گزاروں میں ہیں

سرورِ جملہ جوانانِ بہشت
آپ جنت کے تمام نوجوانوں کے سردار ہیں
مرحبا رتبۂ ذی شانِ حسینؑ
کیا کہنے! آپ کے مرتبۂ عالی مقام کے

بوسہ می داد رسولِ مقبولؐ
بوسہ لیا کرتے تھے رسولِ مقبولؐ (پیار کرتے تھے)
آفریں برلب و دندانِ حسینؑ
سبحان اللہ آپ کے ہونٹوں اور دندان مبارک کا

ہر یکے بوئے امامت دارد
ہر پھول ہی خوشبوئے امامت رکھتا ہے (اسے خوشبوئے امامت آتی ہے)
واہ چہ گلہاست بہ بستانِ حسینؑ
آپؑ کے چمن کے پھول (اولاد) بھی کیا پھول ہیں

نیک و بد از درِ والا خوش کام
اچھے اور بُرے بھی اپنے مقصد پالیتے ہیں آپ کے در سے
ہمہ عالم شدہ مہمانِ حسینؑ
سارا عالم ہی حضرت حسینؑ کا مہمان ہے

من چہ پروائے قیامت دارم
مجھے قیامت کی کیا پروا ہے جب کہ
دستم و گوشۂ دامانِ حسینؑ
میرا ہاتھ دامنِ حسینؑ کا کونہ تھاما ہوا ہو

پائے بردولتِ دُنیا زدہ ام
میں نے دنیا کی دولت کو لات ماری ہے
کہ گدائیم ز گدایانِ حسینؑ
کیونکہ میں آپ کے گداؤں (فقیروں) میں سے ایک ہوں

بوکہ محروم نہ گردم ہرگز
اُمید ہے کہ میں ہرگز محروم نہیں رہوں گا
دست بکشادہ سوئے خوانِ حسینؑ
دسترخوانِ حسینؑ کی جانب ہاتھ بڑھائے ہوئے (دعاگو)

سرِ من باد فدائش حسرتؔ
میرا سر آپ پر سے قربان ہوجائے اے حسرت
دل و جانم ہمہ قربانِ حسینؑ
اور دل و جان بھی آپ پر سے قربان ہوجائیں

(۶)

اے نورِ چشمِ مجتبیٰ آرامِ جانِ مرتضےٰ
اے مجتبیٰ کی آنکھوں کے نور اور علی مرتضیٰ کے دل کے سرور
چشم و چراغِ مصطفےٰ مقبول و محبوبِ خدا
مصطفیٰ کے چشم و چراغ خدائے تعالیٰ کے محبوب و مقبول

اے سیدِ نیکوشیم اے سرورِ عالی ہمم
اے نیکوکاروں کے سردار اے بلند ہمت والوں کے سرخیل
عزِّ عرب فخرِ عجم شاہنشہِ مجد و علا
عرب کی لاج عجم کا فخر (عزِ عرب) اور افتخار بزرگی اور برتری کے شہنشاہ

اے سرورِ گردوں جناب در لطفِ معنیٰ انتخاب
اے آسمانوں کی بلندیوں کو چھونے والے باطنی خوبیوں میں منتخب
در حُسن و خوبی لاجواب مہرِ سپہرِ اصطفےٰ
حُسن و خوبی میں بے نظیر آسمانِ پاکیزگی کے آفتاب

اے مرشدِ روشن ضمیر اے ہادیٔ برنا و پیر
اے پیر روشن ضمیر اے جوان اور بوڑھے دونوں ہی کے رہبر
اے غوثِ اعظم دستگیر دستِ کرم سویم کشا
اے غوثِ اعظم دستگیر اپنا دستِ کرم میری جانب بڑھائیے

اے گوہرِ گنجِ گراں اے واقفِ رازِ نہاں
اے قیمتی خزانے کے جوہر (موتی) اے سربستہ رازوں سے واقف
اے چارۂ بیچارگاں لطف و کرم برمن نما
اے بے آسرا لوگوں کے مددگار مجھ پر بھی لطف و کرم فرمائیے

تفتیدہ از سوزِ جگر افگندہ در دامن شرر
جگر کی سوزش سے دہکتا ہوا شعلہ زار دامن والے
از چشمِ رحمت یک نظر اے شاہِ دیں کہف الوریٰ
کی جانب چشمِ کرم کی ایک نظر ہوجائے اے دین کے شاہ لوگوں کی پناہ

اے رہنمائے اِنس و جاں اے پیشوائے قدسیاں
اے رہنمائے جن و انس اے فرشتوں کے آگے چلنے والے
اے بلبلِ باغِ جناں اے سروِ بستانِ صفا
اے جنت کے باغ کی بلبل (چہکنے والے) اے پاکیزگی کے چمن کے بلند قامت سرو

آغشتہ اندر خاک و خوں آوارۂ دشتِ جنوں
خاک و خون میں آلودہ دشت (جنگل) جنون میں بھٹکتا پھرتا ہوا
ایں حسرتِ خستہ دروں از درگہِ والا جدا
یہ دل شکستہ حسرت آپ کی بارگاہ سے دور ہے

(۷)

جنابِ غوثِ اعظم بادشاہِ جن و انسان است
حضرت غوث اعظم جن و انس کے بادشاہ ہیں

امیر اولیا و شاہِ شاہاں پیرِ پیران است
اولیاء کے رئیس بادشاہوں کے بادشاہ اور پیروں کے پیر ہیں

مریدِ غوث بے توبہ نمی میرد نمی میرد
غوث اعظم کا مرید ہرگز بے توبہ نہیں مر سکتا

ہمیں با حضرتِ قیوم قادر عہد و پیمان است
کیونکہ یہی وعدہ خداوند قادر و قیوم کی بارگاہ سے لے لیا گیا ہے

بزو اے زاہدِ نیکو سیر از فکرِ ما بگذر
چلا جا اے زاہد نیک خصال ہماری فکر چھوڑ بھی دے

پناہِ ما غریباں غوثِ اعظم شاہ جیلان است
ہم غریبوں کی پناہ تو غوث اعظم شاہ جیلانی ہیں

مریدی لاتخف اللہ ربّی گفت آقایم
اے میرے مرید مت ڈر اللہ میرا رب ہے میرے آقا نے فرمایا

مریدِ غوثِ اعظم ہستم و در دست دامان است
تو میں غوث اعظم کا مرید ہوں اور آپ کا دامن میرے ہاتھ میں ہے

ولی و سیّد عالی نسب ہم عالم و کامل
صاحب ولایت سادات عالی نسب عالم اور انسان کامل بھی ہیں

محی الدین را سہ طرّہ بر دستار پیچان است
آپ کی دستار مبارک پر تین طرّے لپٹے ہوئے اونچے دکھائی دیتے ہیں

نبی سیرت علی ہمت حسن صورت محی الدین
آپ سیرت میں نبیؐ ہمت میں علیؓ صورت میں حسنؓ ہیں

شہنشاہِ ولایت عاشق و معشوقِ رحمان است
وہ ولایت کے شہنشاہ خدائے رحمان کے عاشق اور معشوق ہیں

ہمی زیبد شہنشاہی عالم غوثِ اعظم را
عالم کی بادشاہت آپ کو کچھ اس طرح زیب دیتی ہے

کہ قطب و غوث زیرِ پرچمِ محبوبِ سبحان است
کہ وہ قطبیت و غوثیت سب آپ کے جھنڈے تلے ہے

سرِ گردن فرازانِ ولایت زیرِ پا آید
وہ ولایت کے سر اٹھانے والے حضرات کی گردنیں آپ کے زیر قدم آجاتی ہیں

تعالی اللہ ہمیں منظورِ دربارِ رحمان است
سبحان اللہ ! بارگاہ رحمان کو بھی یہی منظور تھا

امیر المومنین اہلِ دل غوثِ مکرّم داں
اے مخاطب آپ کو اصحاب بصیرت کے امیر المومنین جان

امام المسلمین و اولیاء منظورِ یزدان است
اور اولیاء کے امام المسلمین جان جو خدا کے منظور نظر ہیں

توئی محبوبِ سبحانی توئی معشوقِ ربانی
آپ ہی تو محبوب سبحانی (اللہ کے محبوب) اور آپ ہی معشوق ربانی ہیں

بگردا گردِ کرسی حلقہ ہائے اہلِ عرفان است
اور آپ کی کرسی صدارت کے اطراف اہل عرفان کے جھرمٹ بیٹھے ہیں

کمالِ رتبۂ غوث الورٰی حسرتؔ چہ می دانی
غوث اعظمؓ کے مرتبہ کمال کو اے حسرتؔ تو کیا جانے

ورائے عقل و دانش رتبۂ محبوبِ سبحان است
کہ وہ عقل و فہم سے وراء ہے کہ غوث الورٰی (مخلوق کے فریادرس)
اور محبوب سبحان (اللہ کے محبوب ہیں)

(۸)

بہ باغِ غوثِ مکرم بہاری آید
غوث اعظم کے چمن میں بہار آئی ہے

بہر گلے کہ زوم بوئے یار می آمد
کہ جس پھول کی جانب جاؤں اس سے آپ کی خوشبو آتی ہے

اگر بہ دل نہ بود لذّتِ محبتِ او
اگر دل میں آپ کی محبت کی لذت نہ ہو تو

صلوٰۃ و صوم و عبادت چہ کار می آید
نماز روزہ و عبادت کس کام کی (کچھ کام نہیں آتی)

بداں کہ تاشہ بمیری بہ دوست کے برسی
جان لے کہ جب تک دوست کے لئے جان نہ دے (اس تک کیسے پہنچے گا)

کسے کہ جاں بدہد کامگار می آید
اور جو جان دیتا ہے کامیاب ہوجاتا ہے (اس کو پالیتا ہے)

حیات و موت بیک دیگر است پیوستہ
حیات اور موت ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں

نفس ہمی رود و بار بار می آید
سانس (کوروکو کی) بار بار جاتا ہے اور بار بار آتا ہے اسی طرح سے

چہ آتش است الٰہی کہ در دلم زدۂ
اے میرے خدا تو نے میرے دل میں کیا آگ لگا دی ہے کہ

نفسے کہ کشم پُرشرار می آید
سانس لے کر چھوڑتا ہوں تو شعلے نکلتے ہیں

اگر بود بہ دلِ تو محبتِ صادق
اگر تیرے دل میں سچی محبت ہے

بداں کہ یار بہ تو بے قرار می آید
تو جان لے کہ تیرا یار تیری جانب بے قرار ہو کر دوڑا دوڑا آئے گا

مدارِ زندگیٔ من بہ لطف وابستہ
میری زندگی کا مدار لطف و کرم سے وابستہ ہے (بندھا ہوا ہے)

اگر بلطف نہ بینی چہ کار می آید
اے دوست اگر تو نظرِ کرم سے نہ دیکھے تو کیا فائدہ

بہ میکدہ ہمہ وارفتہ از حواس و خرد
شراب خانہ میں سبھی ہوش و حواس گنوا دیتے ہیں

زمیکدہ نہ کسے ہوشیار می آید
شراب خانہ سے کوئی بھی ہوشیار برآمد نہیں ہوتا

بہ رنج و درد و محبت بساز اے حسرتؔ
تو (دل) کی تکلیف اور درد و محبت میں گزارے اے حسرت

کہ یار در پسِ آں درکنار می آید
کہ دوست (معشوق) اسی کے بعد ہم آغوش ہوجاتا ہے (مل جاتا ہے)

(۹)

اولیا و اصفیا زیرِ لوائے دستگیر ۔۔۔ اے سرِ گردن فرازاں زیرِ پائے دستگیر
اولیا اور برگزیدہ لوگ غوث اعظم دستگیرؒ کے جھنڈے تلے ہیں کیا کہنے کہ درجہ
ولایت میں سر اٹھانے والے حضرات کی گردنیں بھی آپ کے تحت قدم ہیں

زینتِ دستارِ پاکاں شد غبارِ راہِ او ۔۔۔ سُرمۂ چشمِ بصیرت خاکِ پائے دستگیر
پاک لوگوں کے تاجوں کی زیب و زینت آپ کی روندی ہوئی خاک
کا غبار ہے اور اہلِ بصیرت کی آنکھوں کا سُرمہ آپ کی خاکِ پا ہے

من پرستارِ خیالِ غوثِ اعظم محی دیں ۔۔۔ اے سرِ سودازدہ بر خاکِ پائے دستگیر
میں غوث اعظم محی الدین کی محبت کا پرستار ہوں زہے نصیب
جو یہ آپ کی محبت سے سرشار سر آپ کی خاکِ پا پر جھک جائے

پیشوائے پاک بازاں مقتدائے مقبلاں ۔۔۔ دیدۂ روشن دلاں محوِ لقائے دستگیر
آپ حقیقیوں کے پیشوا اور اماموں کے امام ہیں روشن ضمیروں کی
آنکھیں آپ کی ملاقات میں آپ کو ٹکٹکی باندھے دیکھتی ہیں

یا مُریدیْ لاتخف آمد نوید از غوثِ پاک ۔۔۔ کامیابی در مقاصد از دعائے دستگیر
"اے میرے مرید مت ڈر" یہ خوشخبری غوث پاک کی عنایت کردہ ہے
مقاصد میں کامیابی آپ کی دعاؤں کی قبولیت سے یقینی ہے

ہر کسے آید برائے پیشوایت بالیقیں ۔۔۔ من برائے غوثِ اعظم من برائے دستگیر
سبحان اللہ! (آپ کی تشریف آوری پر) ہر ایک ہی آپ کی پیشوائی کے لئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے
کوئی کہے میں غوث اعظم کے لئے اور کوئی کہے میں دستگیر کے لئے آیا ہوں

المدد یا غوثِ اعظم وِردِ صبح و شام آر ۔۔۔ در دل و در جانِ حسرتؔ ہست جائے دستگیر
"غوث اعظم! مدد فرمایئے" اس کو صبح و شام اپنا وظیفہ بنالے
حسرت کے دل اور جان دونوں ہی میں غوث اعظم دستگیر کی جگہ ہے

۴۔ غزل

صفحہ

۱۔ صبا بہ لطف بگو آں غزالِ رعنا را	237
۲۔ آتش بکاشانہ زدم ویرانہ باید مرا	238
۳۔ عشقِ بتاں فراخور ہر مرد خام نیست	239
۴۔ مرا و زندگیِ من نہ ہوئے وہائے من است	240
۵۔ در محفلِ یکتائی اغیار نمی گنجد	241
۶۔ روز و شب سوزشِ دل نالہ و افغاں دارم	242
۷۔ جاں می دہم و درد دل اے جاں نہ فروشم	243
۸۔ در خور کوتاہ بین و طفلِ ناداں نیستم	245
۹۔ شیشہ زہد بہ سنگ درِ جاناں زدہ ام	246
۱۰۔ چند سودازدہ کاکلِ لیلی باشم	247
۱۱۔ چہ لطف ساقی بے خانہ دارم	248
۱۲۔ ماہچو جمالے روئے یاریم	250
۱۳۔ آں چیست کہ چوں خار خلد در جگرِ من	251
۱۴۔ ناز و ادا و غمزہ ہمہ مستعد تو	252
۱۵۔ رہا سازد ز فکرِ ماسوا تاثیرِ بے خانہ	253
۱۶۔ اے جانِ جہاں تا کے ایں عزلت و تنہائی	255
۱۷۔ برقع بر روئے تو اے خسرو خوباں تا کے	257

(۱)

صبا بہ لطف بگو آں غزالِ رعنا را
اے صبا اس غزال چشم (ہرن کی آنکھوں والے) ناز و انداز سے چلنے والے معشوق سے اتنا کہ

کہ صید آہوئے چشمِ تو کردہ ما را
کہ تو نے ہم کو اپنی غزال چشم آنکھوں کا شکار بنا دیا ہے

بگیر ساغر و مینا بنوش صہبا را
اٹھا پیالہ اور صراحی کو اور شراب پی بھی لے

بجو عزیز تو دنیا و کار دنیا را
تجھ کیوں (شراب) کو سستی ہو (دنیا) کے عوض مت کا

دریں زمانہ بگل بوئے خوشگواری نیست
اس زمانہ میں پھول میں بھی خوشگوار اور پسندیدہ بو نہیں ہے

نہ رنگ و بوئے وفا دلبرانِ رعنا را
اور نہ معشوقان دلربا بہ ناز و انداز میں رنگ و بوئے وفا ہے

بکنج کوہ نشستن نہ معنیِ زہد است
دنیا سے بے رغبتی کے معنی پہاڑ میں گوشہ نشینی نہیں ہیں

براں ز کنجِ دلت آرزوئے دنیا را
(بلکہ) اپنے دل سے دنیا کی آرزو کو باہر نکال دینا ہے

بیا زحالِ دلِ مبتلا چہ می پرسی
اے معشوق دلِ عشق زدہ کا حال کیا پوچھتا ہے

رسید کار بگور و کفن کنوں ما را
نوبت گور (قبر) و کفن تک اب ہماری پہنچ گئی ہے

بروز بے تو نہ راحت بشب نہ آسائش
تیرے بغیر نہ دن میں چین ہے نہ رات میں نیند (راحت) ہے

بگو چہ کردۂ ای یار جانِ شیدا را
تو ہی کہہ کہ آخر تو نے اے دوست اپنے چاہنے والے کی کیا حالت بنا ڈالی ہے

بدل چو آرزوئے وصلِ یار می داری
اگر تیرے دل میں دوست سے وصل کی آرزو ہی ہے تو

بروں ز سینہ خود ساز ہر تمنا را
اپنے دل سے ہر خواہش کو باہر نکال دے

جمالِ یار میں چشم خود کشا حسرت
اے حسرت صرف دوست کے جمال کے دیدار میں مت رہ جا اپنی آنکھیں کھول

چہ جلوہ ہاست کہ پیدا است چشم بینا را
(اور دیکھ) کہ دیکھنے والی آنکھ کے اس دیدار میں کیا کیا جلوے زوما ہیں

(۲)

آتش بکاشانہ زدم ویرانہ باید مرا
میں نے اپنا گھر جلا دیا کہ مجھے ویرانہ (غیر آباد جگہ) چاہیے

از عاقلاں روبتافتم دیوانہ باید مرا
عقلمندوں سے میں نے منہ پھیر لیا ہے مجھے ایک دیوانہ ساتھی چاہیے

تا بر شمارم مکرہا از زاہدان پُردغا
تاکہ ان مکار زاہدوں (پارساؤں) کے مکر کو گن سکوں

اے سبحہ گرداں سبحۂ صددانہ باید مرا
اے تسبیح پھیرنے والے مجھے سو دانے والی تسبیح درکار ہے

دیدم فروغ جلوہ را سوزم دل و جاں برملا
محبوب کے جلوہ کی تیز روشنی کو کھلی آنکھوں سے دیکھ کر میں نے اپنے دل و جان دونوں ہی کو جلایا ہے

تا داد جانبازی دہد پروانہ باید مرا
مجھے تو میری اس جان پر کھیل جانے کی داد صرف ایک جانباز و جاں سوز پروانہ سے ہی مل سکتی ہے

اے ساقی نیکو شیم! کافی نباشد ساغرم
اے خوش خصال ساقی شراب کا ایک پیالہ میرے لئے ناکافی ہے

ہستم بلانوش قدم خمخانہ باید مرا
میں تو پرانا بلانوش ہوں مجھے تو پورا شراب خانہ ہی درکار ہے

شہ باز دستِ قدرتم صید حقایق می کنم
قدرت کے ہاتھوں پرورش پایا ہوا باز ہوں حقائق کا شکار کرتا ہوں

بر پایۂ عرش بریں لانہ باید مرا
میرا گھونسلہ تو عرش اعلیٰ کے پایہ میں ہونا چاہیے

یارب چہ سازم چوں کنم باناصحان محترم
اے میرے رب (میرے آقا) ان محترم ناصحوں کے ساتھ کیا کروں اور کس طرح گزاروں

من حسرت دیوانہ ام دیوانہ باید مرا
میں حسرت دیوانہ ہوں مجھے ایک ساتھی دیوانہ ہم خیال چاہیے

(۳)

عشق بتاں فراخور ہر مرد خام نیست
حسینوں سے عشق کم حوصلوں کا کام نہیں ہے

عشق است و صد مصیبت و ہیچ التیام نیست
عشق ہے تو مصیبتیں بھی بے حساب ہیں جن کا کوئی التیام نہیں ہے

در ہجر زیستن بہ تمنا گریستن
فراق (دوری مجبوری) میں جینا اور آرزوئے محبوب میں رونا

با سوز ساختن ہوس ہیچ خام نیست
سوزش عشق کو ساتھی بنالینا بوالہوسوں کا کام نہیں

جام و صراحی از پئے تعظیم می جہد
میں وہ شرابی ہوں جس کی تعظیم میں ساغر و مینا اپنی جگہ سے اٹھ جاتے ہیں

در بزم زاہداں اگرم احترام نیست
ہر چند کہ زاہدوں (خدا پرستوں) کی محفل میں میرا احترام نہیں کیا جاتا

ساقی بیار بادہ کہ ما فاقہ میکشیم
ساقی اب شراب لا کہ ہم جمائیاں (انگڑائیاں) لینے لگے ہیں

دیرست دور جام مئے لالہ فام نیست
بہت دیر سے سرخ شراب کا دور نہیں ہوا ہے

جام مئے ست زاہدا اگر می خوری بخور
اے زاہد یہ رہا شراب کا پیالہ پینا ہو تو پی لے

ایں بزم بزم بحث حلال و حرام نیست
یہ ہماری مجلس حلال و حرام پر بحث کرنے والی محفل نہیں ہے

دارم بیاد آنچہ مراگفت واعظے
اے ناصح مجھے میرے محبوب کا کہا یاد ہے جب اس نے کہا تھا

از دست حور بادۂ گلگوں حرام نیست
حور (خوبصورت لڑکی) کے ہاتھ سے سرخ شراب حرام نہیں (جیسے جنت کی حور کے ہاتھوں)

(۴)

مرادِ زندگیِ من بہ ہوے وہائے من است
میری زندگی کا تمام تر مقصد عشق کی ہاؤ ہو ہے
غمِ دلم ہمہ سرمایہ بقائے من است
اور درد دل ہی میرا سارا سرمایۂ حیات ہے

اسیرِ پنجۂ الفت ، شہیدِ ناوکِ ناز
عشق کے پنجہ کا اسیر (قیدی) اور تیر ناز کا زخمی ہوں
فدائے کوئے بتاں جان مبتلائے من است
اور میری یہ عشق زدہ جان حسینوں کی گلیوں پر فدا ہے

بہ تیغِ ناز کشی یا بخنجرِ غمزہ
اے محبوب! تو مجھے چاہے ناز کی تلوار سے قتل کر یا ادا کے خنجر سے
بہر سزائے کہ فرماں دہی سزائے من است
تو جو بھی میری محبت کی سزا تجویز کرے وہی میری حق سزا ہے

بزیرِ برقعِ فانوسِ شمعِ روشن ہیں
اے میرے محبوب میری زندگی کی شمع کے فانوس کے پیچھے ملاحظہ فرما کر
تنم غبارِ رخِ جانِ باصفائے من است
کہ میرا جسم میری پاکیزہ روشن روح کا ایک روشن غبار ہے

سزائے سوختن و کشتن و فنا کردن
جلا دینا ، مار ڈالنا اور فنا کر دینا اتنی بڑی سزا؟
سوالِ وصل کہ کردم ہمیں خطائے من است
وصل کے ایک چھوٹے سے سوال کے خلاف کی ہے جو میں نے اس سے کیا تو

بحسن و خوبیِ او جانِ پاک شاہدِ صدق
اس کے حسن اور خوبی پر سچائی کے گواہ کی جان گواہ ہے
گواہِ پاکیِ او عقلِ باصفائے من است
اور اس کی پاکی پر میری عقل حق پرست گواہ ہے

نصیبِ بوالہوساں است راحت و آرام
بوالہوسوں کی تقدیر راحت و آرام سے عبارت ہے
بلا و رنج و مصیبت ہمہ برائے من است
اور آزمائش غم و اندوہ اور مصیبت یہ میری تقدیر ہیں

باید گزاشت از پئے رندانِ بادہ خوار
ہم شراب نوشوں کے لئے چھوڑ کر چلا بھی جا (مرجا) اے زاہد
دنیا سزائے زاہدِ عالی مقام نیست
کہ دنیا تیرے جیسے عالی مقام زاہدوں کے لئے مناسب مقام نہیں

(۵)

در محفلِ یکتائی اغیار نمی گنجد
خدا کی وحدت میں غیر خدا کی گنجائش نہیں
اغیار چہ ساں گنجد چوں یار نمی گنجد
غیر خدا کی کہاں یار کی بھی نہیں کیونکہ وحدت مطلقہ میں صرف ذات مطلق ہوتی ہے یار تو درجۂ احدیت میں ہوتا ہے

اے زاہدِ پُر تمکیں برگیر مئے رنگیں
اے (معاشرہ کی) باوقار شخصیت زاہد رنگین شراب اٹھالے
در بزمِ پری رویاں انکار نمی گنجد
حسینوں کی محفل میں انکار کے جانا زیب نہیں دیتا

گر صحبتِ ما خواہی پیمانہ دمادم کش
اگر ہمارے ساتھ رہنا ہے تو پیالہ پہ پیالہ چڑھاتا چلا جا
در محفلِ مدہوشاں ہوشیار نمی گنجد
مدہوشوں کی محفل میں ہوشیاروں کی گنجائش نہیں

از حالِ منِ خستہ اے یار چہ می پرسی
اے دوست مجھ خستہ حال کا حال کیا پوچھ رہا ہے
دردِ دلِ من اندر گفتار نمی گنجد
میرے درد دل کو بیان کرنے کی کلام (گفتگو) میں گنجائش نہیں

بر ہر کہ نگہ کردم درکار دگر دیدم
ہر ایک کو میں نے کسی نہ کسی کام میں مصروف پایا
در چشمِ ہنر پرور بیکار نمی گنجد
ہنر مند و ہنر پرور آنکھ میں بیکار کی گنجائش نہیں

نہ دوستے نہ محبے نہ مخلصے حسرت
نہ کوئی دوست نہ کوئی چاہنے والا اور نہ کوئی خلوص سے پیش آنے والا ہے
انیسِ وحدت و تنہائیم خدائے من است
میری تنہائی کا مونس و ہمدم صرف میرا خدا ہے

(۶)

روز و شب سوزشِ دل نالہ و افغاں دارم
رات دن سوزِ عشق آہ و زاری میرا مشغلہ ہے

بہرِ دل بستگیِ من ایں سر و ساماں دارم
اپنی وقت گزاری کے لئے یہی میرا سر و سامان ہے

سرم آشفتۂ آں زلفِ پریشاں دارم
میری دیوانگی (پریشان حالی) اس کی زلف پریشاں سے مربوط ہے

دلِ من محوِ جمالِ رُخِ جاناں دارم
اور میرا دل محبوب کے جمال کے دیدار میں محو ہے

من بصد رنج و الم با دلِ شاداں دارم
بے انتہا رنج و الم میں بھی میں خوش بخوش ہوں

لوحش اللہ چہ عجب روضۂ رضواں دارم
ماشاء اللہ کیسی جنت میں میری گزر بسر ہے

دلِ من زندۂ جاوید شد از عشقِ حبیب
محبوب کے عشق میں میرا دل زندۂ جاوید ہو چکا ہے

ہیچ فکرے نہ پئے چشمۂ حیواں دارم
اب مجھے آبِ حیات پی کر زندۂ جاوید ہو جانے کی فکر نہیں

نہ شفیقے نہ رفیقے نہ کسے غمخوارے
نہ ہی کوئی مشفق نہ کوئی دوست اور نہ ہی کوئی ہمدرد

ہمہ بگذارم و آہنگِ بیاباں دارم
سبھی سے میں نے ہاتھ اٹھالیا ہے اور دشت و بیابان سے ہم آہنگی اختیار کرلی ہے

چہ کنم ہیچ ندارم کہ بآں خوش باشم
کیا کروں کچھ نہیں جانتا جس سے خوش رہ سکوں

دل صد پارہ مگر از غمِ پنہاں دارم
کہ اندرونی غم سے میرا دل پارہ پارہ ہو چکا ہے

قادری مشربم و مستِ مئے بغدادم
قادری مشرب ہوں اور بغداد کی شراب پی کر مست ہوں

شکر للہ کہ عشقِ شہِ جیلاں دارم
خدا کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے کہ حضور غوث اعظم شہ جیلاں کا عشق دل میں رکھتا ہوں

پُرگشت دل و جانم از جلوۂ جانانم
میرے جان و دل میرے محبوب کے جلووں سے بھر گئے ہیں

در چشمِ من اے حسرت جز یار نمی گنجد
اے حسرت میرے قابلِ نظر صرف محبوب ہی محبوب ہے

(۷)

جاں میدہم و دردِ دل اے جاں نفروشم
اے محبوب میں جان دے سکتا ہوں لیکن تیرے عشق کا سودا نہیں کرسکتا

ایں جنسِ گراں مایہ من ارزاں نفروشم
اس (قیمتی) متاعِ عزیز کو سستے داموں نہیں بیچ سکتا

بے چارگیِ کاہ سوئے کاہ ربا برد
گھاس کی بے چارگی یہ ہے کہ مقناطیسی صلاحیت رکھنے والے کہربا پتھر کی جانب کھنچ کر چلی جاتی ہے

بے چارگیِ خویش بہ ساماں نفروشم
لیکن میں اپنی بیچارگی کو سر و سامان کے عوض بیچ نہیں سکتا

شد زندۂ جاوید دلم از مئے توحید
توحید کی شراب پی کر میرا دل زندۂ جاوید ہوگیا ہے

یک قطرہ بصد چشمۂ حیواں نفروشم
اس شراب کا ایک قطرہ بھی آبِ حیات کے پورے چشمہ کے عوض نہیں بیچ سکتا

اے دردِ محبت چہ دلم خیمۂ خود زن
اے درد محبت تو میرے دل میں اپنا ایسا تان دے

ایں درد بصد ملکِ سلیماں نفروشم
یہ وہ درد ہے کہ میں اس کو سلیمان کی مملکت کے عوض بھی بیچ نہیں سکتا

خارے کہ بدل می خلد از عشق و محبت
وہ عشق و محبت کا کانٹا جو میرے دل میں کھٹکتا ہے

ایں خار بصد روضۂ رضواں نفروشم
اس کانٹے کو جنت کی ساری پھلواری کے عوض بھی نہیں بیچ سکتا

یک رازِ الٰہی بود ایں عشقِ جہاں سوز
ساری دنیا کو اپنی آگ میں جلانے والا یہ عشق اللہ کا ایک سربستہ راز ہے

ایں راز بہ ہر جاہل و ناداں نفروشم
اس راز کو جاہلوں اور نادانوں کو نہیں بیچ سکتا

دلِ من زندۂ جاوید ز عشقش حسرت
اے حسرت میرا دل انہیں کے عشق سے زندۂ جاوید ہوگیا ہے

ہیچ فکرے نہ پئے چشمۂ حیواں دارم
مجھے آبِ حیات کے چشمہ کی کوئی فکر نہیں ہے

بر ہر قدم عشق من از جاں بگذشتم
عشق کے ہر قدم ہی پر میں نے
جان کی بازی لگائی ہے تو

ایں عشق عزیز است من آساں نفروشم
ایسے قیمتی عشق کو آسانی سے
بیچ نہیں سکتا (چھوڑ نہیں سکتا)

دنیائے دنی خواب و خیالیست پریشاں
یہ کمینہ صفت دنیا ایک پریشاں خواب
(سے زیادہ نہیں) ہے

من عمر باین خواب پریشاں نفروشم
میں اپنی ساری عمر اس خواب پریشاں کے عوض
بیچ نہیں سکتا (اس میں مبتلا نہیں رہ سکتا)

اے حسرت دل باختہ ایں مال گران است
اے محبت کی بازی میں دل ہارے ہوئے حسرت
یہ عشق ایک بہت قیمتی مال ہے

خاک در محبوب من ارزاں نفروشم
محبوب کے در کی خاک (مٹی) کو بھی
میں سستا نہیں بیچ سکتا

(۸)

درخور کوتاہ بین و طفل ناداں نیستم
میں کم نظروں کے لئے نہیں
اور نادان بچہ بھی نہیں ہوں

گنج مخفی ہستم دکالائے دوکاں نیستم
ایک پوشیدہ خزانہ ہوں
دوکان کا بکاؤ مال نہیں ہوں

ہمچو بلبل روز و شب سرگرم افغاں نیستم
بلبل کی طرح رات دن
آہ وزاری میں مشغول نہیں ہوں

عاشق دیرینہ ام گریاں و نالاں نیستم
پرانا (پختہ کار) عاشق ہوں (بات بات پر)
گریہ وزاری کرنے والا نہیں ہوں

خوگرِ سوز محبت ساختم خود را بعشق
میں نے اپنے آپ کو سوز محبت کا
خوگر بنالیا ہے (عادت ڈال لی ہے)

شمع آسا سوزم و چوں ابر گریاں نیستم
شمع کی طرح خاموش جلتا ہوں
ابر کی طرح بے تحاشہ نہیں روتا

غیر حق باطل بود دانستنش دانش بود
غیر حق باطل ہوتا ہے
اس کا جاننا ہی سراسر عقلمندی ہے

در فریب ہستی موہوم حیراں نیستم
زندگی کے فریب خیالی میں حیران نہیں ہوں
یعنی میں فانی ہوں اور خدا لافانی ہے

الاماں یارب چہ گونہ دعوئے ہستی کنم
اے اللہ تو ہی بچا میں کس طرح
اپنے ہونے کا دعویٰ کرسکتا ہوں

نیستم من نیستم ہاں نیستم ہاں نیستم
میں نہیں ہوں میں نہیں ہوں
ہاں میں نہیں ہوں ہاں میں نہیں ہوں

برفراز تختِ پیدائی شدم جلوہ فزا
تخلیق کائنات کے بلند و بالا
تخت پر جلوہ پذیر ہوں

فاش می گویم کہ اکنوں راز پنہاں نیستم
کھل کر (ڈنکے کی چوٹ) کہتا ہوں کہ اب میں
کوئی راز نہیں ہوں فاش ہوچکا ہوں

حسرتا دریافتم درخود حیاتِ جاوداں
اے حسرت میں نے اپنی ہی ذات میں
حیات جاوداں پائی ہے

چوں سکندر در تلاشِ آب حیواں نیستم
یونانی فاتح سکندر کی طرح آب حیات کے چشمہ
کی تلاش میں سرگرداں نہیں

(۹)

شیشۂ زہد بہ سنگِ درِ جاناں زدہ ام
میں نے خدا پرستی کے شیشہ کو محبوب کے دروازہ پر پھوڑ دیا ہے

آتشِ شوق بہ سیپارۂ ایماں زدہ ام
مصحفِ ایمان کو عشق کی آگ لگادی ہے

زاہدا طعنہ نہ بر ہیچ مسلماں زدہ ام
اے زاہد میں نے کسی بھی مسلمان پر طعنہ نہیں کسا ہے

قدحِ بادۂ گلگوں زدہ ام ہاں زدہ ام
سرخ شراب کا پیالہ مارا ہے ہاں دے مارا ہے (تاکہ کچھ تو مزہ چکھے اور قائل ہو)

تا نہ چوں زاہدِ خود بیں متجمل آرایم
کہیں ایسا نہ ہو کہ متکبر و مغرور زاہد کی طرح دھوکہ دہی کا لباس زیب تن کروں

جامۂ زہد سرِ آتشِ سوزاں زدہ ام
اس لباسِ زہدی کو میں نے دہکتی ہوئی آگ کے شعلوں میں ڈال دیا ہے

بود در خواب دربودم ز رخش بوسہ چند
میرا معشوق سو رہا تھا تو میں نے موقع شناسی سے اس کے چہرہ کے چند بوسے لے لئے

غارتے بر سرِ غارت گرِ ایماں زدہ ام
اس طرح میں نے میرے ایمان کو غارت کرنے والے ہی پر بلہ بول دیا اور جواباً اس کی طہارت غارت کردی

آید از ہر جہت آواز ہم آہنگیِ من
ہر سمت سے ہی میری آواز کی ہم آہنگی سنائی دیتی ہے

نالۂ درد چو در گنبدِ گرداں زدہ ام
جب گھومنے والے آسمان کی گنبد میں آہ کھینچتا ہوں

تا شود دور پریشانیِ خاطر حسرت
تاکہ میرے دل کی پریشانی دل جمعی سے بدل جائے اے حسرت

دست در چنبرِ آں کاکلِ پیچاں زدہ ام
اس کی (محبوب کی) گردن پر پڑی ہوئی بل کھائی ہوئی لٹ میں میں نے ہاتھ ڈال کر دیا ہے کہ اسے سلجھاؤں

(۱۰)

چند سودا زدۂ کاکلِ لیلےٰ باشم
کب تک اور کس قدر لیلیٰ (معشوق) کی سیاہ زلفوں کا اسیر رہوں گا

چند حیرانِ جمالِ رخِ زیبا باشم
اور کب تک محبوب کے حسین و جمیل چہرہ کے جلووں میں حیران رہوں گا

برقع از چہرہ بر انداز و مرا جلوہ نما
اے محبوب بہت ہوچکا اب اپنے چہرہ سے پردہ اتار کر مجھے جلوہ دکھا

تابہ کے منتظرِ وعدۂ فردا باشم
کب تک کل کے وعدہ کا انتظار کرتا رہوں

تا بزیرِ قدمِ یار فتم یارب
تاکہ میں اپنے محبوب کے زیرِ قدم آجاؤں اے خدا

کاش من سایۂ آں قامتِ رعنا باشم
کاش میں اس خوش قد کا سایہ بن جاتا

اے خیالِ رخِ دلدار بیا زود بیا
اے محبوب کے دلکش چہرہ کے تصور تو آ اور جلد آ

تا بخلوت کدۂ گور نہ تنہا باشم
تاکہ میری قبر کی تنہائی میں اکیلا نہ رہوں

وقت آمد کہ ز رخ پردہ بر انداز دیار
اپنی تشریف آوری پر جب محبوب اپنے چہرہ سے نقاب اتارے

مدد اے ہمتِ مردانہ کہ برجا باشم
اے ہمتِ مردانہ ذرا میری مدد کر تاکہ اپنی جگہ ٹکا رہوں

خود پرستی چہ کنم دعویٔ ہستی چہ کنم
خود بینی اور تکبر سے اپنے وجود کے مستقل ہونے کا کیا دعویٰ کروں

من کہ مانندِ حبابِ سرِ دریا باشم
جب کہ جانتا ہی ہوں کہ میرا وجود دریا کی سطح پر ایک بلبلہ سے زیادہ نہیں (غیر مستقل ہے)

خواجہ از بندگیِ خویش مکن آزادم
اے میرے آقا خواجہ مجھے اپنی غلامی سے آزاد مت فرمائیے

باشم از حلقہ بگوشانِ درت تا باشم
جب تک زندہ رہوں آپ کے حلقہ بگوش (غلاموں میں سے) رہوں گا

للعجب طرفہ تماشاست کہ دارم حسرت
اے حسرت میرا معاملہ بھی ایک طرفہ تماشا ہے عجیب و غریب ہے

خود تماشایم و خود محوِ تماشا باشم
میں ہی یار اور میں ہی محو تماشائے یار ہوں

(۱۱)

چہ لطفِ ساقیِ میخانہ دارم
ساقیِ میخانہ کا مجھ پر کیا کرم ہے کہ

بہ بر مینا بہ کف پیمانہ دارم
بغل میں شراب کی صراحی اور ہاتھ میں شراب کا پیالہ رکھتا ہوں

کنوں از دو جہاں پروا ندارم
اب میں دو جہاں کی پروا نہیں رکھتا (اس سے بے نیاز ہوں)

کہ اندر خانہ صاحب خانہ دارم
کہ خانۂ دل میں اپنے معشوق کو پاتا ہوں

زسر تا کاکلِ دلدار روزے
محبوب کی زلف تک کسی دن پہنچ ہی جاؤں

دلِ صد چاک ہمچوں شانہ دارم
(اس کے لئے) دل کو چاک چاک کنگھی کی طرح شق رکھتا ہوں

چرا بر خود ننالم ہمچو شمشاد
کیوں نہ پھلوں پھولوں (اونچے) درخت شمشاد کی طرح

خیالِ قامتِ جانانہ دارم
جب کہ معشوق کی بلند قامتی میری نظروں میں ہو

بشمعِ روئے او سوزم شب و روز
اس کے شمع کی طرح روشن رخ سے رات دن جلتا ہوں

ولے ہم پہلوئے پروانہ دارم
شاید میرا سینہ و دل پروانہ کی طرح ہو

نہم برخاکِ ذلت گہ سرِ خود
(عالمِ دیوانگی میں) کبھی عاجزی اور خاکساری سے سر جھکا دیتا ہوں

گہے در سر سرِ شاہانہ دارم
کبھی (اس کے برعکس) بادشاہوں کی طرح خود سر ہو جاتا ہوں

ہر آنکس را کہ بیند یار داند
(میرے دل کا یہ حال ہے) کہ جس کسی کو دیکھتا ہے محبوب جانتا ہے

ولے یا للعجب دیوانہ دارم
کیا عجیب و غریب دیوانہ دل رکھتا ہوں

گزید از خیلِ خوباں شوخ و شنگے
معشوقوں کے جھرمٹ سے ایک شوخ و طرحدار کو چن لیا ہے

تعالی اللہ دلِ فرزانہ دارم
الحمد للہ کہ ہوشیار سمجھدار دل رکھتا ہوں

براہِ عشق پویم بے خود اما
بے خودیٔ عشق میں ادھر ادھر دوڑ رہا ہوں لیکن

خیالِ کوچۂ جانانہ دارم
(ہمہ وقت) کوچۂ محبوب کا خیال دل میں ہے

بسوزم در فروغِ جلوۂ یار
جلوۂ محبوب کی شدت سے جل رہا ہوں (لیکن)

ولے باہمتِ مردانہ دارم
(ٹکنے والا) مردانہ ہمت والا دل رکھتا ہوں

بسوزد ہر خیالے را کہ آید
ہر خیال آتا ہے اور جل جاتا ہے

بدل شاید کہ آتش خانہ دارم
شاید دل میں آتشکدۂ (عشق) رکھتا ہوں

ز بندِ دو جہاں آزاد گشتم
دو جہاں کی گرفت سے آزاد ہو چکا ہوں

الا از ماسوا پروا ندارم
مطلع ہو جاؤ! مجھے سوائے محبوب کے کسی کی بھی پرواہ نہیں

زحسنِ خویش حسرت مہر ورزم
حسرت میں تو خود اپنا ہی دیوانہ ہو گیا ہوں

رہ از عاشقاں بیگانہ دارم
میرا یہ راستہ عاشقوں کی روایتی حسن پرستی سے بالکل الگ ہے

(۱۲)

ما محوِ جمالِ روئے یاریم
ہم تو محبوب کے دیدار جمال میں محو ہیں (گم ہیں)

از ہستی خود خبر نداریم
ہم کو تو خود اپنا بھی ہوش نہیں (کسی اور کی کیا خبر)

اے خانہ خراب رسم اُلفت
اے عشق کی رسم و ریت کے برباد ہوئے

برباد بکوئے آں نگاریم
ہم بھی اسی معشوق کے کوچہ کے بربادوں میں سے ہیں

اے عشق چہ رنج ہا کہ دادی
اے عشق تو نے ہم کو کتنی مصیبتوں میں مبتلا کیا

اے وائے چہ دردہا کہ داریم
ہائے ہم کن کن تکلیفوں میں مبتلا ہیں

اے جانِ جہاں بیا خدارا
اے جانِ جہاں خدا کے لئے آبھی جا کہ (ہم مر رہے ہیں)

تا بر قدمِ تو جاں سپاریم
تاکہ تیرے قدموں پہ دم توڑ دیں (جان دے دیں)

زخمے بہ تن نمی نماید
جسم پر کوئی زخم نہیں ابھرتا (نشان نہیں آتا)

آخر بچہ طور دل فگاریم
آخر یہ درد کس قسم کا درد ہے جس سے ہم دل فگار ہیں

ایں طرفہ حکایت است حسرتؔ
اس پہ طرفہ تماشہ و حکایت (قصہ) یہ ہے اے حسرت

کز آہوئے چشم او شکاریم
کہ ہم اس کی غزالہ چشمی (ہرن جیسی آنکھ) کے شکار ہیں

(۱۳)

آں چیست کہ چوں خار خلد در جگرِ من
وہ کیا چیز ہے جو میرے جگر میں کانٹے کی طرح کھٹک رہی ہے

گر درد تو اے یار نبا شد بہ برِ من
اے محبوب! اگر وہ تیرا درد نہیں تو پھر کیا ہے میرے سینہ میں

بے چارگی کاہ سوئے کاہ رُبا بُرد
گھاس کی کم مائیگی اس کو کہربائی مقناطیسی کشش کی جانب کھنچ جانے پہ مجبور کرتی ہے

بے بال و پرم شدہ چوں بال و پرِ من
جب کہ بال و پر رکھ کر بھی میں اڑنے سے عاجز ہو جاؤں (تو میں صرف محبوب کا ہی ہو رہوں گا)

من بعد ازاں نقطہ کہ رفتم پئے اسلام
میں اسلام کے پیچھے اس طرح ہولیا کہ گویا وہ ایک نقطہ ہے

پرکار صفت بود دراں جا سفرِ من
اس مرحلہ پہ میرا سفر پرکار کی طرح اطراف گھومتا تھا

(۱۴)

ناز و ادا و غمزہ ہمہ مستفید تو
ناز و ادا اور غمزہ سب ہی کو تیری حاجت ہے اے معشوق
خوبی و دل ربائی اسیر کمند تو
خوبصورتی اور دل چھین لینا سب تیرے پھندے میں پھنسے ہوئے ہیں

خود را غبار کوئے پری روئے ساختی
اپنے آپ کو اس پری رو (خوبصورت) معشوق کے کوچہ کی گرد بنالیا
صد آفریں ہمت و عزم بلند تو
(اے عاشق) تیری بلند ہمتی تو بے انتہا داد کی مستحق ہے

از خنجر جفا دل تو پارہ پارہ شد
محبوب کی جفا کے خنجر سے تیرا دل پاش پاش ہوگیا
تا کے فدائے یار دل دردمند تو
آخر کب تک یار پر تیرا دردمند دل فدا (قربان) ہوتا رہے گا

تنہا نہ دل ز عاشق مسکین ربودۂ
بے چارہ عاشق کا دل ہی تو نے نہیں چھینا اے محبوب
بس طائران قدس اسیر کمند تو
بہت سے اونچی اڑان والے فرشتے بھی تیری کمند کے شکار ہیں

شوریدگان عشق بزیر لوائے من
حیران و پریشان عاشق میرے جھنڈے کے ہیں
گردن کشان حسن اسیر کمند تو
تو کئی مغرور حسینائیں تیرے جال میں پھنسی ہوئی ہیں (تیری شکار ہیں)

(۱۵)

رہا سازد ز فکر ماسوا تاثیر میخانہ
یہ میخانہ محبت ماسوا اللہ کی فکر سے آزاد کردیتا ہے
بہم پیوستہ با عرش بریں زنجیر میخانہ
اس میخانہ کی زنجیر تسلسل عرش کی زنجیر سے ملی ہوئی ہے پیوستہ ہے

نماز خود فراموشی ادا سازید اے رنداں
اے شرابیو! اٹھو! نماز بے ہوشی پڑھنے کا وقت ہوچکا ہے
صدائے قلقل مینا شدہ تکبیر میخانہ
انڈیلی جانے والی شراب کی آواز قلقل اقامت نماز مدہوشی سنائی دے رہی ہے

بچشم زاہدان خشک سازد خیرگی پیدا
یہ کیف و سرور عبادت گزار زاہدوں کی نظریں خشک جاری ہیں
شدہ از شیشہ ہائے مے عجب تنویر میخانہ
حیرت انگیز شراب کے شیشوں سے نکلنے والا نور ان کی نظروں کو بے نور کررہا ہے

نمی آید ایں جا خود نمایاں و ریاکاراں
ریاکاروں اور خود بیں مغروروں کا اس میخانہ میں کوئی گزر نہیں
ز بے قدسی صفت جاری شدہ تقدیر میخانہ
یہ میخانہ ازل ہی سے قدسی (فرشتہ) صفت ہے

یکے پاکوب در مستی یکے در پائے خم غلطاں
بے ہوشی کے عالم میں کسی کا پاؤں پیالے میں اور کوئی شراب کے مٹکے سے لپٹا ہوا پڑا ہے
قلم برگیر اے مانی بکش تصویر میخانہ
قلم اٹھا اے مصور اور میخانہ کی اس موقع کی تصویر کشی کرڈال

نہ رو آرم سوئے پیمانہ با ساغر مرا کارے
میرا رخ نہ ہی شراب کی صراحی کی جانب ہے نہ ہی پیالہ سے مجھے سروکار ہے
مرا کافی نگاہ مست تو اے پیر میخانہ
مجھے تو مرشد میخانہ تیری ایک نگاہ مست ہی بیخود بنانے کے لئے کافی ہے

حسرت سر خودت ز طریق وفا مپیچ
اے حسرت اپنے سر کو وفا کے راستے سے مت پلٹنا
از ہم جدا کنند اگر بند بند تو
اگرچہ کہ تیرے جسم کا ایک ایک جوڑ بھی وہ الگ الگ کردیں (یعنی کسی بھی صورت میں)

شود تقسیم دُردِ تہ نشیں اندر بلانوشاں
شراب کے بلانوش پیالوں میں
شراب کی مرکز تلچھٹ تقسیم ہوتی ہے

سلامت باکرامت یا الٰہی پیرِ میخانہ
اے اللہ ہمارے مرشدِ میخانہ کو سلامت
باکرامت رکھو (کہ وہ ہمارا کتنا خیال رکھتے ہیں)

نگہدارد خدا میخوار وہم میخانہ را حسرت
میخانہ اور میخوار دونوں ہی کا
خدا خود نگہبان ہے اے حسرت

دُعائے مخلصاں شد پایۂ تعمیرِ میخانہ
میخانہ کی تعمیر ہی مخلصوں کی
دُعاء کے سنگِ بنیاد سے ہوئی ہے

(۱۲)

اے جانِ جہاں تا کے ایں عزلت و تنہائی
اے محبوب ہر دلعزیز کب تک
یہ گوشہ نشینی تنہائی و پردہ داری

وقت است کہ برآئی و ایں انجمن آرائی
اب وقت آگیا ہے تو برآمد ہو
اور اس محفل کو زینت بخشے

اے پرتوِ حُسنِ تو ہنگامہ کند برپا
اے وہ جس کے حُسن کا ایک
ادھورا جلوہ ہنگامہ برپا کردیتا ہے

در پردہ نمی گنجد ایں جلوۂ رعنائی
یہ ناز و انداز پردہ میں سما نہیں سکتا
(اس کو تو ایک محفل درکار ہے)

در بزمِ تو اے جاناں جمع اند نظربازاں
اے محبوب تیری محفل میں تو
نظر بازوں کا میلہ لگ چکا ہے

بنمائے رُخت، داری گر دعویٰ رعنائی
اب اپنا رُخ زیبا دکھا دے اگر خوبصورتی اور
خوشنمائی کے دعوے میں پورا ہی اترتا ہے

از زاہدِ پُر تمکین وز عابدِ خوش آئیں
زاہد وضعدار اور عابد
پابند صوم و صلوٰۃ سے

اے پنجۂ مژگانت بربود شکیبائی
تیری خوبصورت پلکیں (آنکھیں)
صبر و قرار چھین لیتی ہیں

از حُسنِ نمک ریزت شوریست بہر مجلس
اے محبوب تیرے حسن نمک ریز (ملاحت) سے
ہر محفل میں ایک ہنگامہ ہے

وز چشمِ سیاہِ تو عالم ہمہ سودائی
اور تیری سیاہ آنکھوں سے تو
ایک عالم دیوانگی میں مبتلا ہے

اے جانِ من خستہ در شوقِ تو آشفتہ
اے میری جان میری جان زار
تیرے عشق میں سرگشتہ ہے

از خویش بروں آیم وز پردہ بروں آئی
میں اپنے جسم سے باہر آجاؤں گا (مرجاؤں گا)
اگر تو بے نقاب ہوجائے

آئینہ تا بانم از بر بر بامم دل
سراپا ایک چمکتا ہوا
آئینہ ہوں دل چھین لوں گا

زنہار کہ پیش من با ناز چنیں آئی
خبردار! اگر میرے سامنے اس ناز و انداز سے اگر
تو آجائے (تو اپنے عکس کو دیکھ کر دل ہار دے گا)

اے ناصح نیکو کردار مرا یکسر
اے خوش خصال نصیحت کرنے والے
(زاہد) مجھے بالکلیہ چھوڑ دے

بادل شدہ افتادن دور است زدانائی
دل رکھ کر بے دل ہوجانا
دانائی سے بہت دور ہے

نکشاد در معنے بر روے من اے زاھد
اے زاہد مجھ پر باطن کا دروازہ
اس وقت تک نہیں کھلا

تا بر در خمارے کردم نہ جبیں سائی
جب تک کہ میں نے ایک بلانوش شراب کے
در پر جبیں سائی نہیں کی (پیشانی نہیں گھسی)

بافضل و کمال تو زیباست نہ اے حسرت
اے حسرت تیرے فضل و کمال کے
ساتھ تجھے زیب نہیں دیتی

رندی و ہوس ناکی بدمستی و شیدائی
تیری شراب نوشی،
نظر بازی، بدمستی اور عاشقی

(۱۷)

برقع بر روے تو اے خسرو خوباں تا کے
اے خوبصورتوں میں ممتاز محبوب
تیرے چہرہ پر یہ پردہ کب تک رہے گا

در پس ابر بود مہر درخشاں تا کے
آفتاب عالم تاب (روشن آفتاب)
ابر کے پیچھے کب تک چھپا رہے گا

چشم بالا کن و بال و پر خود برہم زن
اپنی نظر اٹھا اور پر تول
(اور آسمان کی طرف پرواز کرجا)

طائرِ قدس گرفتار بہ زنداں تا کے
اے روح پاک (اے طائر آشیانی) اپنے اس جسم کے پنجرہ
(قفس عنصری) کو چھوڑ کب تک تو اس میں مقید رہے گی

نور خورشید حقیقت ہمہ آفاق گرفت
حقیقت کے آفتاب کے نور نے تو
ساری دنیا ہی کو اپنی لپیٹ میں لے لیا

چشم بکشا و دریں خواب پریشاں تا کے
آنکھ کھول اور اس
پریشان خوابی سے بیدار ہوجا

مرد باید کہ بود خوگر تسلیم و رضا
مرد کو چاہیے کہ تسلیم و رضا
اختیار کرنے (کی عادت ڈالے)

روز و شب ہمچو درا، نالہ و افغاں تا کے
رات دن گھنٹہ اور جرس
کی طرح چیخ و پکار کب تک

تیغ در دست کشیدہ پس پشت تو اجل
موت نے تیرے پیچھے
تلوار سونت لی ہے (کھینچ لی ہے)

ہوشیار اے دل غفلت زدہ شاداں تا کے
اے غافل دل ہوشیار ہوجا
کب تک تو مسرور رہنے والا ہے

بت خود بینی خود بشکن و باوے پیوند
اپنی خود بینی (خود پرستی) کے بت کو توڑ ڈال
اور اپنے آپ کو اس سے جوڑ لے (خدا کا ہوجا)

حسرتا در طلب دوست تو حیراں تا کے
اے حسرت تو دوست (محبوب) کی طلب میں
کب تک حیران پریشان رہے گا

۵۔ قصیدہ

صفحہ

مدحِ سلطانِ دکن 259

مدحِ سلطان

شاہ عثمان علی خاں کی تعریف و توصیف

نوائے خوشدلی در کوچہ و بازار می آید
گلی کوچوں اور بازاروں سے شادمانی اور فرحت کی آوازیں آرہی ہیں (سنائی دے رہی ہیں)

کہ باصد کامرانی شاہِ خوش کردار می آید
کہ بادشاہ خوش خصال نہایت کامیاب و بامراد سفر سے واپس آرہے ہیں

گلستانِ دکن از دوریٔ شہ بود افسردہ
دکن کا چمن بادشاہ کی عارضی دوری سے افسردہ ہوگیا تھا

نسیمِ روح پرور ابرِ دریا بار می آید
اور اب روح افزا ہوا اور خوب برسنے والے بادل گھر کر آرہے ہیں

عدالت گستر و لطف و کرم علم و ہنر پرور
عادل (منصف مزاج) با اخلاق اور علم و ہنر کو ترقی دینے والا

غریباں را پناہ و بے کساں را یار می آید
غریبوں کی پناہ بے کسوں کا پرسانِ حال آرہا ہے

عمر شوکت علی ہمت شہنشاہِ قوی ہمت
حضرت عمرؓ کی سی شان و شوکت والا حضرت علیؓ کی طرح ہمت والا ہم پلہ بادشاہ

رعایا پرور و سلطانِ نیکوکار می آید
رعایا پرور (پرورش کرنے والا) نیک اور صالح بادشاہ آرہا ہے

نظام الملک والملۃ فلک رفعت جواں دولت
ملک اور ملت کا بادشاہ آسمان کی طرح سربلند اور دولتمند

امیر المومنین و قدوۃ الاحرار می آید
مومنین (مسلمانوں) کا حکمران اور آزادوں (شریفوں) کا پیشوا (رہنما) آرہا ہے

الٰہی زندہ باد عثمان علی خاں آصفِ سابع
اے اللہ عثمان علی خاں آصف سابع (ساتویں بادشاہ دولت آصفیہ) کو سلامت باکرامت رکھ

صدا از نیک و بد و ز کافر و دیندار می آید
یہ آواز دعا کی نیک و بد کافر و دیندار ہر ایک منہ سے نکل رہی ہے

رعایا شاد و ملک آباد و سلطانِ دکن شاداں
رعایا خوش رہے ملک آباد رہے اور سلطان دکن مسرور رہیں

دعائے کامرانی از در و دیوار می آید
کامیابی کی یہ دعا ہر در و دیوار (چوطرف) سے آرہی ہے

مبارک باد اے حسرت کہ با فتح و ظفر مندی
اے حسرت تجھے بھی مبارک ہو کہ فتحیاب (کامیاب) ہوکر

سوئے ملکِ دکن شاہِ علم بردار می آید
ملک دکن کی جانب بادشاہ علمبردار آرہا ہے (جھنڈا لیا ہوا کامیابی اور ظفرادی کا)

حضرت العلامہ بحرالعلوم محمد عبدالقدیر صدیقی حسرتؒ

(۱۲۸۸ھ - ۱۳۸۱ھ)

سابق پروفیسر حدیث و صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

الشعر العربی

"زفرات الاشواق"

الصفحه

المناجاة والدعاء

۱۔ انت رب و انت بر کریم	262
۲۔ یا رب یاذا الجلال	263
۳۔ یا اله العالمین یاقدیر	264

السلام

۱۔ یا رب سلم علی محمد	265
۲۔ یا جمیل الشیم	267
۳۔ سیدی المصطفیٰ سلام علیک	269
۴۔ سیدی المصطفیٰ علیک السلام	271
۵۔ یا رسول الله علیک السلام	272
۶۔ یا امان الانام	273

وفی نعته صلی الله علیه و سلم

۱۔ ان الهوی شرک الندی	274
۲۔ جذ الهوی والجوی والسقم والالم	276
۳۔ فاض دمعی بلیتی و نجادی	279
۴۔ صلاة و تسبیح و ازکی التحیة	280
۵۔ یا رسول الله یا خیر من تحت السماء	283

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْمُنَاجَاة

التماس بہ تعریف و توصیف باری تعالیٰ

اَنْتَ رَبٌّ وَاَنْتَ بَرٌّ كَرِيْمٌ
تو ہی پرورش فرمانے والا خوش معاملہ اور بڑا مہربان ہے

قَادِرٌ قَاهِرٌ جَلِيْلٌ عَظِيْمٌ
صاحب قدرت صاحب رعب و جلال اور عظیم المرتبت ہے

بَاطِلٌ كُلُّ مَاسِوَاهُ وَفَانٍ
اس کے سوا ہر چیز باطل اور فانی ہے

وَجْهُ ذِي الْعِزِّ وَالْجَلَالِ يَدُوْمُ
اس کی ذات عزت و جلال ہی قائم رہنے والی ہے

جَلَّ سُلْطَانُهُ فَلَيْسَ شَرِيْكٌ
اس کی عظمت والا شان بلا شرکت غیرے حاکم ہے

وَهُوَ حَقٌّ وَغَيْرُهُ مَعْدُوْمٌ
اور وہی برحق ہے اور اس کا غیر معدوم ہے (موجود ہی نہیں)

كُلُّ مَنْ فِي الْوَرٰى اِلَيْكَ فَقِيْرٌ
مخلوق کا ہر فرد ہی تیری جانب محتاج ہے

فِيْ جَمِيْعِ الْاُمُوْرِ يَا قَيُّوْمُ
اپنے تمام (دینی) امور میں اے قائم بالذات اور قائم رکھنے والے

عَقِلَ الْعَقْلُ فِي اكْتِنَاهِكَ يَا مَنْ
عقل پابستہ ہے تیری کنہ حقیقت جاننے میں اے سر مکتوم

رَاحَ اَرْوَاحُنَا لَدَيْكَ تَهِيْمُ
ہماری روحیں تجھے پالینے کی سعی لاحاصل میں سرگرداں ہیں

خَاضِعٌ لِلْجَلَالِ عَقْلٌ قَوِيْمٌ
عقل پختہ کار تیرے جلال کے آگے سرنگوں ہے

تَائِهٌ فِي الْجَمَالِ قَلْبٌ سَلِيْمٌ
(اور) قلب سلیم تیرے جمال کے جلوؤں میں حیراں ہے

اَنْتَ شُغْلِيْ وَاَنْتَ ذِكْرِيْ وَفِكْرِيْ
تو ہی میرا مشغلۂ مدام اور تو ہی میرا ذکر اور میری فکر ہے

وَاخْتِيَارِيْ وَخِيْرَتِيْ يَا كَرِيْمُ
اے میرے اختیار اور میری بے اختیاری میں میرے لئے خیر طلب کرنے والے کریم

اَلْمُنَاجَاة

التماس بہ تعریف و توصیف باری تعالیٰ

يَا رَبِّ يَا ذَا الْجَلَالِ
اے میرے رب! اے صاحب عظمت و جلال

اِلَيْكَ وَجْهُ سُؤَالِيْ
تیری ہی جانب میری جہت استدعا و گزارش ہے

اَنَا الْفَقِيْرُ وَاَنْتَ الْكَرِيْمُ فَاقْضِ سُؤَالِيْ
میں ہی تو محتاج اور تو ہی تو سخی کریم ہے پس میرے سوال کو پورا فرمادے (میری مانگ مجھے عنایت فرمادے)

اِغْفِرْ ذُنُوْبِيْ طُرًّا
مجھ سے تمام گناہوں کو بخش دے (چھوٹے اور بڑے)

اَصْلِحْ جَمِيْعَ خِصَالِيْ
اور میری تمام (بری) عادتوں کی اصلاح فرمادے

اِرْحَمْ لِفَقْرِيْ اِلٰهِيْ
میری احتیاج کے مطابق مجھ پر رحم فرما اے میرے اللہ

مَنْ لِيْ سِوَاكَ وَمَالِيْ
میرا کون ہے تیرے سوا اور میرا کیا ہے تیرے بغیر

ذُلِّيْ اِلَيْكَ شَفِيْعِيْ
میرا حال زار ہی تیری بارگاہ میں میرا سفارش کناں ہے

يَا رَبِّ فَالْطُفْ بِحَالِيْ
اے میرے رب پس تو میرے حال پر نظر کرم فرما

عَبْدُ الْقَدِيْرِ بِبَابِكَ
عبدالقدیر تیرے دروازہ پر (صدا لگا رہا) ہے

فَارْحَمْهُ يَا ذَا الْجَلَالِ
پس رحم فرمادے اس پر اے صاحب مجد و علا

اَلدُّعَاءُ

التماس (گزارش)

یَا اِلٰهَ الْعَالَمِیْنَ یَا قَدِیْر — طَالِبُ الْفَضْلِ اَنَا الْعَبْدُ الْفَقِیْر
اے مخلوق کے معبودِ برحق اے صاحبِ قدرتِ کاملہ — میں ایک بندۂ مسکین ہوں تیرے فضل کا طالب ہوں

یَا مَعَاذِیْ یَا مَلَاذِیْ لَیْسَ لِیْ — اَحَدٌ یَّجْبُرُ ذَا الْعَظْمِ الْکَسِیْر
اے میری پناہ اے میرے محافظ (حقیقی) نہیں ہے میرا — کوئی جو (ان) ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو جوڑ دے

بَحْرُ فَضْلِ اللّٰهِ جَمٌّ طَافِحٌ — وَغِنَی الْعِصْیَانِ اِنْ کَانَ الْکَثِیْر
اللہ کے فضل کا سمندر ایک جوش مارتا ہوا دریا ہے — اور اپنے اندر سمولیگا ہر چند کہ گناہ کثیر ہی کیوں نہ ہوں

اِهْدِنِیْ یَا سَیِّدِیْ یَا مَالِکِیْ — اَنَا فِیْ ذَا الْوَادِ کَالشَّخْصِ الضَّرِیْر
مجھے ہدایت فرما (راستہ دکھا) اے میرے آقا اے میرے مالک — میں وادی (حیات) میں نابینا کی طرح (بھٹک رہا) ہوں

خَابَ آمَالِیْ وَضَاقَتْ حِیْلَتِیْ — لَا مُعِیْنٌ لَا نَصِیْرٌ لَا ظَهِیْر
میری آرزوئیں ناکام ہو گئیں اور میری کوششیں گھٹ گئیں — نہ میرا کوئی معاون ہے نہ مددگار نہ پشت پناہ

رَبِّ لَا یَخْفٰی عَلَیْکَ فَاقَتِیْ — یَا کَرِیْمُ یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْر
اے میرے رب میری احتیاج تجھ سے پوشیدہ نہیں — اے کریم! اے سننے والے! اے نگہدار

کَمْ اُقَاسِیْ هٰکَذَا جُهْدَ الْبَلَا — ضَاقَ صَدْرِیْ عَالَ صَبْرِیْ یَا خَبِیْر
تاکجا اس آزمائش کی مشقت کو برداشت کروں — میرا سینہ گھٹ رہا ہے پیمانۂ صبر لبریز ہو چکا ہے اے باخبر

نَامَ فِکْرِیْ وَتَفَانَتْ قُوَّتِیْ
میری قوتِ فکر زائل ہو گئی اور طاقت نے جواب دے دیا
فَاَغِثْنِیْ وَاَعِنِّیْ یَا بَصِیْر
پس میری فریاد رسی فرما مدد فرما اے حاضر و ناظر

فی السّلام علی حبیب اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم

قصیدہ برائے اہداءِ سلام بہ بارگاہِ حبیبِ خدا درود بھیجے اور سلام بھیجے اللہ آپ پر

یَا رَبِّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدْ — اَلْمُصْطَفَی الْمُجْتَبٰی مُحَمَّدْ
اے میرے رب سلام بھیج حضرت محمدؐ پر — جو (مخلوق کے) پاکیزہ ترین اور چنیدہ ہیں

هَادِی الْعِبَادِ اِلَی الرَّشَادِ — شَفِیْعِ یَوْمِ الْجَزَا مُحَمَّدْ
(جو) بندوں کے ہدایت فرمانے والے بھلائی کی جانب — اور یوم جزا کے (مخصوص) شفاعت فرمانے والے ہیں

فِی الْقَلْبِ جَمْرَةٌ وَالْعَیْنُ عَبْرَةٌ — مَتٰی وُصُوْلِیْ اِلٰی مُحَمَّدْ
دل میں عشق کی چنگاری ہے اور آنکھ میں آنسو ہیں — (پتہ نہیں) میری سرکار محمدؐ تک پہنچ کب تک ہوگی

جِسْمِیْ سَقِیْمٌ حَالِیْ ذَمِیْمٌ — یَحِنُّ رُوْحِیْ اِلٰی مُحَمَّدْ
میرا جسم بیمار اور میرا حال زار ہے — اور میری روح حضورؐ کی بارگاہ میں گریہ کناں ہے

اَلْقَلْبُ شَاکٍ وَالطَّرْفُ بَاکٍ — لِسَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ مُحَمَّدْ
دل بیمار ہے اور آنکھ روتی ہے — انبیاء کے سردار محمد رسول اللہ کے لئے

قَلْبِیْ کَئِیْبٌ شُغْلِیْ نَحِیْبٌ — مَا لِیْ حَبِیْبٌ سِوَا مُحَمَّدْ
میرا دل ملول ہے اور میرا مشغلہ آہ و بکا ہے — اور سوائے محمدؐ کے میرا کوئی نہیں ہے

جَفَا الْقَرِیْبُ هَفَا الطَّبِیْبُ — وَمَا شِفَائِیْ سِوَا مُحَمَّدْ
رشتہ دار انجان ہیں اور طبیب عاجز آ گیا ہے — اور میری دوا و شفا صرف محمدؐ ہی ہیں

یَا ذَا الْجَلَالِ اَصْلِحْ فِعَالِیْ　　بِحَقِّ خَیْرِ الْوَرٰی مُحَمَّدْ
اے خدائے ذوالجلال میرے تمام حالات کو درست فرمادے　　(تیری) مخلوق کے برگزیدہ بندے محمدؐ کے طفیل

اِغْفِرْ ذُنُوْبِیْ وَاسْتُرْ عُیُوْبِیْ　　بِجَاہِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدْ
میرے تمام گناہ بخش دے اور تمام عیبوں کی ستر پوشی فرما　　سیدنا محمدؐ کی وجاہت کے طفیل

اَحِنُّ شَوْقًا اِلٰی مُحَمَّدْ　　حَبِیْبِ رَبِّ الْوَرٰی مُحَمَّدْ
میں عشق کے مارے روتا ہوں بارگاہ (رسول) محمدؐ میں　　جو مخلوق کے پروردگار کے حبیب (محبوب) ہیں

اَنْتَ الْکَرِیْمُ اَنْتَ الرَّحِیْمُ　　فَجُدْ بِنُعْمَاکَ یَا مُحَمَّدْ
آپ ہی بڑے صاحب کمالات اور آپ ہی نہایت مہربان ہیں　　پس اپنے انعام و اکرام کا حصہ عطا فرمایئے اے محمدؐ

جِسْمِیْ ضَئِیْلٌ قَلْبِیْ عَلِیْلٌ　　فَلَا شِفَائِیْ سِوَا مُحَمَّدْ
میرا جسم ناتواں ہے اور میرا دل بیمار ہے　　پس میری دوا و شفا سوائے محمدؐ کے کچھ نہیں

جَرَتْ دُمُوْعِیْ مِنَ الْعُیُوْنِ　　بِشَوْقِ خَیْرِ الْوَرٰی مُحَمَّدْ
میری آنکھوں سے آنسو رواں ہیں　　مخلوق کے برگزیدہ محمدؐ کے عشق میں

اَیْضًا

سلام دیگر بہ بارگاہ خیر الانام

یَا جَمِیْلَ الشِّیَمْ سَلَامٌ عَلَیْکَ　　یَا وَسِیْعَ الْکَرَمْ سَلَامٌ عَلَیْکَ
اے خوش خصال آپ پر سلام ہو　　اے عام داد و دہش والے آپ پر سلام ہو

سَیِّدُ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ　　یَا اِمَامَ الْاُمَمْ سَلَامٌ عَلَیْکَ
اے نبیوں اور رسولوں کے سردار　　اے امتوں کے سربراہ آپ پر سلام ہو

ظُلُمَاتُ الضَّلَالِ قَدْ کُشِفَتْ　　یَا سِرَاجَ الظُّلَمْ سَلَامٌ عَلَیْکَ
گمراہیوں کے اندھیرے چھٹ گئے　　اے ظلمتوں (اندھیروں) کے چراغ آپ پر سلام ہو

تَرْجُمَانَ الْاِلٰہِ عَرِّفْنَا　　بِلِسَانِ الْقِدَمْ سَلَامٌ عَلَیْکَ
اے خدا کے ترجمان ہم کو (بھی) متعارف فرمایئے　　قدیم ترین (عربی) زبان سے آپ پر سلام ہو

سَیِّدِی الْھَجْرُ مِنْکَ یُؤْلِمُنِیْ　　یَا مُزِیْلَ الْاَلَمْ سَلَامٌ عَلَیْکَ
اے میرے آقا آپ سے دوری مجھے آزار پہنچاتی ہے　　اے تکلیف کے رفع فرمادینے والے آپ پر سلام ہو

یَا غِیَاثَ الْعِبَادِ خُذْ بِیَدِیْ　　یَا عَظِیْمَ الْھِمَمْ سَلَامٌ عَلَیْکَ
اے مدد طلب کرنے پر بندوں کے مددگار میرا ہاتھ تھام لیجے　　اے مہمات کے سر کرنے والے آپ پر سلام ہو

اِشْفِنِیْ مِنْ سَقَامِ عِصْیَانِیْ　　یَا شِفَاءَ السَّقَمْ سَلَامٌ عَلَیْکَ
مجھے شفا عنایت فرمایئے میرے گناہوں کی آلودگیوں سے　　اے ہر بیماری کی کلی شفا آپ پر سلام ہو

جِئْتُ اَرْجُوْ شَفَاعَۃً مِنْکَ　　یَا شَفِیْعَ الْاُمَمْ سَلَامٌ عَلَیْکَ
میں حاضر ہوا ہوں آپ کی شفاعت کا طلبگار بن کر　　اے تمام امتوں کے شفاعت فرمانے والے آپ پر سلام ہو

صَادِقَ الْقَوْلِ وَاسِعَ الطَّوْلِ　　یَا عَمِیْمَ النِّعَمْ سَلَامٌ عَلَیْکَ
(اے) صادق القول اور وسیع العطا　　اے کثیر النعم آپ پر سلام ہو

دافِعُ الرَّیْبِ مُظْهِرُ الْغَیْبِ
شک کے رفع فرمانے والے اور غیب کے ظاہر فرمانے والے
لِلْعُلُوْمِ عَلَمٌ سَلَامٌ عَلَیْکَ
علوم میں سربلند آپ پر سلام ہو

مُبْطِلُ الضَّیْرِ مُوْصِلُ الْخَیْرِ
تکلیف کے دور کرنے والے، راحت کے عطا فرمانے والے
اَنْتَ کَهْفُ الْاُمَمِ سَلَامٌ عَلَیْکَ
آپ ہی تو امتوں کی پناہ ہیں آپ پر سلام ہو

اَشْجَعُ النَّاسِ اَثْبَتُ الْجَاشِ
خلق کے بہادر ترین اور لشکر کے ثابت قدم
اَنْتَ فِی الْمُصْطَدَمِ سَلَامٌ عَلَیْکَ
میدان جنگ میں آپ ہی ہیں آپ پر سلام ہو

سَاوَرَتْنِیْ نَوَائِبُ الدَّهْرِ
زمانہ کی گردشوں نے مجھ پر حملہ بول دیا ہے
اَنَا رَهْنُ الْاَلَمِ سَلَامٌ عَلَیْکَ
اب میں رہین رنج و الم ہوں آپ پر سلام ہو

یَا مَلَاذِیْ اِلٰی مَتٰی اَجْهَدُ
اے میرے محافظ میں کب تک مقابلہ کرتا رہوں
مِنْ شَدِیْدِ السَّقَمِ سَلَامٌ عَلَیْکَ
اس شدت آزار کا آپ پر سلام ہو

کَمْ اُقَاسِیْ مِنَ الْهَوٰی کَبَدًا
کب تک مرض عشق کا آزار کھینچوں
اَیْنَ لُطْفُ عَمَمٍ سَلَامٌ عَلَیْکَ
(حضور کا) کرم عمومی کہاں ہے آپ پر سلام ہو

جِئْتُ مُسْتَجْدِیًا اِلٰی بَابِکَ
آپ کی عطا کا طلبگار ہو کر آپ کے دروازہ پر آیا ہوں
یَا عَظِیْمَ الْکَرَمِ سَلَامٌ عَلَیْکَ
اے عظیم العطا آپ پر سلام ہو

بِفُؤَادِیْ حَبِیْبِیْ یَا سَیِّدِیْ
میرے دل میں ایک آگ ہے اے میرے حبیب میرے آقا
مِنْ هَوَاکَ ضَرَمٌ سَلَامٌ عَلَیْکَ
آپ کے عشق کی آگ آپ پر سلام ہو

صَلَوٰتُ الْاِلٰهِ دَائِمَةٌ
اللہ کی رحمتیں آپ پر (نازل) ہوتی رہیں
مَا تَوَالَتْ دِیَمٌ سَلَامٌ عَلَیْکَ
جب تک تواتر بارش رحمت قائم رہے آپ پر سلام ہو

اَیْضًا

سلام دیگر بہ بارگاہ سرور عالمؐ

سَیِّدِی الْمُصْطَفٰی سَلَامٌ عَلَیْکَ
میرے آقا مصطفیٰ لقب۔ آپ پر سلام ہو
اَحْمَدُ الْمُجْتَبٰی سَلَامٌ عَلَیْکَ
احمد مجتبیٰ (چیدہ)۔ آپ پر سلام ہو

کَعْبَةُ الْاَصْفِیَا سَلَامٌ عَلَیْکَ
قبلۂ اصفیاء (پاک باطن)۔ آپ پر سلام ہو
قِبْلَةُ الْاَوْلِیَاءِ سَلَامٌ عَلَیْکَ
مرجع الاولیاء۔ آپ پر سلام ہو

اَکْرَمُ الْاَتْقِیَا سَلَامٌ عَلَیْکَ
اے متقیوں کے اکرم۔ آپ پر سلام ہو
خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ سَلَامٌ عَلَیْکَ
اے نبیوں کے آخر۔ آپ پر سلام ہو

اَکْرَمُ الْخَلْقِ عِنْدَ خَالِقِهِمْ
اے عنداللہ مخلوق کے مکرم
اَنْتَ یَوْمَ الْجَزَا سَلَامٌ عَلَیْکَ
یوم قیامت (حامل شفاعت کبریٰ)۔ آپ پر سلام ہو

یَا حَمِیْدَ الْخِصَالِ وَالشِّیَمِ
اے پیاری خصلتوں اور عادتوں والے
لَکَ حُسْنُ الثَّنَا سَلَامٌ عَلَیْکَ
تعریف و توصیف تو بس آپ کے لئے ہے۔ آپ پر سلام ہو

اَعْدَلُ الْخَلْقِ اَجْمَلُ الْخُلُقِ
نہایت متوازن الجسم و مکرم اخلاق
اَنْتَ سَیِّدُنَا سَلَامٌ عَلَیْکَ
آپ ہی تو ہمارے آقا ہیں۔ آپ پر سلام ہو

بَاهِرُ الْمُعْجِزَاتِ وَالْاٰیَاتْ   اَفْضَلُ الْاَنْبِیَاءِ سَلَامٌ عَلَیْک

حیرت انگیز معجزات اور نشانیوں کے حامل   نبیوں میں سب سے افضل ۔ آپ پر سلام ہو

یَا اَمَانَ الْاَنَامِ خُذْ بِیَدِیْ   مِنْ هُجُوْمِ الْبَلَا سَلَامٌ عَلَیْک

اے مخلوق کے محافظ و نگہبان میرا ہاتھ تھام لیجے   آزمائشوں کے ہجوم کو رد فرماتے ہوئے ۔ آپ پر سلام ہو

یَا حَبِیْبَ الْاِلٰهِ اَدْرِکْنِیْ   مِنْ عَظِیْمِ الشَّقَا سَلَامٌ عَلَیْک

اے اللہ کے حبیب و (محبوب) میری خبر لیجے   بدترین بدبختی سے مجھے بچائیے ۔ آپ پر سلام ہو

یَا حَبِیْبِیْ وَسَیِّدِیْ مَا لِیْ   غَیْرُکَ فِی الْوَرٰی سَلَامٌ عَلَیْک

اے میرے حبیب اور اے میرے آقا میرا کوئی نہیں   آپ کے سوا ساری مخلوق میں ۔ آپ پر سلام ہو

جِئْتُ اَرْجُوْ شَفَاعَةً مِنْکَ

میں آیا ہوں آپ کی شفاعت کی امید لے کر

یَا شَفِیْعَ الْوَرٰی سَلَامٌ عَلَیْک

اے مخلوق کے شافع ۔ آپ پر سلام ہو

اَیضًا

سلام دیگر بہ بارگاہ سرور کونینؐ

سَیِّدِی الْمُصْطَفٰی عَلَیْکَ السَّلَامْ   اَحْمَدُ الْمُجْتَبٰی عَلَیْکَ السَّلَامْ

اے میرے آقا مصطفیٰ (پاکیزہ) لقب ۔ آپ پر سلام ہو   احمد مجتبیٰ (چنیدہ) لقب ۔ آپ پر سلام ہو

صَالِحٌ مُصْلِحٌ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ   وَشَفِیْعُ الْوَرٰی عَلَیْکَ السَّلَامْ

سراپا نیک اور نیک بنانے والے بڑے مہربان رحمت والے   اور مخلوق کی شفاعت فرمانے والے ۔ آپ پر سلام ہو

شَاهِدٌ کَامِلٌ بَشِیْرٌ نَذِیْرٌ   خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْکَ السَّلَامْ

اُمت پر گواہ انسان کامل بشارت دینے والے ڈرانے والے   اے انبیاء کی تکمیل ۔ آپ پر سلام ہو

جَیِّدٌ سَیِّدٌ اِمَامٌ هُمَامٌ   وَمَنَارُ الْهُدٰی عَلَیْکَ السَّلَامْ

اعلیٰ و ارفع سردار قوم و پیشوائے عظیم   ہدایت کے نور کا مینار ۔ آپ پر سلام ہو

صَاحِبُ الْمَجْدِ وَالْکَمَالِ جَلِیْلٌ   طَاهِرٌ مُتَّقِیْ عَلَیْکَ السَّلَامْ

صاحب مجد و علا صاحب کمال و جلال   پاک طینت و پاک باطن ۔ آپ پر سلام ہو

صَاحِبُ الدَّرَجَةِ الرَّفِیْعَةِ بَرٌّ   غَایَةٌ لِلْعُلٰی عَلَیْکَ السَّلَامْ

اونچے درجہ پر فائز خوش خلق (خوش معاملہ)   بلند درجوں کی انتہاء ۔ آپ پر سلام ہو

بَاهِرُ الْحُسْنِ وَالْجَمَالِ جَمِیْلٌ   سَیِّدُ الْاَصْفِیَا عَلَیْکَ السَّلَامْ

پیکر حسن و جمال اور نہایت خوبصورت   پاک باطنوں کے سردار ۔ آپ پر سلام ہو

یَا اَمَانَ الْاَنَامِ خُذْ بِیَدَیَّ   اَنْتَ کَهْفُ الْوَرٰی عَلَیْکَ السَّلَامْ

اے مخلوق کے محافظ و نگہبان میرے دونوں ہاتھ تھام لیجے   آپ ہی تو مخلوق کا مرجع پناہ ہیں ۔ آپ پر سلام ہو

سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبِیْ اَدْرِکْنِیْ   اِنَّنِیْ مُبْتَلٰی عَلَیْکَ السَّلَامْ

اے میرے آقا اے میرے حبیب میری خبر لیجے   بے شک میں آزمائشوں میں گھرا ہوا ہوں ۔ آپ پر سلام ہو

اَنْتَ نُوْرٌ وَ نَیِّرٌ وَ مُنِیْرٌ

آپ نور مجسم، آفتاب عالم تاب اور روشنی محض ہیں

اَنْتَ شَمْسُ الضُّحٰی عَلَیْکَ السَّلَامْ

آپ چڑھتے ہوئے دن کے آفتاب ہیں آپ پر سلام ہو

ایضاً

سلام بہ بارگاہ سرورِ کائناتؐ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ	يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ سَلَامٌ بِالسَّلَام
اے اللہ کے رسول ۔ آپ پر سلام ہو	اے اللہ کے حبیب آپ پر متواتر سلام ہو
يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لِأَنْبِيَاءِ خِتَام	يَا خَلِيْلَ اللّٰهِ سَيِّدٌ هُمَام
اے اللہ کے نبی سلسلۂ نبوت کی آخری کڑی	اے جیسے ابراہیم میں خلیل (دوست) پیشوائے عالی مرتبت
يَا صَفِيَّ اللّٰهِ كَرِيْمَ الْكِرَام	يَا نَجِيَّ اللّٰهِ عَظِيْمَ الْعِظَام
اے جیسے آدم میں صفی (منتخب) اے بزرگ ترین	اے جیسے نوح میں نجی (نجات یافتہ) اے عظیم ترین
يَا شِفَاءَ اللّٰهِ دَافِعَ السِّقَام	يَا سِرَاجَ اللّٰهِ مَاحِيَ الظَّلَام
اے اللہ کی شفا کے پیکر بیماریوں کے دفع فرمانے والے	اے اللہ کے روشن کردہ چراغ ظلمتوں کے مٹا دینے والے

يَا صِرَاطَ اللّٰهِ هَادِيَ الْأَنَام

اے جادۂ منزل خدا اے مخلوق کے راہبر

يَا وَلِيَّ اللّٰهِ عَالِيَ الْمَقَام

اے اللہ کے دوست اے عالی مقام (آپ پر سلام ہو)

ایضاً

توصیف و سلام بہ بارگاہِ خیر الانام

يَا أَمَانَ الْأَنَام	أَنْتَ قَاضِي الْمَهَام
اے مخلوق کی امان (جائے پناہ و نگہبان)	آپ نہایت عمدہ فیصلے فرمانے والے
فِيْ أُمُوْرٍ عِظَام	فَعَلَيْكَ السَّلَام
(امت کے) اہم امور میں	پس آپ پر سلام ہو

يَا كَرِيْمَ الْكِرَام	يَا عَظِيْمَ الْعِظَام
اے شرفاء (عرب) کے شریف ترین	اے عظماء کے عظیم ترین
أَنْتَ سِلْكُ النِّظَام	لِلْمَعَالِي الْعِظَام
آپ ایک پروئی ہوئی لڑی ہیں	اہلِ عظمت کے بلند درجات کی

أَنْتَ شَمْسُ الضُّحٰى	أَنْتَ بَدْرُ الدُّجٰى
آپ چڑھتے دن کے آفتاب ہیں	آپ چودھویں کی رات کے چاند ہیں
وَجْهَ خَيْرِ الْوَرٰى	أَرِنِيْ فِي الْمَنَام
اے مخلوق کے خوبصورت ترین	مجھے خواب میں اپنے جلوے سے سرفراز فرمائیے

يَا جَمِيْلَ الشِّيَم	يَا جَلِيْلَ الْكَرَم
اے پیکر عادات شریف	اے والا شان سخاوت والے
يَا عَظِيْمَ الْهِمَم	إِهْدِنِيْ فِي الظُّلَام
اے مہمات کے سر کرنے میں برتر	مجھے اندھیروں میں راستہ دکھائیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ	وَعَلٰى مَنْ لَدَيْكَ
آپ پر سلام اختصاص ہو	اور ان پر بھی جو آپ کی بارگاہ میں حاضر ہیں
يَا مَلَاذِيْ إِلَيْكَ	أَنَا عَبْدُ غُلَام
اے (وہ) کہ میرا مرجع آپ ہی ہیں	میں تو (آپ کا) ادنیٰ غلام ہوں

فی نعت الحبیب محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تعریف و توصیف نبی محمد مصطفیٰ ﷺ میں

إنَّ الْهَوَى شَرَكُ الرَّدَى / وَأَسِيرُهُ لَا يُفْتَدَى
بے شک عشق موت کی گھات (پھندہ) ہے / اور اس کے گرفتار کا خوں بہا بھی نہیں

دَاءُ الْمَحَبَّةِ وَالْهَوَى / لَا يُرْتَجَى مِنْهُ الشِّفَا
عشق و محبت کی بیماری وہ بیماری ہے / کہ اس سے شفا کی امید نہیں کی جاسکتی

يَسْمُو عَلَى نَارِ اللَّظَى / وَأَحَرُّ نِيرَانِ الْهَوَى
دہکتی ہوئی آگ سے بھی زیادہ / عشق کا دہکتا ہوا شعلہ زار ہے

إنَّ الْمَنِيَّةَ بُغْيَتِي / إنْ كَانَ فِي مَوْتِي الرِّضَى
بے شک موت ہی میرا مدعا دلی ہے / اگر میری موت ہی میں ان کی رضاجوئی ہو

دَعْنِي أَمُتْ يَا عَاذِلِي / لَا عَيْشَ إنْ عَزَّ اللِّقَا
مجھے مرجانے دے اے میرے ناصح / ہجر بھی کوئی زندگی ہے

كَمْ أَصْطَلِي نَارَ الْبِعَادِ / حَتَّى مَتَى وَإِلَى مَتَى
کب تک دوری (ہجر) کی آگ میں جلتا رہوں / کہاں تک اور کب تک

كَيْفَ الْمَزَارُ وَبَيْنَنَا / بَحْرٌ عَظِيمٌ وَالْفَلَا
ملاقات ہو بھی تو کیسے کہ ہمارے درمیان / (ہجر کا) ایک وسیع و عریض سمندر حائل ہے

يَا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ / مِنِّي إلَيْكَ الْمُشْتَكَى
اے رحمت عالم (سارے جہان کے لئے رحمت) / میری جانب سے آپ کی بارگاہ میں ایک گزارش ہے

يَا سَيِّدِي يَا مُصْطَفَى / يَا خَيْرَ مَنْ تَحْتَ السَّمَا
اے میرے آقا! اے مصطفیٰ (لقب) / کائنات میں سب سے افضل

خَيْرُ الْخَلَائِقِ كُلِّهِمْ / رَبُّ الْمَحَامِدِ وَالْعُلَى
ساری مخلوقات میں سب سے اعلیٰ / اوصاف حمیدہ اور بلندیوں کے پروان چڑھانے والے

أَنْتَ الرَّفِيعُ لِوَاؤُهُ / سُلْطَانُ جَمْعِ الْأَنْبِيَا
آپ ہی کا جھنڈا (روز قیامت) بلند رہے گا / سارے ہی انبیاء کے سلطان (معظم الشان)

بَحْرٌ خِضَمٌّ طَافِحٌ / جُودُ الْيَدَيْنِ وَالْعَطَا
ایک موج مارتا ہوا سمندر عظیم (جود و سخا کا) / دونوں ہاتھوں سے سخاوت کرنے والے اور عطا فرمانے والے

بَدْرٌ مُنِيرٌ وَجْهُهُ / فِيهِ الظَّلَامُ قَدِ انْجَلَى
حضور کا چہرہ بدر کامل ہے / جس سے ظلمتیں کافور ہوجاتی ہیں

مِثْلُ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ
نبی محمدؐ کی طرح (مثل)

مَنْ فِي الْوَرَى مَنْ فِي الْوَرَى
کوئی ہے کوئی ہے ساری مخلوق میں

ایضًا

جدّ الهوى والجوى والسقم والألم

عشق نے، کرب نے، بیماریٔ محبت اور دردِ دل نے زور پکڑا

والغمّ عمّ وحبل الصبر ينفصم

غم کثیر ہو گیا اور صبر کی رسی (قوتِ برداشت) ٹوٹ رہی ہے

الجسم فيه ضنى والقلب فيه هوى

جسم میں لاغری اور دل میں مرضِ عشق متمکن ہے

والصدر فيه جوى والنار تضطرم

سینہ میں سوزشِ عشق ہے اور محبت کی آگ دہک رہی ہے

حبًّا لأحمد خير الخلق كلّهم

احمدؐ (مجتبیٰ) کی محبت میں جو مخلوق کے افضل ترین ہیں

المصطفى المجتبى طابت له الشيم

جو مصطفیٰ و مجتبیٰ لقب ہیں جن پر خوش خصالی نازاں ہے

الله عاصمه جبريل خادمه

اللہ آپ کا حافظ حقیقی اور جبرئیلؑ آپ کے خادمِ خاص ہیں

دانت له الرسل الأمجاد والأمم

(بروزِ قیامت) سارے اولوالعزم پیغمبر اور امتیں آپ کے نزدیک رہیں گی

الشمس غرّته والليل طرّته

آپ کا چہرۂ انور آفتاب اور آپ کی زلفیں سیاہ رات ہیں

تبدو نجوم الليالي حين يبتسم

اور جب آپ تبسم فرمائیں دانت رات کے ستاروں کی طرح چمکتے ہیں

غوثٌ غياثٌ وغيث المكرمات به

(آپ) فریادرس، بروقت مددگار اور بارشِ رحمت و کرم ہیں جن سے

يستشفع العرب عند الله والعجم

شفاعت کے طلبگار ہیں عند اللہ اہلِ عرب اہل و عجم بھی

الظبي لاذ به والجذع حنّ له

ہرن نے آپ کی پناہ لی اور ستونِ حنانہ آپ کی محبت میں رو پڑا

فكيف حال محبٍّ شفّه السقم

پھر کیا حال ہو اس چاہنے والے کا جس کو عشق نے نحیف و ناتواں کر دیا ہو

يا راقيًا فوق هام العرش منتعلا

اے تشریف لے جانے والے عرشِ الٰہی پر نعلین سمیت

بعزّةٍ عجزت عن نيلها الهمم

بہ عزتِ تمام جس کے حصول میں کل ہمتیں پست ہو گئیں

من نور وجهك أنوار الهدى انتشرت

آپ کے چہرہ کے نور سے انوارِ ہدایت نشر ہوتے ہیں

به تقوّض ليل الكفر والظلم

جس سے کفر و شرک کی تاریکیاں ٹوٹ جاتی ہیں

ظَلَّتْ لِهَیْبَتِکَ الْاَعْنَاقُ خَاضِعَةً
آپ کے رعب و جلال کے آگے گردنیں جھک جاتی ہیں

بِحَدِیْثِکَ حَدُّ الشِّرْکِ یَنْثَلِمُ
آپ کی شریعت کے آگے شرک و کفر کے قوانین ٹوٹ جاتے ہیں

وَجُوْدُ کَفِّکَ بَحْرٌ غَابَ سَاحِلُهٗ
اور آپ کا دستِ سخا ایسا سمندر ہے جس کا کنارہ نہیں

اَمْوَاجُهٗ کَالْجِبَالِ الشُّمِّ تَلْتَطِمُ
جس کی موجیں اونچے پہاڑوں کی طرح جوش مار رہی ہیں

اَدْرِکْ خَشَاشَةَ عَبْدٍ ذَلَّ لَیْسَ لَهٗ
خبر لیجیے (اپنے) حقیر غلام جاں بلب کی جس کے لئے نہیں ہے

سِوٰی جَنَابِکَ یَا مَوْلَایَ مُعْتَصَمُ
سوائے آپ کی بارگاہ کے اے میرے آقا کوئی اور مقامِ تمسک و عقیدت

لَئِنْ یَئِسْتُ بِعِصْیَانِی الَّذِیْ کَسَبْتُ
اگر میں اپنے اُن گناہوں کے سبب مایوس ہو جاؤں جن کو کمایا ہے

یَدَایَ لَنْ یُؤْیِسَنِیْ لُطْفُکَ الْعَمَمُ
میرے ہاتھوں نے۔ ہرگز مجھے مایوس نہیں کر سکتا آپ کا لطف و کرمِ عام

صَلّٰی عَلَیْکَ اِلٰهُ الْعَرْشِ ثُمَّ عَلٰی
آپ پر درود بھیجے خدائے عرشِ اعلیٰ پھر آپ کے

اٰلٍ وَصَحْبٍ اِلٰی اَنْ دَامَتِ الدِّیَمُ
آل و اصحاب پر جب تک بارشِ رحمت کا سلسلہ چلتا رہے (یعنی تا قیامت)

اَیْضًا

فَاضَ دَمْعِیْ بِلَبَّتِیْ وَنِجَادِیْ — وَجَوَی الْحُبُّ فِیْ خِلَالِ فُؤَادِیْ
میرے آنسو بہہ کر (پہنچے) میرے سینہ اور حمائل کے پلے تک — اور محبت نے دہکا دیا میرے دل کے رگ و ریشہ کو

ضَعُفَتْ عِلَّتِیْ وَعَزَّ شِفَائِیْ — وَتَمَادَتْ کَآبَتِیْ بِالْبِعَادِ
میرا مرض شدید ہو گیا اور شفا کی اُمید باقی نہیں رہی — اور میری بدحالی ہجر سے اور بھی شدید ہو گئی

فَرُقَادِیْ وَسَلْوَتِیْ فِی انْتِقَاصٍ — وَاضْطِرَابِیْ وَعِلَّتِیْ فِی ازْدِیَادٍ
میری نیند اور میرا چین جاتا رہا — اور میرا اضطراب اور مرض کی شدت اور بڑھ گئی

مَا مُرَادِیْ مِنَ الرُّقَادِ سِوَا اَنْ — اَجْتَلِیْ وَجْهَ سَیِّدِیْ فِی الرُّقَادِ
میری مراد نیند (سونے) سے صرف یہی ہے کہ — نیند (خواب) میں حضور کے چہرۂ انور کا دیدار کروں

مُصْطَفٰی مُجْتَبٰی کَرِیْمٌ شَفِیْقٌ — وَشَفِیْعُ الْاَنَامِ یَوْمَ التَّنَادِ
(جو) مصطفیٰ مجتبیٰ مہربان اور شفیق ہیں — اور مخلوق کے شافع ہیں (عاصیوں کے دن) روزِ قیامت

وَسِرَاجُ الظَّلَامِ بَدْرٌ مُنِیْرٌ — وَاِمَامُ الْاَنَامِ هَادِی الْعِبَادِ
(حسن میں) اندھیری راتوں کے چراغ اور بدرِ منیر ہیں — اور مخلوق کے پیشوا اور بندوں کے رہبر ہیں

یَا حَبِیْبَ الْاِلٰهِ یَا بَاهِرَ الْمَجْدِ کَرِیْمَ الْاٰبَاءِ وَالْاَجْدَادِ
اے اللہ کے حبیب (شرف) بزرگی میں سب سے افضل (اور شرفِ نسب میں) آباؤ اجداد کے اعتبار کرتے اشرف ہیں

حُبُّکَ الدِّیْنُ بُغْضُکَ الْکُفْرُ حَتْمًا — فِیْ کَلَامِ الْاِلٰهِ رَبِّ الْعِبَادِ
آپ سے محبت (عین) دین اور آپ سے بغض کفر محض ہے — کلام اللہ (قرآن) میں بقول بندوں کا رب کے

فَلَئِنْ فُزْتُ مِنْ شَفَاعَتِکَ الْعُظْمٰی بِفَضْلٍ فَذَاکَ اَقْصٰی مُرَادِیْ
اگر میں بخش دیا جاؤں آپ کی شفاعتِ کبریٰ سے تو یقیناً یہ تو میری دلی آرزو ہوگی

اَیضاً

صلاۃ وتسبیح وازکی التحیۃ
درود، حمد و تسبیح خدا منزہ (و پاکی) سلام تحیت کے ساتھ

علی خیر خلق اللہ شمس الحقیقۃ
مخلوق کے افضل ترین پر جو آفتاب حقیقت مآب ہیں

نبیٌّ نبیہٌ شافعٌ ومشفعٌ
نبی، صاحب عزت و شرف شفاعت فرمانے والے اور مقبول الشفاعت ہیں

امامٌ ہمامٌ ملجأٌ للبریۃ
پیشوائے قوم، عالی ہمت، مخلوق کے محافظ و نگہبان ہیں

فمن دان دین المصطفی فاز فی الوری
جس نے بھی دین مصطفی کو اختیار کیا جہاں بھر میں (کامیاب) سرخرو ہوگیا

ومن حاد عنہ کان غرق المصیبۃ
اور جو اس سے ہٹ گیا مصیبت میں مبتلا ہوگیا

امینٌ لوحی اللہ للدین حافظٌ
دیانتداری سے وحی پہنچانے والے اور دین کے محافظ ہیں

وہادی عباد اللہ حامی الحقیقۃ
اللہ کے بندوں کو ہدایت دینے والے اور سچائی کی حمایت فرمانے والے ہیں

وسیفٌ لقتل الظالمین غضنفرٌ
ظالموں کے قتل میں تلوار قاطع (اور میدان جنگ میں) شیر کی طرح بہادر

وجلمود صخرٍ عند کلّ کریہۃ
گھمسان کی لڑائی میں چٹان کی طرح جم کر لڑنے والے ہیں

اَغِث یا رسول اللہ یا سید الوری
(میری) مدد فرمائیے اے اللہ کے رسول اے ساری مخلوق کے آقائے نامدار

فانّی فقیرٌ عاجزٌ ببلیۃ
بے شک میں محتاج ہوں اور آزمائشوں سے عاجز آگیا ہوں

عظیم العطایا للبرایا وصادق
زبردست داد و دہش والے مخلوق کے لئے اور صادق (القول) ہیں

حبیب الٰہ العالمین بعظمۃ
خدائے جہاں کے حبیب (محبوب) ہیں اپنی تمام تر عظمت کے ساتھ

ویا خیر خلق اللہ یا سید الرسل
اے اللہ کی مخلوق کے بہترین اور اے سارے رسولوں میں سب سے افضل

فانّی فقیرٌ عاجزٌ فی البریۃ
بے شک میں ہی محتاج اور ساری مخلوق میں مجبور ترین ہوں

جمیل المحیا صاحب المجد والعلی
پرکشش چہرے والے صاحب مجد و علا (بزرگ و برتر و اعلیٰ)

عظیم عباد اللہ تحت الارادۃ
مخلوق کے برگزیدہ اور محب حکم خدا ہر حال میں

فانت بفضل اللہ سید الرسل
بے شک آپ اللہ کے فضل ہی سے سردار انبیاء ہیں

ونحن بفضلٍ منک من خیر امۃ
اور ہم آپ ہی کی فضیلت سے بہترین امت ہیں

جَوَادٌ كَرِيْمٌ طَاهِرٌ وَّ مُطَهَّرٌ
صاحب جود و سخا ہیں طاہر (پاکیزہ) اور مطہر (معصوم) ہیں

رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ قَدْ خُلِقْتَ بِرَحْمَةٍ
بے انتہا درگزر فرمانے والے بہت مہربان جن کا خمیر خاص رحمت سے گوندھا گیا

جَوَادٌ كَرِيْمٌ شَافِعٌ وَّمُشَفَّعٌ
صاحب جود و سخا (مخلوق کی) شفاعت کرنے والے اور مقبول الشفاعت

وَأَنْتَ بِفَضْلِ اللّٰهِ قَاسِمُ رَحْمَةٍ
اور آپ اللہ ہی کے فضل سے اللہ کی رحمت کے تقسیم فرمانے والے ہیں

عَلِيْمٌ عَظِيْمٌ لِلْخَلَائِقِ عِزَّةٌ
باخبر، عالی مرتبت اور مخلوق کا طرۂ امتیاز

وَدِيْنُ النَّبِيِّ وَاضِحٌ لِلْبَرِيَّةِ
اور دین اسلام مخلوق کے لئے ایک واضح پیام ہے

فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ
پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر پر اڑا رہے (بقول قرآن)

فَدِيْنُ النَّبِيِّ ظَاهِرٌ فِي الْحَقِيْقَةِ
کیونکہ دین اسلام ایک کھلی حقیقت ہے

شُجَاعٌ غَيُوْرٌ دَافِعُ الظُّلْمِ وَالْجَفَا
(آپ) بہادر ہیں، غیور ہیں، ظلم و ستم کو دفع فرمانے والے ہیں

وَلِلْكُفْرِ مَاحٍ ذُوالْفَقَارِ الْكَرِيْهَةِ
اور کفر کے مٹانے والے، شدید جنگ میں ذوالفقار قاطع ہیں

["ذوالفقار" حضرت علیؓ کی تلوار جو اپنی قیامت خیز قاطع صلاحیت کے لئے مشہور تھی]

فِي السُّؤَالِ إِلَى جَنَابِ سَيِّدِنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

بارگاہ رسول ﷺ میں درخواست (گزارش)

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا خَيْرَ مَنْ تَحْتَ السَّمَاءِ
اے اللہ کے رسول اے زیر آسماں ساری مخلوق کے افضل ترین

نَجِّنَا يَوْمَ الْجَزَا
ہم کو اپنی سفارش سے بچا لیجئے قیامت کے دن
مِنْ عَذَابٍ وَالْبَلَاءِ
(دوزخ) کے عذاب اور پرسش و آزمائش سے

أَنْتَ لِلْوَحْيِ أَمِيْنٌ
آپ وحی خدا کے امین (امانتدار) ہیں
عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
اللہ رب العٰلمین کے پاس

صَاحِبُ الدِّيْنِ الْمَتِيْنِ
دین متین (مضبوط دین) کے حامل ہیں
سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ
انبیاء کے سردار ہیں

جُوْدُهٗ عَمَّ الْبِلَادِ
جن کی سخاوت سارے شہروں میں عام ہے
نُوْرُهٗ أَهْلُ الرَّشَادِ
جن کا نور نور ہدایت ہے

شَافِعٌ يَوْمَ التَّنَادِ
(ندا کے دن) قیامت کے دن کے شافع ہیں
لِلْبَرَايَا كُلِّهَا
ساری ہی خلقت (مخلوق) کے

صَاحِبُ الْفَضْلِ الْجَلِیْ مَعْدِنُ السِّرِّ الْخَفِیْ

کھلے فضل کے حامل اللہ کے (سربستہ) رازوں کی کان ہیں

مَنْبَعُ الْعِزِّ الْعَلِیْ وَإِمَامُ الْأَصْفِیَاءِ

بلند بام عزت کے سرچشمہ اور اصفیا (پاکیزوں) کے پیشوا (امام) ہیں

إِنَّنِیْ عَبْدُ الْقَدِیْرِ

بے شک میں عبدالقدیری (آپ سے گزارش کناں) ہوں

فِی الْبَلَایَا کَالْأَسِیْرِ

(کہ) میں آزمائشوں میں (گویا کہ) گرفتار ہوں

أَنْتَ عَنْ حَالِیْ خَبِیْرٌ

اور (شیخ) آپ میرے حال سے باخبر ہیں

رَحْمَةً یَا مُصْطَفٰی

مجھ پر رحمت کی ایک نظر ہو اے "مصطفیٰ" لقب

الصفحة

فی مدح غوث الوریٰ

١۔ ان سرت یا اهل الوفاء ---- 286

٢۔ الا ان قلبی فی قیود الهوی عان 288

٣۔ سیّد الاولیاء علیک سلامی 291

٤۔ ابن النبی الطاهر 293

فی مدح السیّد احمد کبیر الرفاعیؒ

١۔ سیّدی یا احمد المولی الکبیر 295

فی الحب

١۔ الا ابلغا عنی اهیل مودتی 296

٢۔ لاتلمنی یا عذول 298

٣۔ یاقاتلی بالدلال 299

٤۔ نظرت فهیجت الهوی و غرامها 300

فِیْ مَدْحِ غَوْثِ الْوَرٰی رضی اللہ عنہ

مدحِ غوث اعظم میں

اِنْ سِرْتَ یَا اَهْلَ الْوَفَا مِنْ بَیْنِ هَاتِیْکَ الرُّبٰی
اگر تیرا گزر ہو اے وفا کیش (عشق و محبت) میرے مونس و ہمدم) (بغداد کے ریگزار میں) ان ٹیلوں کے درمیان (سے)

بَلِّغْ تَحِیَّاتِ الرِّضٰی مِنِّیْ اِلٰی غَوْثِ الْوَرٰی
پہنچا دینا میرا اولی سلام تحیت و شوق میری جانب سے بارگاہ غوث الوریٰ میں

قُلْ حَرَّقَتْنِیْ زَفْرَتِیْ وَجَرَتْ بِنَحْرِیْ عَبْرَتِیْ
عرض کرنا (آپ سے) میری محبت کے شعلوں نے مجھے جلا دیا ہے اور میرے آنسو بہہ کر میرے گلے تک آ پہنچے ہیں

مِنْ بُعْدِ تِلْکَ الْحَضْرَةِ یَا ابْنَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی
آپ کی چوکھٹ (آستاں) سے دوری کے سبب اے آلِ نبی مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

مُتَزَایِدٌ اَحْزَانُهٗ مُتَبَاعِدٌ سُلْوَانُهٗ
اس کے (آپ کے غلام کے) غم شدید ہو گئے ہیں اور اس کی راحت اس سے بہت دور ہو گئی ہے یعنی اس کا (دلاسہ، تسلی، غم فراموشی) (اس کا چین حرام ہو گیا ہے)

مُتَهَدِّمٌ اَرْکَانُهٗ مُتَنَاقِصٌ مِنْهُ الْقُوٰی
اس کا جسم مفلوج ہو گیا ہے جس سے قویٰ مضمحل ہو گئے ہیں

وَکَاَنَّمَا جَمْرُ الْغَضَا بَیْنَ الْاَضَالِعِ وَالْحَشَا
اور گویا غضا لکڑی کی (دہکتی) شعلہ ہوئی رہنے والی آگ پسلیوں اور احشا میں شعلہ ہوئی ہو

شَوْقًا اِلٰی ذَاکَ الْحِمٰی، یَا شَیْخَ جَمْعِ الْاَوْلِیَا
عشق میں اس سوزش سے اے سارے اولیاء کے شیخ (سردار، امام)

عَبْدٌ تَکَدَّرَبَا لَهٗ وَتَغَیَّرَتْ اَحْوَالُهٗ
ایک ایسا غلام ہوں جس کا حال بُرا ہو گیا ہو اور اس کے حالات خراب ہو گئے ہوں

وَتَعَسَّرَتْ اٰمَالُهٗ وَتَوَقَّدَتْ نَارُ الْهَوٰی
اور اس کی امیدیں منقبض ہو گئی ہوں اور عشق کی آگ ہنوز دہک رہی ہو

وَتَکَاثَرَتْ اٰلَامُهٗ وَتَوَاتَرَتْ اَسْقَامُهٗ
اور جس کے غم و اندوہ کثیر ہو گئے ہوں اور اس کے مزاج کی ناسازیاں متواتر ہو گئی ہوں

عِنْدَ اللَّهَاةِ جِمَامُهٗ اَدْرِکْ حُشَاشَةَ مُبْتَلٰی
اور اس کی جان لہاۃ حلق تک آ پہنچی ہو (حضور) خبر لیں اپنے مبتلا (عاشق) کی جانکنی کی

اَیضًا

اَلا اِنّ قلبی فی قُیُودِ الهَوٰی عانٍ
جان لو کہ میرا دل عشق کی زنجیروں میں تکلیف زدہ (جکڑا ہوا) ہے

وَلَوعَةُ وَجْدٍ قَدْ اَضَرَّتْ بِجُثْمَانِیْ
اور بیماریِ عشق نے میرے سینہ کو مجروح کر دیا ہے

وَعَیْنِیْ تَجْرِیْ بِالدُّمُوْعِ صَبَابَةً
اور میری آنکھ بہتی (بہاتی) ہے آنسو زار و قطار

وَاَحْشَایَ مَلْاٰیْ مِنْ تَوَقُّدِ نِیْرَانِ
اور میرے دل و جگر شعلوں کی لپیٹ میں جھلس رہے ہیں

وَلِیْ زَفَرَاتٌ قَدْ عَلَتْ ذُرْوَةَ السَّمَا
(اور میرے) بعض ایسے بھی شعلے ہیں جو آسمان کی بلندیوں کو چھوتے ہیں

بِهَجْرِ جَمِیْلِ الخَلْقِ وَالخُلْقِ ذِی الشَّانِ
ہجر سے ایک خوبصورت ذی اخلاق اور ذیشان کے

جَمِیْلُ المُحَیَّا وَالسَّجَایَا وَقُدْوَةٌ
پرکشش چہرہ والے متصف بہ اوصافِ حمیدہ و نمونۂ اخلاق

بَرَایَا حَبِیْبُ اللّٰهِ صَفْوَةُ رَحْمَانِ
مخلوق کے۔ اللہ کے حبیب خدائے رحمان کے سچے دوست

غِیَاثٌ وَغَوْثٌ لِلْاَنَامِ وَاَمْنُهُمْ
بروقت مددگار فریادرس عوام الناس کے اور ان کا امن و چین

اِمَامُ الوَرٰی شَمْسُ الهُدٰی فَخْرُ عَدْنَانِ
مخلوق کے پیشوا ہدایت کے آفتاب سرزمین عدنان کے لائق فخر (فرزند)

لَهٗ قَدَمٌ تَعْلُو الرُّؤُسَ وَعِزَّةٌ
آپ کا قدم مبارک گردنوں کو جھکا دیتا ہے اور اس کی عزت کا حامل ہے

لَهَا تَنْحَنِیْ اَعْنَاقُ جِنٍّ وَاِنْسَانِ
جو جن و انس دونوں ہی کی گردنوں کو جھکا دیتی ہے

بِاَلْفٍ تُبَاعُ البَیْضُ مِنْهُ وَفَرْخُهٗ
ایک ہزار میں بکتا ہے آپ کا انڈا اور آپ کا چوزہ تو

عَلَا قَدْرُهٗ مِنْ اَنْ یُسَامَ بِاَثْمَانِ
اس کی قدر و قیمت کئی گنا زیادہ ہے جس پر بیچا جائے (یعنی لاقیمت ہے)

لَوِانْکَشَفَتْ بِالشَّرْقِ عَوْرَةُ خَادِمٍ
اگر مشرق میں ان کے خادم کی بے ستری ہو (رسوائی ہو)

وَبِالْغَرْبِ مَوْلَانَا لَغَطّٰی بِغُفْرَانِ
تو مغرب میں رہ کر بھی ہمارے آقا اس کی ستر پوشی فرما دیتے ہیں

وَلَا بَأْسَ اِنْ کَانَتْ فِعَالِیْ قَبِیْحَةً
کوئی مضائقہ نہیں اگر میرے اعمال قبیح ہوں (برے ہوں)

فَاِنّ مُرَادِیْ جَیِّدٌ اَهْلُ اِحْسَانِ
بے شک میری مراد کمال اہلِ سخاوت و احسان سے ہے

اَغِثْ یَا صَفِیَّ اللّٰهِ یَا عَبْدَ قَادِرِ
میری مدد فرمائیے اے اللہ کے پاک باطن بندے عبدالقادر

فَاِنِّیْ اَسِیْرٌ فِیْ سَلَاسِلِ عِصْیَانِیْ
بے شک میں جکڑا ہوا ہوں میرے گناہوں (نافرمانی) کی زنجیروں میں

اَغِثْ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ یَا ابْنَ مُحَمَّدٍ
میری مدد فرمائیے اے اللہ کے دوست اے ابن (آلِ) محمد

شَفِیْعِ الْوَرٰی فِیْ یَوْمِ فَوْزٍ وَّ حِرْمَانٍ
مخلوق کے شافع کامیابی اور ناکامی کے دن (روزِ قیامت)

فَکُنْ مَوْئِلِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَزَیْغِهَا
پس مجھے نجات عنایت فرمائیے میرے نفس کے شر اور اس کی نافرمانیوں سے

وَکُنْ لِیْ حِرْزًا مِنْ مَکَائِدِ الشَّیْطَانِ
اور میرے نگہبان رہیے شیطان کی فریب کاریوں سے

عَلَیْکَ صَلٰوۃُ اللّٰہِ ثُمَّ سَلَامُہٗ
آپ پر اللہ کا درود اور سلام ہو

اِلٰی اَنْ تَشَلّٰی الزَّهْرُ فِیْ رَوْضِ بُسْتَانٍ
جب تک پھول باغوں (چمن زاروں) میں مہکتے رہیں

فِیْ مَدْحِ غَوْثِ الْوَرٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

تعریف و توصیف غوثِ اعظم میں اللہ اُن سے راضی ہو

سَیِّدَ الْاَوْلِیَا عَلَیْکَ سَلَامِیْ — اَنْتَ نُوْرُ الْعُلٰی وَ غَوْثُ الْاَنَامِ
(اے) ولیوں کے سردار آپ پر میرا سلام ہو — آپ بلندیوں (آسمانوں) کے نور اور مخلوق کے فریادرس ہیں

اَنْتَ نُوْرُ الْهُدٰی اِمَامٌ هُمَامٌ — اَنْتَ کَهْفُ الْوَرٰی کَرِیْمُ الْکِرَامِ
آپ ہدایت کے نور (اور) پیشوائے عظیم ہیں — آپ مخلوق کے محافظ و نگہبان، اشرف الشرفاء ہیں

اَنْتَ یَا سَیِّدِیْ لِعَیْنَیَّ نُوْرٌ — وَمُرَادِیْ وَ مَقْصَدِیْ وَمَرَامِیْ
اے میرا آقا آپ میری آنکھوں کا نور ہیں — میری مرادِ دلی میری زندگی کا مقصد اور میری منزلِ حیات ہیں

یَا حَبِیْبِیْ حَبِیْبَ رَبِّ الْعِبَادِ — اَنْتَ بَیْنَ الْوَرٰی کَبَدْرِ التَّمَامِ
اے میرے حبیب آپ ساری مخلوق ہی کے محبوب ہیں — اور مخلوق کے جھرمٹ میں چودھویں کا چاند ہیں

اَنْتَ سُلْطَانُنَا وَقُطْبٌ جَلِیْلٌ — وَاَمَانُ الزَّمَانِ وَالْاِسْلَامِ
آپ ہمارے حاکم اور قطب الاقطاب ہیں — اور غوثِ زماں (وقت) اور غوثِ اسلام ہیں

اَنْتَ بَحْرُ السَّخَاءِ وَالْجُوْدِ حَقًّا — سَیِّدِیْ جُرْعَۃً لِهٰذَا الْغُلَامِ
آپ بحرِ جود و سخا ہیں قطعاً — اے میرے آقا ایک گھونٹ اس غلام کو بھی (عنایت ہو)

اَنْتَ لِلْعَاشِقِیْنَ رَاحَۃُ رُوْحٍ — اَنْتَ حَامِی الْحُمَاۃِ لِلْخُدَّامِ
آپ عاشقوں کی روح کی راحت ہیں — اور اپنے خادموں کے عظیم ترین حامی ہیں

ضَاقَ صَدْرِیْ وَقَلَّ صَبْرِیْ وَمَالِیْ — مِنْ هُجُوْمِ الْبَلَاءِ وَالْاٰلَامِ
میرا سینہ گھٹ گیا میرا صبر جاتا رہا اور میرا مال صرف ہو گیا — عشق کی انتہا پے در پے آزمائشوں اور تکلیفوں کے سبب

كَمْ أُقَاسِى الْبِعَادَ يَا نُوْرَ عَيْنِىْ
کب تک تکلیفیں (ہجر کی) دوریوں کی اے میرے نور نظر
أَرِنِىْ الْوَجْهَ مَرَّةً فِى الْمَنَامِ
ایک بار ہی سہی خواب ہی میں جلوہ افروز ہو جائیے

يَا غِيَاثَ الْأَنَامِ أَدْرِكْ لِعَبْدِكْ
اے سبھی انسانوں کے مددگار اپنے غلام کی بھی خبر لیجئے
وَالْبَلَايَا مُحِيْطَةٌ كَالْغَمَامِ
اس حال میں کہ آفتیں (مجھ پر) بادلوں کی طرح محیط ہوگئی ہیں

أَنَا عَبْدُ الْقَدِيْرِ مَا لِىْ مَلَاذٌ
میں عبدالقدیر ہوں جس کا کوئی مرجع پناہ نہیں
غَيْرَ غَوْثِ الْوَرٰى عَظِيْمِ الْعِظَامِ
سوائے غوث الوریٰ کے جو عظیم ترین ہیں

يَا حَبِيْبَ الْإِلٰهِ لُطْفًا بِحَالِىْ
اے اللہ کے حبیب ایک نظر التفات میرے حال پر بھی
إِنَّنِىْ مُبْتَلٰى بِظُلْمِ اللِّئَامِ
کیونکہ میں مبتلا ہوں رذیل لوگوں کے ظلم و ستم میں

أَنْتَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فَتْحٌ وَنَصْرٌ
آپ ہی تو مسلمانوں کی فتح و نصرت تمام ہیں
وَعَلَى الْكَافِرِيْنَ مِثْلُ الْحُسَامِ
اور کافروں کے لئے قاطع تلوار کی طرح ہیں

كَاشِفٌ لِلْكُرُوْبِ وَالْمُشْكِلَاتِ
ہٹا دینے والے پریشانیوں اور مشکلات کو
أَنْتَ لِلْمُسْلِمِيْنَ عِزٌّ وَحَامِىْ
آپ ہی تو مسلمانوں کی عزت اور ان کے حامی ہیں

اِهْدِنِىْ سَيِّدِىْ طَرِيْقًا قَوِيْمًا
مجھے چلائیے اے میرے آقا پائدار (بے نقص) راستہ
وَقِنِىْ مِنْ مَزَلَّةِ الْأَقْدَامِ
اور مجھے بچائیے لغزش پا سے (راستہ تمام)

وَفِىْ مَدْحِهٖ (رضی اللہ عنہ) ایضاً

(غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی ہی کی تعریف میں)

اِبْنُ النَّبِىِّ الطَّاهِرِ
پاکیزہ نبی کی آل
بَحْرُ النَّوَالِ الْوَافِرِ
سخاوت کے بھرپور سمندر
بَدْرُ الْجَمَالِ الزَّاهِرِ
خوبصورتی کے دمکتے ہوئے بدر کامل

سُلْطَانُ عَبْدُ الْقَادِرِ
شاہ عبدالقادر ہیں

هُوَ مَنْبَعُ الْأَسْرَارِ
وہ سرچشمہ اسرار ہیں
هُوَ مَطْلَعُ الْأَنْوَارِ
وہ مطلع انوار ہیں
هُوَ نُخْبَةُ الْأَخْيَارِ
وہ نخبہ الاخیار ہیں

سُلْطَانُ عَبْدُ الْقَادِرِ
شاہ عبدالقادر ہیں

هُوَ سَیِّدُ الْاَشْرَافِ

" اشرف الاشراف ہیں

هُوَ مَعْدِنُ الْاَلْطَافِ

" عنایتوں کی کان ہیں

هُوَ کَامِلُ الْاَوْصَافِ

" خصائل شریفہ میں کامل ہیں

سُلْطَانُ عَبْدُ الْقَادِرِ

شاہ عبدالقادر ہیں

نَجْمُ الْعُلُوْمِ الْفَاخِرَۃ

علوم فاخرہ کے درخشاں ستارہ

بَدْرُ الْمَعَالِی الْبَاہِرَۃ

درجات عالیہ کے بدر کامل ہیں

شَمْسُ الشُّمُوْسِ الظَّاہِرَۃ

طلوع ہونے والے آفتابوں کے آفتاب

سُلْطَانُ عَبْدُ الْقَادِرِ

شاہ عبدالقادر ہیں

مَنْ لِلْفَقِیْرِ الْحَائِرِ

کون ہے اس فقیر حیران و پریشان کا

عَبْدِ الْقَدِیْرِ الْقَادِرِیْ

عبدالقدیر قادری کا

غَیْرُ الْاِمَامِ الطَّاہِرِ

سوائے امام طاہر

سُلْطَانُ عَبْدُ الْقَادِرِ

شاہ عبدالقادر کے

فِیْ مَدْحِ السَّیِّدِ اَحْمَدَ الْکَبِیْرِ الرِّفَاعِیْ رحمۃ اللہ علیہ

سید احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف میں

سَیِّدِیْ یَا اَحْمَدُ الْمَوْلَی الْکَبِیْر — اَنْتَ بَیْنَ الْاَوْلِیَا بَدْرٌ مُّنِیْر

اے میرے محترم آقا احمد کبیر (رفاعی) — آپ اولیاء کے درمیان ایک روشن بدر کامل ہیں

سَیِّدُ السَّادَاتِ قَوْمٌ مَاجِدٌ — ظَاہِرُ الْاٰیَاتِ ذُوْعِزٍّ خَطِیْر

سید السادات ہیں بزرگان دین میں — کھلی کراماتوں والے بڑے ہی معزز

فَوْقَ تَخْتِ الْعِزِّ اَنْتَ الْقَاعِدُ — اَنْتَ فِیْ جَوِّ الْکَمَالَاتِ تَطِیْر

مسند عزت پر آپ رونق افروز ہیں — آپ آسمان کمالات میں پرواز فرما رہے ہیں

مَجْدُکَ الْبَاذِخُ یَرْقٰی فِی السَّمَا — فَضْلُکَ الْبَاہِرُ فِی الدُّنْیَا شَہِیْر

آپ کی سربلند اعلیٰ بزرگی آسمانوں کو چھورہی ہے — اور آپ کی عظیم فضیلت کا دنیا میں شہرہ ہے

نَظْرَۃً یَا سَیِّدِیْ یَا مَوْلَیٰ

ایک نظر عنایت میرے آقا اے میرے مربی

حَاضِرٌ مُسْتَجْدِیًا عَبْدُالْقَدِیْر

عبدالقدیر حاضر ہے اور عطا کا طلبگار ہے

فِی الْحُبّ

أَلَا أَبْلِغَا عَنِّیْ أُهَیْلَ مَوَدَّتِیْ
اے میرے دوستو میرے پیارے چاہنے والوں تک میرا یہ پیغام پہنچاؤ

بِأَنِّیْ صَرِیْعُ الْحُبِّ حَیٌّ کَمَیِّتٍ
کہ میں عشق کے دردوں کا مریض ہوں زندہ ہوں مگر گویا کہ مردہ ہوں

وَلِیْ قَلْبُ أَعْدَائِیْ بِعُظْمِ بَلِیَّتِیْ
میرے دشمنوں کے دل میری بدحالی کی شدت سے رو پڑے

فَهَلَّا رَثٰی لِیْ قَلْبُ أَهْلِ مَوَدَّتِیْ
کیا کہ میرے چاہنے والوں کے دلوں پر کیا گزری ہوگی

فَإِنْ تَکُ قَدْ سَاءَتْکُمُ بَعْضُ شِیْمَتِیْ
ہوسکتا ہے کہ تم کو میری بعض باتیں بری معلوم ہوں (ایسا ہوتا ہے)

فَإِنِّیْ حَدِیْثٌ فِیْ طَرِیْقِ الْمَحَبَّةِ
بات یہ ہے کہ میں راہِ محبت میں بالکل نیا نیا ہوں

أَطُوْفُ بِأَنْحَاءِ الْمَدِیْنَةِ هَائِمًا
شہر کے نواح میں مارا مارا پھرتا ہوں

کَأَنِّیْ غَرِیْبٌ فِیْ مَقَامِ إِقَامَتِیْ
گویا کہ اپنے ہی شہر میں ایک اجنبی ہوں

أُقَلِّبُ طَرْفِیْ فِی الْجَوَانِبِ کُلِّهَا
اپنی نظر ہر طرف دوڑاتا ہوں

لَعَلِّیْ أَرٰی فِیْ وِجْهَةٍ وَجْهَ بُغْیَتِیْ
شاید کہ کسی جانب وہ چہرہ (میرے محبوب کا) نظر آجائے

أَبِیْتُ بِلَیْلِیْ سَاهِرًا فَاقِدَ الْکَرٰی
اپنی رات بتاتا ہوں جاگتے ہوئے بغیر سوئے کے

وَأَقْضِیْ نَهَارِیْ فِی اضْطِرَابٍ وَّ شِدَّةٍ
اور اپنا دن گزارتا ہوں اضطراب و بے قراری میں

یَقُوْلُ خَلِیُّ الْبَالِ مَا لَکَ هَائِمًا
بے فکرے مجھ سے پوچھتے ہیں مارے مارے کیوں پھر رہے ہو

فَقُلْتُ لِأَنِّیْ لَسْتُ أَمْلِکُ حِیْرَتِیْ
تو میں کہتا ہوں بات یہ ہے کہ میں اپنا اختیار کھو چکا ہوں

یَقُوْلُوْنَ أَضْنَتْکَ الْمَحَبَّةُ فَاصْطَبِرْ
لوگ کہتے ہیں محبت نے تجھے نحیف و ناتواں کر دیا ہے صبر کر

فَقُلْتُ إِذَا کَانَ اصْطِبَارِیْ بِقُدْرَتِیْ
تو میں کہتا ہوں بشرطیکہ صبر پر میرا اختیار ہوتا

یَقُوْلُوْنَ لِیْ حَتّٰی مَتٰی رِقَّةُ الْهَوٰی
لوگ مجھ سے کہتے ہیں کب تک عشق کا عذاب جھیلو گے

فَقُلْتُ إِلٰی أَنْ یَقْضِیَ اللّٰهُ عِیْشَتِیْ
تو میں کہتا ہوں یہاں تک کہ خدا میری زندگی کو تمام کر دے

أَسِیْرُ الْهَوٰی حِلْفُ الْجَوٰی دَائِمُ الْأَسٰی
اسیرِ محبت، وفا شعارِ عشق دائم پہ اندوہ بلاکش

فَهَلْ مُبْلِغٌ عَنِّیْ إِلَیْهِمْ بِقِصَّتِیْ
کوئی ہے جو میرے خبرگیروں تک میرا یہ پیغام پہنچائے

لَقَدْ ذَابَ جِسْمِیْ فِیْ فِرَاقِکُمْ جَوًی
بے شک میرا جسم تحلیل ہو چکا آپ کے فراقِ محبت و عشق میں

فَهَلْ عَطْفَةٌ مِنْکُمْ لِتَشْفِیْ بَقِیَّتِیْ
بس کیا آپ کی ایک نظرِ محبت جو کچھ رہ گیا ہے اس کو بچا سکتی ہے

وَفِی الْحُبِّ ایضاً

لَا تَلُمْنِیْ یَا عَذُوْلُ — ذَاکَ حُبٌّ لَا یَزُوْلُ
مجھے ملامت مت کر اے بہت ملامت کرنے والے — یہ محبت ہے جو (ملامتوں سے) زائل نہیں ہوتی

قَدْ سَرَی الْحُبُّ بِجِسْمِیْ — فَهُوَ کَالرُّوْحِ یَجُوْلُ
بے شک محبت میرے جسم کی نس نس میں چھا گئی ہے — اور روح کی طرح دوڑ رہی ہے

اِنَّ لِیْ دَمْعًا قَؤُوْلًا — وَلِسَانًا لَا یَقُوْلُ
بے شک میرے آنسو میرا حال خوب بیان کرنے والے — اور میری زبان ساکت و صامت ہے

فِیْ الْهَوٰی لِیْ شَاهِدَانِ — دَمْعُ عَیْنِیْ وَالنُّحُوْلُ
اس محبت پر میرے دو گواہ ہیں — میرے آنسو اور میری لاغری (دبلاپن)

قَدْ تَسَلّٰی الْمُغْرَمُوْنَ — وَغَرَامِیْ لَا یَزُوْلُ
یقیناً دوسرے عاشق تو تسلی پاگئے — اور میرا عشق ہے کہ کم ہوتا ہی نہیں

حَالَتِ الْاَحْوَالُ لٰکِنْ — سُوْءُ حَالِیْ لَا یَحُوْلُ
(دوسروں کے) بُرے حالات تو بہتری سے بدل چکے — مگر میرا بُرا حال (بدستور قائم ہے) بدلتا ہی نہیں

لَا تَسَلْ حَالَ الْبِعَادِ
(اے ہمدم) میری مجبوریوں کے بارے میں کچھ مت پوچھ
قِصَّةُ الْهَجْرِ تَطُوْلُ
یہ ہجر کی داستان بہت طویل ہوجائے گی

اَیْضًا

یَا قَاتِلِیْ بِالدَّلَالِ — فِدَاکَ نَفْسِیْ وَمَالِیْ
اے میرے قتل کرنے والے مجھ پر الزام محبت لگا کر — تجھ پر میری جان اور میرا مال قربان

ذَابَتْ حُشَاشَةُ نَفْسِیْ — فِی الْحُبِّ وَالْجِسْمُ بَالِیْ
میں جاں بلب ہوگیا ہوں — محبت میں اور میرا جسم گل گیا ہے

مُتْ لَوْعَةً وَحَرِیْقًا — فَالْوَصْلُ صَعْبُ الْمَنَالِ
مرجا عشق کی آگ میں جل کر — کیونکہ وصل تو خوش قسمتوں کو نصیب ہوتا ہے

شَارَفْتُ فِی الْهَجْرِ مَوْتِیْ — یَا طُوْلَ تِلْکَ اللَّیَالِیْ
میں نے ہجر (دوری) میں موت کو بڑھاوا دے دیا — ہائے ان راتوں کی طوالت (بھی کیا طوالت تھی)

یَا لَوْعَةَ الْقَلْبِ دُوْمِیْ — فَاَنْتِ اَشْرَفُ مَالِیْ
اے میرے مرض عشق تو سلامت رہ — کہ تو ہی میرا پاکیزہ سرمایہ ہے

اَمُوْتُ فِی الْحُبِّ وَجْدًا — وَالْمَوْتُ فِیْهِ حَلَالِیْ
میں محبت میں حالت عشق میں مر رہا ہوں — اور ایسی موت اس میں میرے لئے حلال ہے

لَقَدْ تَشَرَّفَ سَمْعِیْ — مِنْ طِیْبِ ذَاکَ الْمَقَالِ
بے شک میری سماعت نے عزت پائی ہے — اس کی (محبوب کی) پیاری باتیں سننے کی

مَا خُنْتُ فِی الْحُبِّ شَیْئًا — لَا تَعْرِضَنْ حِبَالِیْ
میں نے محبت میں کسی قسم کی خیانت نہیں کی — (اے میرے محبوب) مجھے اپنی قید سے آزاد مت کر

وَلِیْ الْوَلِیُّ وَعَادَی الْعِدٰی وَحُوِّلَ حَالِیْ
دوستوں نے دوستی دکھائی اور دشمنوں نے دشمنی کی اور میرا حال دگرگوں (کبھی کچھ کبھی کچھ) رہا

اَیْضًا

نَظَرَتْ فَهَیَّجَتِ الْهَوٰی وَغَرَامَهَا
اُس نے مجھے دیکھا اور عشق و محبت میں ہیجان برپا کردیا

وَرَمَتْ بِنَا ظِرَةٍ اِلَیَّ بِهَا مَهَا
اور مجھ پر اپنی نظر کے تیر مجھے دیکھتے ہوئے برسائے

اَیْنَ السَّمَوَا عِنْدَ الْبَیْنِ اَوْثَقْتِهَا
کہاں ہے وہ وعدے اے میرے محبوب جن کو تو نے پکا کیا تھا

بِاَبِیْکَ هَلَّا رُمْتِ لِیْ اِتْمَامَهَا
تیرے باپ کی قسم کبھی تو نے انھیں پورا بھی کیا

جَرَتِ الدُّمُوْعُ مِنَ الْعُیُوْنِ کَاَنَّهَا
آنسو آنکھوں سے اس طرح رواں ہیں جیسے

عِقْدُ اللَّآلِیْ قَدْ سَلَکْتِ بِنِظَامِهَا
موتیوں کا ہار ہو جن کو تو ڈھلکا رہی ہو

اَیْنَ الْجَبَانُ مِنَ الْهَوٰی وَجِمَارِهٖ
کہاں ہے خوف کھانے والا محبت اور اس کے لے اوبے سے

غَمَرَاتُ وُدٍّ غَامَهَا مَنْ غَامَهَا
عشق کی صعوبتیں اسی پر آسان ہیں جو اُن کو آسان سمجھے

ذَهَبَ الرُّقَادُ مَعَ الَّذِیْنَ اُحِبُّهُمْ
(میری) نیند تو انھیں کے ساتھ چلی گئی جن کو میں یاد کرکے رہتا ہوں

وَاَتَتْ لَیَالٍ مَا اَشَدَّ ظَلَامَهَا
اور اب تو ایسی راتیں آگئی ہیں جن کی تاریکیاں شدید ترین ہیں

الصفحه

فی مدح ملک الدکن
۱۔ یا من حباک اللّٰہ کنز فخار 302
۲۔ یا حبذا عثمان علی 304

التهانی
۱۔ الاحتفال السنوی فی دار العلوم 305
۲۔ تهنیة الولادة لنجل استاذہ 307

مخاطبا للقوم
۱۔ یا حافظ الدین المتین 308

قصیدہ فی مدح سلطان العُلوم ملکِ الدکن عثمان علی خان

قصیدہ سلطان العلوم شاہ دکن عثمان علی خاں کی شان میں

يَا مَنْ حَبَاکَ اللّٰهُ كَنْزَ فَخَارٍ　　بِفَضَائِلٍ وَمَكَارِمٍ وَنِجَارِ

اے وہ جس کو خدا نے عنایت فرمایا افتخار کا خزانہ　　فضیلتوں بڑائیوں اور خاندانی شرافت کے ساتھ ساتھ

حُزْتَ الْمَعَالِيَ وَالْمَحَامِدَ وَالْعُلٰى　　وَالْمَجْدَ وَالْفَضْلَ بِفَضْلِ الْبَارِئ

حاصل کرلئے تو نے اعلیٰ درجات توصیفات و سربلندی　　بڑائی اور فضیلت خالق کائنات کے فضل سے

عُثْمَانُ عَلِي خَان فِي السِّيَاسَةِ ضَيْغَمٌ　　رَبُّ الْيَرَاعِ وَصَاحِبُ الْبَتَّارِ

عثمان علی خاں فن سیاست کے شیر ہیں　　قلم (علم) پرور اور صاحب سیف قاطع (جنگجو) ہیں

عُثْمَانُ عَلِي خَان كَنْزُ كُلِّ فَضِيْلَةٍ　　بَحْرُ السَّخَاءِ يَجُوْدُ فِي الْاَقْطَارِ

عثمان علی خاں مخزنِ کمالات ہیں　　سخاوت کے سمندر، عالم میں سخاوت میں ممتاز ہیں

بَيْنَ الْمُلُوْكِ بِطِيْبِ ذِكْرٍ فِي الْوَرٰى　　سُلْطَانُنَا كَالْوَرْدِ فِي الْاَزْهَارِ

بادشاہوں کے درمیان ساری مخلوق میں مذکور بہ ذکر خیر　　ہمارے بادشاہ پھولوں میں گلاب کی طرح ممتاز ہیں

جَازُوْا وَمَازُوْا فِي اقْتِنَاءِ مَحَامِدٍ　　فَسَبَقْتَهُمْ فِي ذٰلِكَ الْمِضْمَارِ

وہ سارے بادشاہ آگے بھی بڑھے بھی نیک نامیوں کے لئے　　لیکن آپ سبقت لے گئے ان سب سے اس گھوڑ دوڑ میں

تَحْمِيْ حِمٰى دِيْنٍ وَعِلْمٍ جَاهِدًا　　وَتُجِدُّ مَا دَرَسَتْ مِنَ الْآثَارِ

آپ دین اور علم کی حمایت میں پوری طرح سرگرم ہیں　　اور منہدم عمارتوں کی تعمیر نو فرما رہے ہیں

اَجْرَيْتَ جَامِعَةَ الْعُلُوْمِ بِمُلْكِنَا　　وَالْعِلْمُ كَانَ عَلٰى شَفِيْرٍ هَارٍ

آپ نے جاری کی (بنائی) عثمانیہ یونیورسٹی ہمارے ملک میں　　جب کہ علم کی عمارت منہدم ہونے ہی کو تھی

وَنَشَرْتَ فِيْهَا مِنْ مَعَارِفَ جَمَّةٍ　　وَعُلُوْمِ فَلْسَفَةٍ لِنَفْعٍ سَارٍ

اور اس میں نشونما کی علوم و فنون کثیر کی　　اور علوم فلسفہ کی فیض جاری کے لئے

وَاَعَنْتَهَا بِمَدَارِسٍ شَرْقِيَّةٍ　　لِيَعُمَّ نَفْعُ الْعِلْمِ فِي الْاَقْطَارِ

اور آپ نے اعانت کی مدارس شرقیہ (ایشیائی) کی　　تاکہ علم ساری دنیا کو فائدہ پہنچائے

فِيْ كُلِّ فَنٍّ قَدْ جَمَعْتَ مُعَلِّمًا　　يَسْمُوْ عَلَى الْاَقْرَانِ فِي الْاَمْصَارِ

ہر فن میں آپ نے ایسے باکمال اساتذہ جمع کئے　　جو صدیوں عالم کے شہروں میں شہرۂ آفاق رہیں

كَمْ خَابَ مَنْ شَامَ الْبُرُوْقَ لَوَامِعًا　　مَا خَابَ رَاجِيْ صَوْبِكَ الْمِدْرَارِ

کتنے ہی بارش کی آس میں چمکتی ہوئی بجلیوں سے مایوس رہے　　مگر آپ کا متوقع آپ کی لگاتار بارش سخاوت سے مایوس نہیں ہوا

حَبَاكَ رَبُّكَ فِيْ فَخَارٍ دَائِمٍ　　وَعِدٰى عُلَاكَ بِذِلَّةٍ وَصَغَارٍ

اللہ تجھ کو سلامت رکھے دائمی افتخار کے ساتھ　　اور تیری سربلندی تیرے دشمنوں کو دائمی ذلت و خواری دے

حَتّٰى تُبَدَّلَ بِدْلَةٌ مِنْ بِدْلَةٍ　　بَدَّلْتَ اَعْصَارًا مِنَ الْاَعْصَارِ

یہاں تک کہ ہر پرانا نئے سے بدل جائے　　اور تو قدیم زمانوں کو جدید سے بدل دے

حَتّٰى تَجُوْدَ الْغَادِيَاتُ هَوَاطِلًا　　جَادَتْ يَدَاكَ بِنَائِلٍ مِدْرَارٍ

یہاں تک کہ سویرے کی لگاتار جھڑی بن کر　　تیرے دونوں ہاتھ سخاوت کی موسلادھار بارش برسائیں

دَامَ النِّظَامُ يُظِلُّنَا وَيُظِلُّهُ　　خَيْرُ الْخَلَائِقِ سَيِّدُ الْاَبْرَارِ

نظام دولت آصفیہ ہم پر سایہ فگن رہیں اور ان پر سایہ فگن رہیں　　مخلوق کے بہترین سید الابرار (محمد ﷺ)

وفیہ

یَا حَبَّذَا عُثْمَانُ عَلِیْ — یَا مَرْحَبَا عُثْمَانُ عَلِیْ
اے لائق تعریف و توصیف شاہ عثمان علی خاں — اے خوشا تشریف آوری تو پہ ایوان سلطنت عثمان علی خاں

بِمَکَارِمٍ وَ مَحَامِدٍ — حَازَ الْعُلٰی عُثْمَانُ عَلِیْ
اپنے اعلیٰ کاموں اور اوصاف حمیدہ کے ساتھ — بڑے درجات تک پہنچ پائے (فائز ہوئے) عثمان علی خاں

یَسْقِی الْبَرَایَا کُلَّھَا — جُوْدُ السَّخَا عُثْمَانُ عَلِیْ
سیراب کرتے ہیں ساری مخلوق خدا کو — ایسی ہے بہا سخاوت سے عثمان علی خاں

فَتَّاکُ یَوْمِ کَرِیْهَةٍ — لَیْثُ الْوَغٰی عُثْمَانُ عَلِیْ
جم کر لڑنے والے گھمسان جنگ کے دن کے — (میدان) جنگ کے شیر عثمان علی خاں

طَلَّاعُ طَوْدِ سِیَاسَةٍ — سَاسَ الْوَرٰی عُثْمَانُ عَلِیْ
منتظم امور سلطنت و ماہر سیاست — حاکم رعیت عثمان علی خاں

سُنَنُ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ — اَیَّدَھَا عُثْمَانُ عَلِیْ
نبی کریم کی سنتوں کا — (احیا کیا) مدد بہم پہنچائی عثمان علی خاں

فَاقَ الْمُلُوْکَ جَمِیْعَھَا — سُلْطَانُنَا عُثْمَانُ عَلِیْ
سارے ہی بادشاہوں پر فوقیت کے حامل ہیں — ہمارے شاہ عثمان علی خاں

کَالشَّمْسِ فِیْ کَبِدِ السَّمَا — اُبْقِیْتَ یَا عُثْمَانُ عَلِیْ
فضائے آسمانی میں سورج کی طرح — آپ سلامت رہیں عثمان علی خاں

دُمْ سَالِمًا رُمْ غَانِمًا
سلامت رہیں اور حصول مقاصد میں کامیاب بامراد

عِشْ بِالْمُنٰی عُثْمَانُ عَلِیْ
جئیں اپنی تمام خواہشات کی تکمیل کے ساتھ آپ عثمان علی خاں

فِی الْاِحْتِفَالِ السَّنَوِیِّ فِیْ دَارِ الْعُلُوْمِ

(جلسۂ سالانہ دارالعلوم میں (سنائی گئی نظم))

هَبَّ رَوْحُ السُّرُوْرِ فِی الْاَقْطَارِ — وَصَفَا وَقْتُنَا عَنِ الْاَکْدَارِ
سارے عالم میں سرور کی روح دوڑ گئی — اور ہمارا وقت تمام تکدرات سے پاک ہوگیا

وَبَدَا الْغَیْمُ فَوْقَ وَجْهِ سَمَاءٍ — دَامَ سَقْیًا بِدِیْمَةٍ مِدْرَارٍ
آسمان پر بادل چھاگئے — اور موسلادھار بارش (نے ہمارا خیر مقدم کیا)

وَبَدَا الْوَرْدُ فِیْ غُصُوْنِ جِنَانٍ — وَجَرَتْ مِنْ رَوَائِحِ الْاَزْهَارِ
چمن میں پھول ڈالیوں میں کھل گئے — اور پھولوں کی خوشبو مہک گئی

هَاتِ یَا صَاحِبِیْ زُجَاجَةَ خَمْرٍ — تَدْفَعُ الْهَمَّ مِنْ ذَوِی الْاَفْکَارِ
اے میرے ہمدم شراب کا پیالہ لا — جو فکروں کو ان کے سارے تکدرات سے بے نیاز کردے

اِنَّمَا بُغْیَتِیْ خُمَیَّا عُلُوْمٍ — خُزْتُ مِنْ دَارِ عِلْمِنَا خَیْرِ دَارٍ
بے شک میری مراد علم کی شراب سے ہے — اور میں اپنے اسی دارالعلوم سے جو بہترین ہے فائز ہوا

وَعُقَارِی الْعُلُوْمُ وَالْکَاسُ کُتْبٌ — وَدُرُوْسُ الْعُلُوْمِ دَوْرُ عُقَارٍ
میری شراب (ارغوانی) شراب علوم اور کتابیں اس کے پیالے — اور ان کی تدریس دور شراب ہے

لَا کُمَیْتًا یُلْقِیْ شُرُوْبَ کُمَیْتٍ — وَسِبَاءٌ یُنْسِیْ عُقُوْلَ خِیَارٍ
نہیں! بلکہ سرخ شراب اپنے پینے والے کو بھی سرخ گراتی ہے — اور شراب اعلیٰ (پیچ) والا شرفاء کی عقلوں کا سودا کرتا ہے

اَهْلُ فَنْجَابَ یَشْهَدُوْنَ لِدَارِ الْعِلْمِ اَنْ قَدْ سَمَتْ سَمَاءَ فَخَارِ
اہل پنجاب نے ملاحظہ کرلیا ہوگا کہ یہ دارالعلوم — یقیناً افتخار میں آسمانوں کی بلندیوں کو چھو رہا ہے

بَیْنَ دَارِ الْعُلُوْمِ وَالْبَیْتِ فَرْقٌ — لَیْسَ یَخْفٰی عَلٰی اُولِی الْاَبْصَارِ
مدرسہ اور گھر میں جو فرق ہے وہ (صرف دار اور بیت کا نہیں) — اہل نظر سے مخفی نہیں

طَالِبُو دَارِ عِلْمِنَا بَرَزُوا غَيْرَهُمْ فِي السِّبَاقِ فِي الْمِضْمَارِ

ہمارے دار العلوم کے طلاب نے شکست دے دی ہے دوسروں کو (علمی) گھوڑ دوڑ کے اس میدان میں

كَيْفَ لَا وَالشُّيُوخُ شُمَّخٌ تَرَنَّمٍ

کیوں نہیں جب کہ ہمارے اساتذہ متواضع اور خوش الحان ہوں

قُلْزُمُ الْعِلْمِ نُخْبَةُ الْأَخْيَارِ

علم کے (ٹھاٹھیں مارتے) سمندر اور فخر شرافت ہوں

وَخِضَمُّ الْعُلُومِ مِنْ أَرْضِ خَاقَانَ فَرِيدُ الدُّهُورِ وَالْأَعْصَارِ

اور زبردست سمندر ہیں علم کے ارض خاقان (چین اور ترکستان کے بادشاہوں کا لقب) سے جو زمانہ میں منفرد حیثیت رکھتی ہے

وَفُحُولٌ تَضَلَّعُوا بِعُلُومٍ

اور ہونہار نوجوان جو لیس (آراستہ) ہیں علوم

وَفُنُونٍ أَتَوْا مِنَ الْأَمْصَارِ

اور فنون سے اور دور دراز شہروں سے آئے ہیں

وَلُيُوثٌ غُلْبٌ شِدَادٌ أَفَادُوا

اور (میدان علم کے) طاقتور شیر ہیں جو دوسروں کو مستفید کرتے

وَاسْتَفَادُوا الْعُلُومَ فِي ذِي الدِّيَارِ

اور خود بھی مستفید ہوتے ہیں دوسرے شہروں کے علوم سے

دَامَ سُلْطَانُنَا النِّظَامُ بِمَجْدٍ

دائم سلامت رہیں ہمارے شاہ نظام آصفیہ عہد

وَعُلُوٍّ وَرِفْعَةٍ وَفَخَارِ

علاء مرتبت اور افتخار کے ساتھ

أَرْغَمَ اللّٰهُ ذُو الْجَلَالِ أُنُوفًا

خدائے ذوالجلال ناک نیچی کردے (ان کے)

لِلْأَعَادِي بِذِلَّةٍ وَصَغَارِ

دشمنوں کی ذلت و خواری کے ساتھ

تَهْنِئَةٌ فِي وِلَادَةِ

مبارکباد حبیب مصطفیٰ کی ولادت پر

الْحَبِيبِ الْمُصْطَفَى

(نَجْلِ الْأُسْتَاذِ الْحَبِيبِ أَبِي بَكْرِ بْنِ شِهَابٍ)

فرزند استاد حبیب ابوبکر بن شہاب (حضرتؒ کے استاد محترم)

لَاحَ نَجْمُ الْعُلَى بِأُفْقِ السَّمَاءِ

سعادت کا ستارہ افق پر چمکا

وَبَدَتْ شَمْسُ عِزَّةٍ قَعْسَاءِ

اور آفتاب عزت دوام طلوع ہوا

وَشِهَابٌ بَدَا لِآلِ شِهَابٍ

اور اولاد شہاب میں ایک اور شہاب رونما ہوا

طَالِعٌ لَامِعٌ لِنَشْرِ الضِّيَاءِ

پہلی رات کا چاند روشنی بکھیرنے کے لئے

بَاقَةُ الْمَكْرُمَاتِ وَالْفَضْلِ السُّؤْدَدِ

مجموعہ نیکیوں بڑائیوں اور شرافت کا

وَالْمَجْدِ وَالسَّنَا وَالثَّنَاءِ

اور بزرگی تعریف و توصیف و سربلندی کا

يَا وَلِيدَ الْفَخْرِ بِمَا شِئْتَ فَضْلًا

اے نومولود فخر کر جس قدر تو چاہے اپنی بڑائی پر

فَإِلَى بَيْتِكَ انْتِهَاءُ الثَّنَاءِ

کہ تعریف و توصیف تیرے گھر پر تمام ہوئی ہے

عِشْتَ يَا مُصْطَفَى بِعِزٍّ عَزِيزٍ

اے مصطفیٰ (نام) جیتا رہ عزت تام کے ساتھ

وَالْأَخُ الْمُرْتَضَى السَّنِيُّ النَّجَاءِ

اور اے بڑے بھائی مرتضیٰ معزز تو بھی جیتا رہ

كُنْتُمَا فِي سَمَاءِ مَجْدٍ كَشَمْسَيْنِ وَكَالْفَرْقَدَيْنِ وَالْجَوْزَاءِ

تم دونوں آسمان شرف و عزت میں دو آفتابوں اور قطب ستاروں اور برج جوزاء کی طرح ہو

نَظَمَتْ فِكْرَتِي لَآلِئَ لَفْظٍ

میری فکر شعری نے الفاظ کے ایسے موتی پروئے ہیں

لَقِفَتْ مِنْ أَبِيكُمَا ذِي الْعَلَاءِ

جن کا بہت کم وقت میں آپ کے والد ماجد سے استفادہ کیا ہے

قَالَ مُخَاطِبًا لِلْقَوْم

قوم سے مخاطب ہو کر فرمایا

يَا حَافِظَ الدِّيْنِ الْمَتِيْنِ — اِمْنَحْ لَنَا حُسْنَ الْيَقِيْنِ
اے مضبوط دین کے محافظ خدا — ہم کو حسنِ یقین عنایت فرما

بِجَاهِ اَحْمَدَ الْاَمِيْنِ — اُرْزُقْ لَنَا الْفَتْحَ الْمُبِيْنِ
اور احمد امین کی وجاہت کے طفیل — ہم کو کھلی فتح عنایت فرما (یعنی کفر پر)

يَا اَكْرَمَ الْاِخْوَانِ — يَا اَحْسَنَ الْخُلَّانِ
اے بزرگوار بھائیو! — اے بہترین دوستو!

اٰبَاؤُكُمْ اَبْطَالٌ — دِيْنُهُمْ قِتَالٌ
تمہارے باپ دادا پہلوان تھے — اُن کا شعار اسلام کے لئے قتال تھا

مَقْصَدُهُمْ جِهَادٌ — فَقَاتَلُوْا وَسَادُوْا
اور ان کا مقصد جہاد تھا — پس انھوں نے قتال کیا اور شرف حاصل کیا

حَازُوا الْمَفَاخِرَ وَالْعُلٰى — قَاسَوا الشَّدَائِدَ وَالْبَلَاءِ
افتخار اور بلند مرتبوں تک پہنچے — اور تکلیفیں جھیلیں اور مصیبتیں برداشت کیں

اِنَّ الشُّجَاعَ لَا يَخَافُ — عَنِ الْقِتَالِ فِي الْمَصَافِ
بے شک بہادر ڈرتے نہیں — جہاد سے جنگ کی صف میں

اَلْهَرَبُ فِي الْقِتَالِ — مِنْ عَادَةِ الْاَنْذَالِ
اور قتال میں منہ پھیر کر بھاگنا — کم ظرفوں کی عادت ہے

اَمَامَكُمْ مَيْدَانٌ — وَخَلْفَهُ جِنَانٌ
تمہارے سامنے لڑائی کا میدان ہے — اور اس کے پیچھے جنت (تمہاری منتظر) ہے

فِيْهَا نَعِيْمٌ لَا يَزَالُ — رِضْوَانُ رَبِّيْ ذِي الْجَلَالِ
جس میں لازوال نعمتیں ہیں — اور خدائے ذوالجلال کی خوشنودی ہے

يَا رَبَّنَا بِالْمُصْطَفٰى — مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرٰى
اے ہمارے رب محمد مصطفیٰ — کے طفیل جو اشرف الخلق ہیں

اِحْفَظْ اِلٰهِيْ عَنْ مِحَنٍ — عُثْمَانَ سُلْطَانَ الدَّكَنِ
حفاظت فرما پریشانیوں سے خدایا — عثمان علی خان شاہ دکن کی

بِجَاهِ غَوْثٍ اَعْظَمٍ — مَحْبُوْبِ رَبِّ الْعَالَمِ
غوث اعظم کی وجاہت کے طفیل — جو محبوب رب العالمین ہیں

اُرْزُقْ لِاَعْظَمَ جَاهِنَا — عِزًّا عَظِيْمًا وَّالْهَنَا
ہمارے اعظم جاہ کو عنایت فرما — عزت و مسرت عظیم

وَنَجْلِهٖ مُكَرَّمٍ — وَصِنْوِهٖ مُفَخَّمٍ
اور اُن کے صاحبزادہ مکرم جاہ — اور اُن کے بھائی معظم جاہ کو

اِحْفَظْهُمَا يَا رَبَّنَا — بِحَقِّ كُلِّ الْاَوْلِيَا
دونوں کی حفاظت فرما خدایا (ہمارے رب) — ہمارے اولیاء کے طفیل

يَا اَيُّهَا الْاِخْوَانُ — يَا اَيُّهَا الشُّجْعَانُ
اے بھائیو! — اے بہادرو! (ہوشیارو!)

فِيْكُمْ دَمُ الْاَحْرَارِ — تَجَنَّبُوْا مِنْ عَارٍ
تم میں شریفوں کا خون ہے — شرمندہ ہونے سے بچو!

لَا عِزَّ لِلْجَبَانِ — لَا ذُلَّ لِلشُّجْعَانِ
بزدل کے لئے عزت نہیں — اور بہادر کے لئے ذلت نہیں

إنَّ الشُّجاعَ لا يَمُوْتُ   وَلا مُرادُهُ يَفُوْتُ
بے شک بہادر مرتا نہیں   اور نہ اس کا مقصد فوت ہوتا ہے

لا يَعْرِضَنَّكُمْ وَجَلْ   لا مَوْتَ مِنْ قَبْلِ الأَجَلْ
تم کو خوف نہ روکے   (کیونکہ) موت سے پہلے موت نہیں آتی

لا خَيْرَ فِي الْحَيَاةِ   فِي الذُّلِّ وَالآفَاتِ
ایسی زندگی میں کوئی بھلائی نہیں   جو ذلت اور پریشانیوں میں گزرے

اَلتَّحَيُّدُ عَنْ قِتَالٍ   مِنْ شِيْمَةِ الأَنْذَالِ
قتال (جہاد) سے گریز   کم ظرفوں کی خصلت ہے

اَلْعِزُّ وَالْفَخَارُ   يُرِيْدُهُ الأَخْيَارُ
عزت و افتخار (کو)   اچھے لوگ اپنا مقصد حیات بناتے ہیں

إنَّ الْبَلا فِيْهِ امْتِحَانٌ   يُكْرَمُ مَرْءٌ أَوْ يُهَانُ
بلکہ آزمائش ایک امتحان ہے (جس میں)   انسان عزت پاتا ہے یا ذلیل ہوتا ہے

اَلصَّبْرُ فِي الْقِتَالِ   مِنْ عَادَةِ الرِّجَالِ
قتال میں پامردی کا مظاہرہ   بہادروں کا شیوہ ہے

اَلْخَوْفُ فِي الْمَصَائِبِ   مِنْ أَعْظَمِ الْمَعَائِبِ
مصیبتوں میں خوف   سب سے بڑا عیب ہے

اَلْمَوْتُ جِسْرُ الطَّالِبِ   لِأَعْظَمِ الْمَآرِبِ
موت ایک پل ہے حاصل کرنے والے   کے لئے بڑے مقاصد کے

يَا حَبَّذَا يَا مَرْحَبَا   مَوْتٌ لِتَحْصِيْلِ الْعُلٰى
اے خوشا! اے مرحبا!   جو سربلندی کے حصول کے لئے اگر موت آئے

يَمُوْتُ مَرَّةً كَرِيْمٌ   وَأَلْفَ مَرَّةٍ لَئِيْمٌ
شریف ایک بار مرتا ہے   اور لئیم (کم ظرف) بار بار (ہزار بار) مرتا ہے

فَقَارِنُوا الْمَنَاكِبَا   وَقَابِلُوا الْمَضَارِبَا
پس سینہ تانو! (اے بہادرو!)   اور مقابلہ کرنے کے لئے آگے آؤ

وَقَاتِلُوا الْكُفَّارَ   لا تَرْحَمُوا الأَشْرَارَا
کافروں سے مقاتلہ کرو   اور شرپسندوں پر رحم مت کھاؤ

فَتَجَهَّلْ يَا صَاحِبِيْ   لِأَفْضَلِ الْمَطَالِبِ
پس بےجگری تمام جہد ہو جائے میرے دوست   افضل ترین مقاصد کے حصول کے لئے

فِيْهَا رِضَى الرَّحْمٰنِ   بِالأَمْنِ وَالأَمَانِ
اسی میں خدائے رحمٰن کی خوشنودی ہے   امن اور امان کے ساتھ

قُرْبُ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى   أَفْضَلُ مَنْ تَحْتَ السَّمَا
نبی مصطفیٰ کا قرب   زیر سما (دنیا میں) سب سے افضل ہے

يَا رَبِّ ذَا الأَفْضَالِ   بِالْمُصْطَفٰى وَالآلِ
اے فضیلتوں والے رب!   مصطفیٰ اور آپ کی آل کے طفیل

أُرْزُقْ لَنَا الْفَتْحَ الْمُبِيْنْ
ہم کو کھلی (حقیقی) فتح عنایت فرما

عَلَى الأَعَادِيْ أَجْمَعِيْنْ
سارے ہی دشمنوں پر

(آمین)

قع

KULLIYYAT
-E-
HASRAT

(A Collection of Poetry)

(Urdu, Hindi, Persian & Arabic)

Composed by

Bahr-ul-uloom Allama

Mohammed Abdul Quadeer Siddiqui Hasrat

Senior Professor and Head Department of Theology

Osmania University

Presentation

Mohammed Abbas Alambardar Siddiqui
Maqdoom Habiballah Siddiqui

Publishers

Hasrat Academy, Hyderabad - (Telangana)

(All rights reserved)